ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

لله الحمد والمنة که درین هنگام فرخی فرجام
بفضل حضرت ملک العلام

تتمه رساله اسرار حکمت
و آثار قدرت
مشتمل خلاصه حدیث مفضل

۱۳۰۱ھ

تصنیف جناب عمدة الفضائل و فواضل انتساب سید علی اکبر صاحب زاد مجده
خلف الصدق جناب سلطان العلما رضوان مآب طاب ثراه

در مطبع افضل المطابع بسعی محمد انوار الحسن حلیه طبع پوشید

اسرار حکمت ۶ - درگفتگوے مفضل با ابن ابی العوجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقول ہی کہ مفضل دیندار منجملہ اصحاب کرام و حاشیہ بوسان بارگاہ امام ہمام حضرت صادق علیہ السلام تھے ایک دن بعد نماز ظہرین قریب قبر مطہر و روضہ منور حضرت سید المرسلین اشرف النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ اجمعین اِس غور و فکر مین مستغرق تھے کہ جناب باری تعالے نے کیا کیا فضائل کریمہ کرامات جسیمہ و کمالات عظیمہ و معجزات باہرہ و سعادات ظاہرہ سے اونکو سرفراز فرما کر منصب نبوت و شرف رسالت سے ممتاز فرمایا اسی اثنا مین ابن ابی العوجا وارد ہوا جو منکر وجود خالق آفریدگار جاحد قدرت کردگار تھا اور بعد جلسہ قلیل کے اوسنے اپنے رفیق بے توفیق سے کہا کہ جسکی یہ قبر ہی اوسکو ایک عرصہ قلیل مین عمدہ مراتب عزت دنیوی کے حصول اور کمال مدارج فضلیت کے وصول ہوے اوس رفیق ناتوفیق نے کہا کہ وہ شخص نہایت عاقل و حکیم مدبر و فہیم تھا کہ دعوی مرتبہ بلند نبوت اور ادعاے درجہ ارجمند رسالت کیا اور اوسکے اثبات مین چند معجزات و کرامات ظاہر کرکے عوام الناس کو متعجب و متحیر کیا جس سے فہم تمام قاصر اور مقابلہ اوسکا متعذر ہو گیا بلکہ بعض صاحبان عقول نے بھی اوسکے دعوی کو قبول کیا اور فصیحان روزگار و بلیغان نامدار بھی اوسکے مذہب مین داخل ہوے اور جوق جوق عالم عالم فوج فوج عرب و عجم و ترک و دیلم اوسکے مشرب پر مائل ہوے

تا اینکہ اوسنے بغرض بقاء و استمرار اپنی ملت اور استقامت و استقرار شریعت کے اپنا
نام داخل اذان و اقامت کیا چنانچہ جسکا نتیجہ یہ ہی کہ تمام مساجد بیشمار و معابد اقطار
و امصار مین نام اوسکا باوقات پنجگانہ بصداے بلند مشہور ہوا اور اوسکے مذہب و مشرب
کو وقتاً فوقتاً شیوع و نشو ہوا تا اینکہ شہرۂ مذہب و ملت اور آوازۂ مشرب و شریعت
اوسکا شہر بشہر واصل ہوا اور ہر شخص اوسکے تصدیق نبوت اور اذعان رسالت کا قائل
ہوا اور شہرہاے بیشمار کنار دریاہاے ذخار دامن صحرا و کوہسار پر نام اوسکا معروف
ہوگیا اور اذان و اقامت مین وہ شخص بوصف رسالت موصوف ہوگیا اور غرض اوسکے
یہ تھی کہ کسی وقت اوسکے ذکر کو ذہول اور اوسکے امر کو خمول نہونے پاوے۔ یہ سنکر
ابن ابی العوجا نے کہا کہ ذکر محمدؐ سے درگذر کرو اور اصل اصول مذہب مین گفتگو کرو
کیونکہ اس موجودات کا کوئی آفریدگار اور اس مخلوقات کا کوئی صانع کردگار
نہین ہی بلکہ ہر موجود کا خود بخود وجود اور ہر مشہود کا خود بخود شہود ہوا اس عالم کا کوئی
پیدا کنندہ اور اس ہستی کا کوئی آفرینندہ نہین ہی بلکہ ہمیشہ اسی طرح سے رہا ہی اور
اسی طرح سے رہیگا اور جب کہ اصلیت خدا بے ثبات ہی تو امر نبوت کیا بات ہی جب
یہ تقریر بیحاصل گفتگوے لاطائل مفضل نے سماعت کی تو اونکو تاب و توان صبر و
تحمل اور گنجائش توقف و تامل نہ رہی اور کہا کہ اے دشمن کردگار منکر آفریدگار
تونے دین حق سے عدول اور اقرار خالق برحق سے نکول کیا جس نے تجھکو شکم مادر سے
پیدا اور عالم عدم سے عالم وجود مین ہویدا کیا خلقت صورت جمیل صنعت شکل تشکیل آفرینش
اعضاے مناسب پیدائش جوارح متناسب سے دلیل صنعت کردگار آثار قدرت
پروردگار واضح اور شواہد علم و حکمت براہین وجود و قدرت لائح ہی۔ ابن ابی العوجا نے

کہا کہ اے مفضل اگر تو واقف آداب مناظرہ وکلام اور رفیق حضرت صادق علیہ السلام ہی
تو معرکہ قیل وقال اور مناظرہ و استدلال سے ہم کو کسی طرح انکار و اعتزال نہین ہی
لیکن مکابرہ و ملال اور آغاز بحث وجدال اور طول مقال بے استدلال شایان اہل
علم وکمال نہین ہی چنانچہ خود حضرت امام علیہ السلام ساتھ عقل ومتانت اور کمال
حلم ورزانت کے کلام فرماتے ہین کبھی کلمات خشونت آمیز اور فقرات طیش انگیز نہین فرماتے
بلکہ دلیل ہاے متین اور حجت ہاے مبین کو ہمارے ذہن نشین کرتے ہین اور حجج وبراہین
سے بطور معقول تسکین فرماتے ہین تاکہ ارباب عقول کو بجز تسلیم دلیل کی جاے عدول
اور اتمام حجت سے گنجایش نکول نرہے - یہ سنکر مفضل موصوف مسجد مبارک سے باہر
آئے اور متفکر و متحیر متاسف و متحیر خدمت اقدس حضرت صادق علیہ السلام مین حاضر
آئے جب حضرت نے اونکے چہرہ سے آثار تالم و تحسر علامات تفکر و تاثر ملاحظہ فرمائے تو ارشاد
کیا کہ سبب ملال باعث انفعال کیا ہی مفضل نے سب ماجراے قیل وقال اور سرگذشت
بحث وجدال کو اظہار کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم تیرے سامنے بیان کرینگے کہ خلقت
موجودات وصنعت کائنات پیدایش انسان و آفرینش حیوان کوائف وجود طائران ہوا
و درندگان وچرندگان صحرا حالات نشوونماے نباتات واشجار اور پیدایش میوہ و
برگ واثمار جس سے معلوم ہوگا کہ مخلوقات ہر مصنوعات عالم مین کیا کیا اسرار حکمت کردگار
و آثار قدرت آفریدگار ظاہر و آشکار ہین اور بسبب اسکے اقوال ملحدین قدرت
جناب باری باطل اور شبہات منکرین پروردگار زایل اور ازدیاد معرفت جناب احدیت حاصل
ہوویں دوسرے دن علی الصباح میری حضوری مین حاضر ہونا تاکہ دلائل وبراہین سے
تیری تشفی و تسکین آثار قدرت واسرار حکمت جناب رب العزت تیرے ذہن نشین کرون

پس مفضل کو مسرت عظیم و دولت جسیم حاصل ہوئی اور وہ اس مژدہ بے مثال سے شادان و خوشحال اپنے گھر پر واپس آئے

اسرار حکمت

در بیان آثار قدرت جناب رب العزت

ہرگاہ آفتاب ضیا بار مشرق حسن و جمال سے افق روزگار پر طلوع اور انوار صبح صفا نے کرۂ گیتی پر سطوع کیا تو مفضل بفرط شوق و شروع اور وفور اشتیاق و ولوع حاضر حضور پر نور ہوئے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مفضل تو نے یہ شب دراز اضطراب و اضطرار میں اور کمال اشتیاق و انتظار میں بسر کی پس جو کچھ کہ ہم تقریر فرماویں اوسکو واسطے ہدایت انام اور ارشاد خاص و عام کے لوح دل پر تحریر اور صفحۂ خاطر پر ثبت کر یہ فرماکر حضرت نے خطبہ آغاز کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے مفضل سب سے پیشتر کردگار تھا اور اوس سے پیشتر کچھ نہ تھا اور سب سے آخر آفریدگار رہیگا اور کچھ نہ رہیگا نہ اوسکے وجود کی ابتدا ہے نہ اوسکے بقا کی انتہا ہے پس وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی باقی ہے وہی سرمدی ہے وہی ابدی ہے اور ہزاران شکر و سپاس اوسکو سزاوار ہے کہ ہم کو علوم و کمالات اور وحی والہامات سے سرفراز کیا اور خلعت درجات رفیعہ و کرامات منیعہ و فضائل کریمہ و خصائل عظیمہ اور اعلاے علوم غیبیہ و اقصاے معارف اسرار لاریبیہ عطا فرماکر تمام عالم سے افضل و ممتاز فرمایا اور اپنے لطف عمیم و فضل عظیم سے ہمکو رہنماے صراط مستقیم اور سر راہ قویم اور گواہ صادق اور شاہد واثق مقرر فرمایا پس واضح ہو کہ جو لوگ وجود صانع عالم سے جاہل اور معرفت جناب باری سے غافل ہیں اونکے عقول و افہام کا قصور اور ادراک حکمت جہان و صنعت جہانیان میں فتور ہے جس سے آثار قدرت خالق موجود اور

اسرارِ حکمت کائنات اونپر مخفی رستورا اور چشمہاے بصیرت اور دیدہ ہاے بصارت بسبب غشاوت جہالت و عارضہ غفلت و بطالت کے کور و بے نور ہی اونکو خواب غفلت اور غشی جہالت سے انتباہ اور ملاحظہ آثار قدرت صنایع و اسرار حکمت بدایع پر کچھ نگاہ نہین ہی اے مفضل جو لوگ کہ صنعت و تدبیر اور حکمت و تقدیر حضرت آفریدگار قدیر کا انکار کرتے ہین وہ لوگ رحمت کردگار سے برکنار اور طریقہ صدق و صواب سے بیزار اور مورد عذاب قہار مستوجب عقاب جبار اور مستحق دار البوار ہین اور مثال اونکی یہ ہی کہ جس طرح سے کوئی شخص کور باچشم بے نور ایک ایوان بدیع و قصر منیع و بناے رفیع مین وارد ہو جسکو انواع نقش و نگار اور غرفہ ہاے طلاکار اور حجرہ ہاے دلکشا اور طاقہاے پر ضیا اور سقف ہاے رنگین اور دریچہ ہاے دلنشین اور ستونہاے خوشنما اور در ہاے جانفزا سے آراستہ اور فرشہاے فاخرہ اور زینتہاے نادرہ اور لخلخہ ہاے مشک و عنبر اور غالیہ ہاے جان پرور اور شمعہاے کافور اور قنادیل پر نور اور خوانہاے طعام اور مائدہ ہاے الطاف و انعام اور مسند ہاے نایاب و تکیہ ہاے زربفت و کمخواب سے پیراستہ کیا ہو اور ہر چیز نادرہ فائق بمقام لائق اور جاے موافق موجود ہو تمامی زیب و زینت ہاے بایستہ اور سامان راحت و نعمت ہاے شایستہ مہیا ہو پس وہ شخص مانند مجنون و دیوانہ بالغزش مستانہ اور رفتار کورانہ معترانہ حکمت فرزانہ داخل خانہ ہوکر ہر طرف دورہ و گشت اور ہر جانب آمد و رفت کرے اور اگر کسی چیز پر قدم ڈالے اور ٹھوکر پاوے یا مزاحمت سے اوسکی لغزش کھاوے تو بیباک و گستاخانہ اور بے پرواہ و بے ادبانہ بانی مکان کی ملامت اور ترتیب اشیا و سامان کی مذمت کرے اور اپنی عقل قاصر کو ادراک حسن مقام سے قاصر اور نگاہ خاسر کو احساس حسن انتظام سے خاسر نہ سمجھے پس یہی حال ہی اوس شخص کا

جو مجاس نظام عالم سے واقف اور حکمت و قدرت جناب رب العزت کا عارف نہین ہی کیونکہ
علل و اسباب موجودات منافع و مضار مصنوعات سے جاہل ہی بدین جہت انکار صانع عالم کا
قائل اور مذمت خلقت مخلوقات و ملامت وجود موجودات پر مائل ہی جیساکہ پیروان فرقہ
مانی نقاش اور رہروان طریقہ ملحدان بد قماش نے مذہب کفر و ضلال اور خیال محال
سے ترک عبادات حضرت ذوالجلال اختیار کیا مذمت تقدیر ایزد معبود اور ملامت حسن
تدبیر عالم موجود اپنا شعار کیا پس اے مفضل جس شخص کو عرفان جناب باری حاصل
اور وہ منزل ہدایت و سعادت تک واصل ہی اور اوسکے دل پر فیضان انعام کردگاری
الطاف پروردگاری نازل ہی اوسکو لازم ہی کہ خلقت عالم مین غور و تفکر صنعت
ایجاد بنی آدم مین تحقیق و تدبر کرے اور حمد و سپاس منعم حقیقی اور شکر و ستایش محسن
تحقیقی ہر وقت بجا لاوے تاکہ نعمتہاے خداوند غفار کو ازدیاد و وفور ہو اور عذاب
قہاری اور عقاب جباری سے دور ہو قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم ولئن
کفرتم ان عذابی لشدید توضیح و تشریح واضح ہو کہ زمان شاپور بن اردشیر
بادشاہ مین ایک شخص نامی مسمی بمانی نقاش بے مثال مصور باکمال تھا نبوت حضرت
موسی سے انکار اور نبوت حضرت عیسی کا اقرار کرتا تھا اوسکا مقولہ ضعیف مذہب
نحیف یہ تھا کہ عالم موجود مرکب ہی دو اصل قدیم سے یعنے ایک اصل قدیم نور ہی
اور دوسری ظلمت ہی نور سے اشیاے خیر و خوبی کی خلقت اور ظلمت سے اشیاے
شر و بدی کی خلقت ہی چنانچہ ظلمت سے گزدم و مار کی پیدایش اور موذیات
حشرات الارض کی آفرینش عمل مین آئی اسواسطے کہ ظلمت ایک شی کور و جاہل اور ترکیب خلقت
و ایجاد حکمت سے غافل ہی پس مور و مار و حشرات زہردار و کرمہاے بیکار کی خلقت

بیفائدہ و بیکار ہے کیونکہ حکیم علیم عقیل و فہیم کو ایسے اشیاء بیکار کا ایجاد کرنا نامناسب و ناسزاوار ہے

اسرار حکمت ۸
در بیان حسن نظام عالم

اے مفضل غور و فکر سے لحاظ کر کہ حسن نظام عالم موجودات و سامان و اسباب عالم شہود اور ربط و ضبط و نسق موجودات اور رتق و فتق خلق مخلوقات خود اول دلیل وجود خالق جلیل اور اول سبیل معرفت کردگار جمیل ہے چنانچہ ملاحظہ کر کہ یہ عالم مانند سرائے پر نقش و نگار اور ایوان وسیع زرین کار کے آراستہ ہے جو نعمتہائے گوناگون اور عجائبات بوقلمون اور حکمت ہائے بیحد افزون سے پیراستہ ہے آسمان دوّار مانند سقف مینا کار اور زمین پائدار مانند فرش پر نقش و نگار کے موجود ہے آفتاب درخشان ماہتاب تابان ستارہ ہائے نور افشان مثل چراغہائے ضیا بار شمعہائے پر انوار قندیلہائے زرنگار قمقمہ ہائے مرصع کار کے مشہود ہے جواہر آبدار کے جبال و تلال میں خزینہ اور سیم و زر کے جابجا معدن و دفینہ ہیں عجائبات ارضی و سماوی غرائبات عالم دنیاوی بدائع بحر و بر صنائع سہل و وعر بوجہ احسن مرتب ہیں انواع نعمتہائے فواکہ و اثمار اصناف ریاحین و ازہار اقسام سبزہ زار و حدیقہ ہائے پر بہار بوجہ مناسب مہذب ہے اور اس خالق منان نے انسان ضعیف البیان کو یہ مکان جلیل الشان مع ساز و سامان حوالہ فرمایا ہے تا کہ نباتات و جمادات و حیوانات کو اپنے مصالح ضروریہ حوائج لابدیہ مطالب مہمہ مآرب جمّہ منافع ماموله فوائد معمولہ انتظامات جمیلہ مہمات جلیلہ میں استعمال کرے اور اس راحت عظیم دولت جسیم نعمت عمیم پر اوس حکیم علیم خالق کریم محسن رحیم کا شکریہ ادا کرے پس اگر لحاظ

کیا جاوے تو انتظام عالم و انتساق احوال بنی آدم اور ارتباط افراد موجودات اور حسن ارتباط
اجزاے مصنوعات دلیل کامل ہی اس امر پر کہ کسی صانع حکیم خالق علیم نے بہ مصلحت تمام
اور حکمت تام عمدہ انتظام کیا ہی اور اس عنوان شایستہ اور ترتیب و سامان بایستہ سے
سلسلۂ آفرینش موجودات اور سررشتۂ احتیاج و ارتباط کائنات بنایا ہی کہ کوئی شی عبث
و بیکار نہین ہی بلکہ ہر جزو شی خالی از منافع بیشمار نہین ہی توضیح و تشریح واضح ہو کہ
حضرت امام علیہ السلام نے جو تذکرہ ارتباط کائنات ایتلاف موجودات فرمایا اوس سے
استنباط بہترین دلائل عقلی و براہین فلسفی ہوتا ہی یعنے جبکہ انتظام اجزاے عالم اور
ارتباط ایک شی کا ساتھ دوسرے شی کے باہم اور احتیاج ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز
کے لازم ہی تو معلوم ہوا کہ ہر شی باہمدگر متلازم ہی اور برہان عقلی سے ثابت ہو چکا ہی کہ
دو متلازم یا خود ایک دوسرے کی علت ہین یا دونون معلول کسی اور علت کے ہین
اور جبکہ اجزاے عالم ممکن ہی اور ہر ممکن محتاج ہی علت جو مستقل اور اپنے اثر مین کامل
ہو ورنہ دور ہوگا یا تسلسل ہوگا اور دونون برہان عقلی سے باطل اور خیز اعتبار سے
عاطل ہین پس لامحالہ انتہا ہوگی طرف واجب الوجود کے جو تمامی کائنات کی علت
مستقل اور ایجاد موجودات مین موثر کامل ہی علاوہ اوسکے عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ
واسطے انتظام شخصی کے ایک شخص ہونا چاہیے کیونکہ اگر دو شخص ہونگے تو انتظام مین
تخلل احکام مین تعطل واقع ہوگا چنانچہ اگر دو ہون تو ہر واحد علت مستقل ہی یا نہین
اگر علت مستقل ہی تو ہر واحد دوسرے سے مستغنی ہی پس دوسری علت کا ہونا بیکار ہی
اور اگر ایک مستقل دوسرا غیر مستقل ہی تو غیر مستقل اوسکا معلول ہی نہ علت اور
اگر دونون غیر مستقل ہین تو دونون محتاج ہین طرف علت مستقل کے پس ضرور ہی

واسطے تمامی مخلوقات اور موجودات عالم کے ایک ہی علت مستقل اور مدبر کامل ہو اور جسطرح حکما اور اطبا نے تسلیم کیا ہی کہ واسطے انتظام بدن انسانی کے ایک مدبر کامل ہی یعنی نفس ناطقہ جو تدبیرات جسمانی مین ہر وقت مشغول ہی پس ہرگاہ اس عالم صغیر انسانی کے واسطے ایک مدبر مستقل تسلیم کرتے ہین تو کمال التعجب ہی کہ اس عالم کبیر کے واسطے ایک مدبر کامل کیون نہین تسلیم کرتے ۞

اسرار حکمت در خلقت انسان

ابھی تفصیل غور کرنا چاہیے ابتدائے خلقت مین کہ خداوند حکیم کسطرح سے آب رقیق انسان سے بچہ انسان پیدا کرتا ہی اور اوس آب منیہ رقیق مین کیا کیا اعضائے خوبصورت ہویدا کرتا ہی اور تین پردہ ہائے تاریک مین اوسکو قیام دیا ہی یعنی ظلمت شکم اور ظلمت رحم اور ظلمت بچہ دان مین اوسکو مقام دیا ہی اوسکو تحصیل معیشت اور جلب منفعت کا اختیار نہین ہی نہ دفع مضرت نہ دفع اذیت پر اقتدار نہین ہی پس خون حیض اوسکی طرف متوجہ کیا جاتا ہی اور بطریق سیلان و خروج معمولی اوسکا مسدود کر دیا جاتا ہی تاآنکہ اوسکے خلقت کو اکمال و اتمام اور اوسکے اعضا کو استحکام حاصل ہو اور اوسکے جلد بدن کو تحمل گزند ہوا و دستیابی ملامست برودت و حرارت اشیا اور مقاومت خشونت و لینت اشیا اور چشم کو طاقت مشاہدہ اشیائے ظلمانی تاب ملاحظہ تجلیات اشیائے نورانی حاصل ہو بعد اسکے خداوند کریم حکیم علیم بچہ کو خروج پر آمادہ و مہیا کرتا ہی اور عورت حاملہ کو درد شدید عطا کرتا ہی اگر درد نہ پیدا ہوتا تو بچہ ہمیشہ شکم مین رہتا اور جسقدر مقدار اوسکے زائد ہوتے اوسیقدر تکلیف و اذیت حاملہ سے زائد ہوتی اور بچہ آخرکار پردہ ہائے شکم و رحم و بچہ دان پارہ پارہ ہو کر وہ بچہ پیدا ہوتا اور حاملہ

ہلاک ہوجاتی فلہذا جناب باری نے دردزہ لاحق کیا اور بچہ دان وفم رحم کو جو بعضا
وگوشت نرم سے مخلوق ہی حکم دیا کہ کشادہ ہو اور بچہ کو حکم دیتا ہی کہ وہ اپنا مقام چھوڑکر
خروج پر آمادہ ہو چنانچہ بحکم کردگار قدیر بچہ پیدا ہوتا ہی اور وقت مناسب پر رحم مادر سے
جدا ہوتا ہی بعد اوسکے خالق انام اوسی خون حیض کو مقام رحم سے جانب پستان متوجہ
فرماتا ہی اور اوسکے ذائقہ ناگوار کو بالکل لذت وحلاوت خوشگوار سے بدل اور اوسکے
رنگ سرخ کو تبدیل بشکل شیر سفید لطیف متشکل کرتا ہی غنچہ دہان بستۂ طفل کو کشادہ اور
واسطے چوسنے کے اوسکے زبان ولب کو مہیا وآمادہ فرماتا ہی پس ہر وقت دو مشکیزہ
شیر لطیف ودو صراحی زلال غذائے ضعیف آویزان ہین تاکہ پرورش اعضائے نازک
وضعیف اور تربیت اندام نرم ونحیف ہوتی رہی جب سے نشو ونمائے تمام اور وقتاً
فوقتاً اعضا کو استحکام اور یوماً فیوماً جوارح کو قوت تام اور واسطے قبول غذا ہائے
قوی اور غلیظ کے استعداد تمام حاصل ہوتی جاوے بعد اوسکے دندان تیز مانند
آسیا کے پیدا فرماتا ہی تاکہ غذاہائے سخت وغلیظ کو پیس کر غذائے موافق اور کیلوس
کے لائق ہوجاوے اور حلق سے بآسانی گذر کر معدہ مین طبخ پاوے اور سہولت سے
عروق اعضا وجگر مین بلکہ عروق تمام جسم مین نفوذ پاوے بعد اوسکے غور کر کہ اوس
طفل کو رفتہ رفتہ قوت نشو ونما عطا فرماتا ہی اور بتدریج اوسکو تا بحد بلوغ پہونچاتا ہی
اگر مرد ہی تو اوسکو موہائے ریش وبروت عطا کرتا ہی تاکہ حد طفولیت اور مشابہت
عورات سے خارج ہو اور اگر عورت ہی تو اوسکے چہرہ کو موہائے ریش سے مصفا وخالی
اور نظارت وصفا وحسن وضیا سے متجلی فرماتا ہی تاکہ رجال کو جانب نسوان واسطے حصول
وصال وبقائے نسل کے میلان ہو پس لائق عبرت ہی اختلاف حالات کیونکہ اگر جسم

مادر مین خون حیض نہ واصل ہوتا تو نطفۂ انسانی مثل گیاہ بے آب کے خشک ہوجاتا
اور اگر دردزہ عارض نہوتا تو بچہ زندہ درگور ہمیشہ رحم مین رہتا اور اگر بعد ولادت
کے وہ خون حیض بہ شکل شیر مبدل اور متشکل نہوتا تو مولود بسبب گرسنگی کے ہلاک یا غذاہائے
غلیظ و نامناسب سے مورد امراض خطرناک ہوتا اور اگر دندان تیز نہولے تو غذاے
سخت کا نگلنا اشیاے خشنہ کا ہضم کرنا دشوار ہوتا اور اگر شیر مادر ہمیشہ اوسکے غذا ہوتا
تو اعضا کو کبھی قوت و استحکام اور اعمال شاقہ اور کارہاے صعبہ کا اون سے انصرام نہوتا
اور سن تمیز مین سینہ و پستان مادر دیکھا یا اوسکی چھاتیان چوستا باعث کمال شرم و
خجالت اور موجب انفعال و ندامت ہوتا اور مادر اوسکی ایک بچہ کے تربیت سے تمام عمر
فراغت نہ پاتی تو دیگر اولاد کس طرح سے پرورش پاتی اور خون حیض ہمیشہ بہ شکل شیر
متشکل رہتا تو واسطے غذاے نطفۂ دیگر کے خون حیض کہان سے آتا اور اگر بالون سے
چہرہ کو جلالت اور بزرگی اور مہابت دستگی نہوتی تو عورات سے امتیاز نہوتا اور مثل
کودکان سادہ رخسار اور طفلان کم وقار کے اونکا انداز ہوتا اور جن لوگون کے کہ بال
نہین نکلتے ہین تو بسبب اوسکا شناعت افعال یا دنائت اعمال یا انکے والدین کی شامت احوال
ہے پس اے منصف غور کر کہ جملہ حالات جسمانی اور اوقات انسانی مین وہ کون شخص ہے کہ بحسب
مناسب حال و مصلحت وقت و موافق احوال کے عمدہ انتظام فرماتا ہے بجز
اوس خالق قدیر صاحب حکمت و تدبیر کے جو کتم عدم سے فضاے وجود مین لایا اور جسنے
مصالح و حکم کو خلقت انسان مین ودیعت فرمایا پس اگر بدون انتظام و تدبیر اور بدون
علم و تقدیر منتظم قدیر کے یہ انتظام ہویدا ہو تو چاہیے کہ عقل و تدبیر کرنے سے نظم و نسق مین
تعطل اور حکمت و تدبیر کرنے سے مزید اختلال و تخلل پیدا ہو حالانکہ یہ امر حکما کا مل

و دانشمندان عاقل جو تدبیر و حکمت اور علم و مصلحت کے قائل ہین سراسر باطل اور حیز
اعتبار و توثق سے عاطل جانتے ہین چنانچہ دلیل اوسکی یہ ہے کہ آتش سے فعل حرارت
اور آب سے فعل برودت حاصل ہوتا ہے نہ بالعکس پس علی ہذا القیاس بدون تدبیر
و انتظام کے انتظام پر حکمت اور سامان با مصلحت ہونا محال ہے ❋

اسرار حکمت ۱۰ - در بیان ناقصی مولود

حضرت نے فرمایا کہ اے مفضل اگر خداوند جلیل بچہ انسان کو جسم مادر سے دانا و عقیل
پیدا کرتا تو دفعۃً عجایب عالم موجودات اور صنایع و بدایع کائنات مختلف صورتہا
و اشکال حیوانات دیکھکر حیران ہوتا انواع نباتات و جمادات و حالات و کیفیات دیکھکر
دیکھکر پریشان ہوتا جسطرح سے ایک اسیر کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین یا کسی قیدی
کو زندان سے کسی آبادی و عمران مین لیجاوین اور اوسکو مشاہدہ اشیاے عجیبہ و با اختلاف
اسباب غریبہ سے حیرت ہوا وہ خفیکہ اپنی عمر گذشتہ مین اوس قسم کے ہزاران ہزار
اشیاے بیشمار دیکھی چکا ہو گا علاوہ اوسکے جو اسیر کہ کمسن اور صغیر ہوتے ہین وہ جب
اسیران معمر اور کبیر کے بہت جلد علوم و ادب سے آراستہ اور صنعت و دستکاری سے
پیراستہ ہوتے ہین فلہذا جناب باری نے بچہ کو عقل و فہم بتدریج اوقات و ترتیب حالات
عطا فرمایا اور بمرور اوقات اوسکو قبول کنندہ تعلیمات اور ادراک کنندہ لذات و تکلیفات
فرمایا اور یہ بھی غور کر کہ اگر عاقل و دانا پیدا کرتا تو انسان اپنے تئین کمال ذلت و زحمات
زحمت مین مبتلا دیکھتا کہ مقام نجس سے پیدا ہوا ہے اور خون و رطوبات نجس سے آلودہ
اور خرقہ ہاے پشمینہ مین پیچیدہ اور آغوش و گہوارہ مین پڑا ہے نہ چل سکتا ہے نہ کچھ
کر سکتا ہے نہ اوٹھ سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے نہ اس حال سے نکل سکتا ہے جس حالت سے

کہ والدین اوسکے پرورش اور تربیت اور اوسپر لطف و مکرمت کرتے ہین
اوسکو بالکل ناگوار ہوتا اور اس وجہ سے اوسکو والدین سے نہایت انحراف اور
عدول و استنکاف ہوتا فلہذا جب دنیا مین حلول اور اول منزل وجود مین نزول
کرتا ہے تو وہ لذات و اذیات دنیا سے نادان غافل اور منافع و مضار اشیا سے جاہل ہوتا ہے
رفتہ رفتہ ہر چیز کے مشاہدہ سے صاحب ادراک ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ ملاحظہ مرغوبات
سے متلذذ اور مشتہیات مکروہہ سے اندوہناک ہوتا ہے روز بروز اشیاے عجیبہ سے مالوف
ومانوس ہوتا ہے اور وقتاً فوقتاً اشیاے غریبہ کو محسوس کرتا ہے آناً فآناً ایک مرتبہ سے
دوسرے مرتبۂ فہم تک واصل ہوتا ہے جسطرح سے بتدریج بیگذرنے جسمانی نشو ونما حاصل
ہوتا ہے تا آنکہ رشد و فہم کامل ہوتا ہے اور تکلیف عبادات جناب احدیت اور اجتناب جرائم
معصیت اور تحمل اکتساب معیشت اور پرورش عیال وکفالت اطفال کے قابل ہوتا ہے
اور جسطرح سے اوسکے والدین نے اوسکو پرورش کیا تھا اوسیطرح سے اپنے اطفال کی
پرورش کرتا ہے اور غور کر کہ اگر وقت ولادت کی عقل و شعور کامل ہوتا اور جسم و بدن اوسکا
مستحکم و مستقل ہوتا تو فوراً فرزند اپنے والدین سے جدا اور کسب معاش و تحصیل اشغال
مین مبتلا ہوتا نہ والدین کو محبت و فکر تربیت ہوتی نہ فرزند کو والدین کی ساتھ موانست
ومحبت ہوتے نہ اونکی شکرگذاری و خدمتگذاری کرتا نہ اونکے اطاعت و فرمانبرداری
کرتا پس سلسلہ تربیت و پرورش مفقود اور طریقۂ الفت و قرابت مسدود ہوجاتا اور
ایسی اجنبیت و مغائرت ہوجاتی کہ آبا و امہات اور ابنا و بنات و اخوات مین باہم تعارف
واقع نہوتا مثل حیوانات باہم مرتکب افعال حرام ہوا کرتے اور ایک قباحت عظیم
بدلالت جسیم یہ تھی کہ فرزند وقت تولد کے سب مقام شرم اور محل آزرم اپنی مان کا مشاہدہ

کرتا جسکا دیکھنا شرعاً حرام اور عقلاً باعث تنفر تمام و کراہت تام ہو فلہذا جناب باری نے
بچۂ انسان کو با چشم خفتہ و زبان بستہ و فہم نہفتہ پیدا کیا ۞

اسرار حکمت اور گریہ و رطوبات اطفال

ای متفحص غور کر کہ گریہ اطفال صغیرہ مین منفعت کثیرہ ہے کہ دماغ اطفال مین رطوبات تمام ہوتی ہی جس سے حدوث امراض عظیمہ اور لحوق عوارض شدیدہ اور دردہای صعبکا احتمال ہوتا ہی بدین نظر بہ تحریک مشیت و الہام جناب مالک العلام اطفال خردسال اکثر احوال مین رویا کرتے ہین جس سے رطوبات فاسدہ مندفع اور آثار امراض دماغ و چشم منقطع ہوجاتے ہین اور جس طرح سے گریہ اطفال باعث صحت جسمانی اور صفائے قوائے نفسانی ہی اور والدین اوسکے منفعت سے غافل اور اوسکی مصلحت سے جاہل ہین اور اوسکے بہلانے اور اوسکے تسکین پر مائل ہین اسی طرح سے بہت امور ایسے ہین کہ جو حق اطفال مین مفیدتر اور والدین کے نزدیک مکروہ تر ہین اور اسی طرح سے سب امور عالم موجودات علم و حکمت گوناگون سے مملو و مشحون ہین اور مصلحت و تدبیر سے مقرون ہین لیکن منکران وجود خالق آفریدگار اور جاہلان حکمت کردگار اوسکے مصلحت و حکمت مکنونہ سے غافل اور فوائد و منافع خفیہ سے جاہل ہین دنیا مین اکثر امور ایسے ہین کہ عقلاً اوسکے بعض منافع کے عارف اور بعض فواید سے واقف ہین اور ہزارون دقائق امور و حقائق دہور ایسے ہین کہ عقل انسانی اوسکے ادراک سے قاصر اور صرف جناب باری اوسکا عالم و ماہر ہے علی ہذا القیاس رطوبات اطفال دہن سے جاری ہوتے ہین جس سے دیوانگی اور فالج اور لقوہ اور فتور عقل اور فتور اعضا صرف ہوتا ہی اگر وہ رطوبات تمام اعضا مین جاری ہو اور تمام رگ و پی مین

سارے ہوں تو امراض مذکورہ سے صحت و برائت اور اعضا رئیسہ کو استحکام و قوت حاصل ہو سبحان اللہ کیا اوسکی قدرت اور حکمت ہی اور کیا کیا اوسکی رحمت و مکرمت ہی مگر نادان اوسکے لطف و نوازش سے غافل اوسکی حکمت تربیت و پرورش سے جاہل ہین اگر اوسکی نعمتہاے بیشمار کے شمار سے واقفیت اور اوسکے تفضلہاے بے پایان اور احسانہاے فراوان کے آثار سے معرفت حاصل کرین تو اوسکی معصیت سے پرہیز اور اوسکی عقوبت سے گریز کرین پس ذات خداوند کریم کریم اور اوسکی نعمت عظیم عظیم اور اوسکا احسان عمیم عمیم اور اوسکا تفضل جسیم جسیم ہی ٭

اسرار حکمت ۱۲۔ در خلقت اعضا

تو مشغول فکر کہ صانع علیم خالق حکیم نے کیا کیا اعضاے مناسب بطور مناسب بمقدار مناسب بصورت مناسب و ہیئت مناسب بمقام مناسب پیدا فرمائے ہین چنانچہ دو ہاتھ واسطے کردار اور دو پاؤن واسطے رفتار کے دو چشم واسطے بصارت کے دو کان واسطے سماعت کے ایک دہان واسطے خورد و نوش کے ایک معدہ واسطے ہضم طعام کے ایک زبان واسطے کلام کے جگر واسطے اخلاط بدن جدا کرنے کے اور منافذ بدن واسطے اخراج فضلات فضول و رطوبات نامقبول کے اور اندام نہانی واسطے عورتون کے آلات تناسل واسطے مردون کے پیدا کیے تاکہ توالد و تناسل ہو چنانچہ مرد کو عضو تناسل لحمانی و عصبانی ایسا دیا کہ وقت حاجت منتشر و بلند و ایستادہ ہو اور عورت کو ایک رحم مانند ظرف عمیق کے لحمانی و عصبانی دیا تاکہ واسطے قبول نطفہ اور حفاظت نطفہ کے بستہ و کشادہ ہو اور پھر مقام غور ہی کہ ایک آب منی سے اعضاے مختلف الصورت پیدا ہوے گوشت پوست استخوان ناخن عصبانات عروق اور پھر اون سے اعضاے

مختلفہ مرکب ہوے آنکھ ناک ہاتھ پانوں سر جگر معدہ سپر دل اور دیگر اعضا پھر ہر عضو کا مزاج ہر ایک عضو کی صورت اور ہیئت اور خاصیت اور مزاج جدا جدا بنایا پس اگر کوئی خالق حکیم خبیر صانع علیم بصیر نہیں ہی تو کیونکر ایک آب منی رقیق سے اعضاے مختلف الصور الاشکال متغائر الاحوال پیدا ہوئے ؛

اسرار حکمت ۱۳ در بیان فعل طبیعت

مفضل نے عرض کیا کہ قوم دہریہ کہتے ہیں کہ فعل طبیعت سے اسکا ایجاد ہوا حضرت نے فرمایا کہ سوال کرو ان سے کہ جس طبیعت نے اسکا ایجاد کیا اسکو عقل و حکمت اور علم و فراست ہی یا نہیں اگر وہ لوگ اقرار و اعتراف کریں کہ اسکو علم و حکمت سے بہرہ عقل و شعور تقدیر حاصل ہی تو نام اوسکا طبیعت رکھتا ہی لیکن نفس الامر میں وہی خالق قدیر حکیم با تدبیر ہی اور اگر وہ لوگ اوسکے علم و شعور سے استنکاف کریں تو سوال کریں کہ طبیعت بے شعور و جاہل سے وقتاً فوقتاً مناسب حالات و مقامات موافق درجات و کیفیات کے ایسے ایسے بدائع عجیبہ و صنائع غریبہ کا کیونکر ظہور ہوا اے مفضل واضح ہو کہ آفریدگار نے اس دنیا کو عالم اسباب کیا ہی اور عادت الہی جاری ہوتی ہی کہ ظہور اشیا کا اسباب سے ہوتا ہی لیکن قوم غافل نے اسباب ظاہری پر لحاظ کر کے مسبب الاسباب سے انحراف اور خالق اسباب سے استنکاف کیا ہی ؛

اسرار حکمت ۱۴ در بیان وصول غذا بجمیع بدن

اے مفضل فکر کر کہ اول غذا معدہ میں واصل ہو کر اوسکو ایک طبخ کیا دے سے حاصل ہوتا ہی اور جیسا کہ مناسب درمیان معدہ جگر کے رگیں ہیں کہ انکے ذریعہ سے عرق صفا اوسکا جگر میں جاتا ہی [illegible] نقل غذا

متحمل بار خشونت و غلاظت غذا کا متحمل نہین ہو سکتا اور ہر گاہ زلال صافی بقدر کافی
جگر مین پہنچتا ہے تو بعد اون طبخ مناسب ہو کر خون و بلغم و صفرا و سودا کے ساتھ مستحیل ہو جاتا ہے
اور جگر سے بذریعہ عروق و رگہاے بدن کے تمام بدن مین سارے اور اخلاط متولدہ
با اخذ آب اندازہ انتشار کے جاری ہوتا ہے اور جابجا اوسکے ظروف و منافذ ہین کہ فضلات ناقصہ و فاسدہ
ہر مقام سے مندفع ہوتے ہین چنانچہ صفرا جانب زہرہ و سودا جانب سپرز اور رطوبات
بہ مقام مثانہ اور ثقل غذا بہ مقام احشا و امعا کے مجتمع ہوتا ہے پس غور و فکر کر کہ کس طرح سے
قدرت الٰہی نے ظروف فضلات جدا جدا بنا دیے ہین اگر ہر مقام پر فضول کے واسطے
اوسکے ظروف نہ ہوتے تو یقینا ضروری سے زائد ہو کر تمام بدن مین سارے اور موجب
حدوث فساد و بیماری ہوتا پس غور کر اے مفضل کہ خداوند کریم نے تصویر انسانی کو
ایسے مقام پر کھینچا کہ جہان دست دستکار اور نگاہ خبردار اور فکر ہوشیار کا گذر
نہین اور بعد اتمام خلقت کے اوسکا نشو و نما ہوتا ہے چنانچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وقتاً
فوقتاً اوسکے ہر عضو کو نشو و نما ہوتا ہے اور وہ نشو و نما ہر عضو کا ایسا لائق و مناسب ہوتا ہے
کہ جو تناسب اعضا کا بوقت ولادت تھا اوس سے تجاوز نہین ہوتا چنانچہ یہ ممکن نہین
کہ ایک ہاتھ بڑھے دوسرا نہ بڑھے یا ہاتھ بڑھے اور انگلیان نہ بڑھین یا سر بڑھے اور دیگر اعضا نہ بڑھین بلکہ
بتدریج ہر عضو اوسی مناسبت سے بڑھتا ہے جو دوسرے کے ساتھ ہے مثلاً جو انگشتان دست کو کف دست سے
نسبت ہے اور کف دست کو ساتھ ساعد کے اور دست کو ساتھ بازو کے اور بازو کو ساتھ شانہ کے اور شانہ کو
ساتھ گردن کے اور گردن کو ساتھ سر کے اور سر گردن کو ساتھ سینہ کے اور سینہ کو ساتھ شکم و کمر کے مناسبت ہے
علی ہذا القیاس جو کچھ مناسبت ہر عضو کو ساتھ دوسرے کے ہے اوسی طرح سے وقتاً فوقتاً نشو و نما کرتا ہے پس غور کر
کہ کیا حکمت کیا صنعت کیا قدرت کیا نعمت ہے کہ عقل اسکی ادراک مین قاصر و زبان اوسکی توصیف مین [illegible] ہے

اسرار حکمت در امور بیان خصائص انسانی

ای مفضل غور کر کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو بعض خصائص و تفاوت مخصوصہ سے سرفراز اور دیگر حیوانات سے ممتاز فرمایا ہے چنانچہ ایسی خلقت فرمائی کہ بطور درست نشست کر سکتا ہے اور بطور مناسب ایستادہ ہو سکتا ہے اور کاروبار مناسب اپنی اعضا سے کر سکتا ہے اور اگر مثل حیوانات کے چار ہاتھ پاؤن سے چلتا یا سر جھکا کر چلتا تو افعال و صنایع کا انجام و انتظام دشوار ہوتا اور علاوہ اسکے اوسکو حواس ظاہری و باطنی عطا فرمائے جسکے سبب سے تمامی حیوانات سے ممتاز اور شرف عزت و فضیلت سے سرفراز ہے ای مفضل غور کر کہ کس طرح سے حق سبحانہ تعالیٰ نے دو چشم نمایان دو دیدۂ ... کو سر مین نصب فرمایا گویا کہ مشعل نور اندوز یا چراغ جلوہ افروز ہین کہ بالاے مینار بدن روشن و تابان ہین چنانچہ ملاحظہ موجودات و مطالعۂ مخلوقات کرتا ہے اور مقام پائین مین مقام چشم قرار نہ دیا مانند دست و پا کے تاکہ بدولت اعمال و حمایت افعال سے بصارت مین نقصان یا چشم کو زیان پہونچے اور اعضا کے وسط مین مقام اوسکا قرار نہ دیا مانند سینہ و پشت و شکم کے تاکہ ملاحظہ چپ و راست و بالا و پائین دشوار ہو پس کوئی مقام لائق تر اور کوئی محل مناسب تر واسطے چشم کے چہرہ و سر سے بہتر نہ تھا جو سب اعضا سے زیبا اور سب سے ارفع و اعلا ہے اور بسبب حرکت گردن اور گردش چشم کے اطراف و جوانب و بالا و پائین نظر کر سکتا ہے اور سر کو مجمع حواس پنجگانہ قرار دیا جس سے محسوسات پنجگانہ کا احساس کر سکتا ہے چنانچہ آنکھ کو قوت باصرہ عطا فرمائے جس سے ادراک اشخاص و الوان ہوتا ہے پس اگر چشم نہوتی تو خلقت الوان و اشکال بیکار تھے اور گوش کو قوت سامعہ بخشی جس سے آواز کا

دراک ہوتا ہی پس اگر قوت سامعہ نہوتی تو خلقت آواز بیفائدہ ہوتی اور اسیطرح سے
جملہ حواس ہین کہ اگر حواس نہوتے تو خلقت جملہ محسوسات بیکار تھی اور بالعکس اسکے اگر
چشم ہوتی اور رنگ نہوتا یا گوش ہوتا اور صدا نہوتی یا حواس ہوتے اور محسوسات نہوتے
تو خلقت چشم و گوش و دیگر حواس بیکار تھے پس غور کر اے مفضل کسطرح سے واسطے
ہر محسوس کے ایک حاسہ بنایا ہی اور واسطے ہر حاسہ کے ایک محسوس بنایا ہی اور درمیان
حاسہ و محسوس کے ایک واسطہ قرار دیا ہی چنانچہ روشنی کو واسطے دیکھنے کے اور ہوا کو
واسطے سماعت کے چنانچہ اگر روشنی نہوتی تو دیکھنا اور ہوا نہوتی تو سننا غیر ممکن تھا پس
جس شخص کی بصارت صحیح اور عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہی وہ یقین کریگا کہ یہ حواس شایستہ
اور توافق محسوسات باہمہ اور تطابق آلات ظاہریہ و ترکیبات باطنیہ و تناسب اعضای
جسمانی اور تلازم قواے روحانی و نفسانی وابستہ حکمت و تدبیر خالق قدیر و از قبیل مشیت و
تقدیر علیم خبیر ہی جسکے ادراک سے عقل انسانی قاصر اور نگاہ بصیرت روحانی حاسر ہی

	اسرار حکمت اور فوائد چشم و گوش و ہوش	

اے مفضل فکر کر کہ جو شخص نابینا ہی وہ نہیں دیکھتا ہی کہ اوسکے جانب یمین و یسار پیش رو و
پس پشت بالا و پایین کیا کیا ہی رنگہاے گوناگون نقش و نگار بوقلمون مین کیا امتیاز دیا گیا ہی
اشکال جمیلہ صور بدیعہ تصویرات عجیبہ ہیات غریبہ اشیاے فاخرہ و مخلوقات نادرہ مین کیا کیا
صنعت نمایان ہی نہ اوسکو شب و روز کا امتیاز ہی نہ اوسکو دشمن و دوست شیر یا نہنگ و تیر سے
لیاقت احتراز ہی کتابت و مشتکاری سے معرا اور ادراک لطائف صنایع و ظرائف صنایع سے
مبرا ہی پس وہ شخص گویا ایک سنگ بیکار یا دیوار جامد از زندہ ہی بیجا ہی علی ہذا القیاس
جو شخص ناشنوا ہی وہ لذت گفتگو نہ اندوز ہی اور حظ مخاطبہ و خوشی گفتار ہی اور مذاق

نغمہ ہاے جانفزا اور سخنہاے دلربا اور صداہاے دلکش اور نواہاے طرب بخش سے محروم رہتا ہی اگر
اور فکر باطنی و خیالات دبے اور اندیشہ ہاے اندرونی سے خود بخود مغموم و مہموم رہتا ہی اگر
دوسرے سے ہمکلام ہوتا ہی تو دوسرا شخص اوس سے دل تنگ ہوتا ہی سماعت احادیث و
اخبار و کوائف حالات روزگار سے ناکام رہا کرتا ہی پس گویا وہ شخص حاضر ہی مانند غائب کے
اور زندہ ہی مانند مردہ کے علی ہذا القیاس جسکے عقل نہین ہی وہ مانند طیور و وحوش کے
بے عقل و بیہوش ہی بلکہ حیوانات اوس سے بہتر اور کسیقدر مصالح و مفاسد سے باخبر ہوتے ہین
اور دیوانہ و مجنون کے عقول مین ایسا فتور ہوتا ہی کہ مثل بہائم و حیوانات بھی عقل و شعور نہین
رکھتا ہی پس غور کر کہ کسطرح سے انسان کو چشم و گوش عقل و ہوش و دیگر اعضا و جوارح
بقدر ضروری عطا ہوئے ہین کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہی کہ بے سمجھے بوجھے خود بخود ہویدا ہوگئے
ہین مفضل نے عرض کیا کہ اے مولا کس واسطے بعض اشخاص بعض جوارح سے محروم کیے جاتے
ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ امر واسطے موعظہ و تادیب اور تنبیہ نعمت و تہذیب کے ہی تاکہ وہ شخص
خود اوس نقص سے عبرت پذیر اور دوسرا شخص دیکھکر نصیحت پذیر ہو اعمال قبیحہ و افعال
شنیعہ سے احتراز اور نعمتہاے جناب احدیت کا اتیان کرے جسطرح سے کہ بادشاہان وقت
سزاے کردار دیکر اوسکو ہوشیار کرتے ہین اور مردم دیگر کو خبردار کرتے ہین اور علاوہ اسکے جناب احدیت
عوض بلاہاے دنیاے فانی اور اسقام و آلام جسمانی و روحانی کے ثوابہاے دار جاودانی عطا
کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صحت جسمانی ہیچ قدر اور سلامت اعضاے بدنی بمقدار ہی چنانچہ اگر اہل
بہشت سے دریافت کیا جاوے کہ تم لوگ یہ ثوابہاے جاودانی اختیار کروگے یا دنیا کی
زندگانی ہیچ فانی با صحت جسمانی تو وہ لوگ ہرگز منظور نہ کرینگے ❖

اسرار حکمت ۱۷۔ اعضاے فرد و زوج

ای مفضل غور کر کہ خداوند کریم نے کون کون اعضا فرد اور زوج کس حکمت وکس مصلحت سے پیدا فرمائے ہین چنانچہ انسان کو ایک سر عنایت کیا اسواسطے کہ اگر دو سر ہوتے تو ایک بار گران بلا ضرورت و نا معقول اور ایک عضو غیر ضروری و فضول ہوتا کیونکہ جو کچھ کہ حواس و آلات ضروری ہین وہ سب ایک سر مین بلا وقت موجود ہین پس اگر ایک سر سے کلام کرتا یا سماعت کرتا یا دیکھتا یا فکر و خیال کرتا و یا اکل و شرب کرتا تو دوسرا بیکار و فضول ہوتا اور اگر دونون سے ایک کلام کرتا تو دوسرا فضول و غیر معقول ہوتا اور اگر دونون سے جدا جدا کلام کرتا تو فہم و ادراک اوسکا دشوار ہوتا جسطرح کہ کلام چند اشخاص کا امتیاز دشوار ہوتا ہی اور غور کر کہ ہاتھون کو جفت پیدا کیا اسواسطے کہ صنعتہاے گوناگون و دستکاریہاے بوقلمون سے ایسا امر کمتر ہی کہ ایک ہاتھ سے تکمیل پذیر ہوسکے تاوقتیکہ دوسرا ہاتھ اوسکے مساعدت اور اعانت نکرے چنانچہ جن لوگون کے ایک ہاتھ ہین اونسے صنعت ہاے عمدہ کا ظہور دشوار اور امور روزمرہ مین اختلال آشکار ہی اور اگر کوئی کام ہوتا ہی تو بدقت تمام یا زحمت تام کسیقدر انجام ہوتا ہی ✤

اسرار حکمت ۱۸۔ در صدا و لب و دندان

فکر کر ای مفضل کہ خداوند قدیر نے کس حکمت و تدبیر سے آواز اور تکلم اور آلات صدا کو پیدا فرمایا ہی پس حنجرہ گویا ناے خوش نوا ہی کہ جس سے آواز باہر آتی ہی اور زبان اور لب اور دندان واسطے تقطیع حروف و اصوات اور الفاظ و نغمات کے ہین چنانچہ جسکے دندان نہین ہین وہ سین درست نہین کہہ سکتا اور جسکے لب نہین ہین وہ با اور فا درست نہین کہہ سکتا اور جسکی زبان سنگین ہی وہ را درست نہین کہہ سکتا ہی کہ جس سے صدا خود شکوار پیدا ہوتی ہی

چنانچہ ریہ مین مانند شکم مزمار کے ہوا بھری ہی اور قصبئہ ریہ قصبئہ نا سے یا مزمار ہی اور عضلات سے
مانند انگشتان کے صداے مزمار کو حرکت ہوتی ہی اور لب و دندان مانند انگشتان کے واسطے
تقطیع حروف و اصوات کے حرکت کرتے ہین پس اصل آلہ صداے فرحت فزا اور ساز نغمہ دلکشا
یہی ہی جسکے تتبع سے انسان نے نا ے اور ستار اور مزمار ایجاد کیا ہی علاوہ اسکے دیگر منافع
متکاثرہ اور فوائد متضافرہ مین مثلاً حنجرہ یعنے نرخرہ اسواسطے ہی کہ اسمین ہوا بھر کر پھیپڑہ
مین جاوے اور پھیپڑہ مثل بادکش کے حرکت ہوا سے دل کو تدویح اور ہواسے تفریح دیوے
کیونکہ اگر زمان قلیل بھی ہوا بند کردیجاوے تو انسان فوراً ہلاک ہوجاوے اور زبان مین
خداوند حکیم نے قوت ذائقہ عطا فرمائی ہی جس سے مزہ اور لذت اور تلخی اور شیرینی اور ترشی
و نمکینی وغیرہ کا احساس ہوتا ہی اور کھانے پینے مین اوسکے سبب سے اعانت ہوتی ہی بتدریج
حلق سے لقمہ اوترتا ہی اور دندان سے اطعمہ و ماکولات ریزہ ریزہ ہوکر نگلنے کے قابل ہوجاتے
ہین اور علاوہ اسکے دندان واسطے ہونٹون کے مثل پشتیبان ہین کہ اندرون دہان سے
محافظت لب کرتے ہین تاکہ سست و فروہشتہ نہ ہون اور درست ہونسے یادین چنانچہ لبہاے
پیران سن رسیدہ سست و فروہشتہ ہوجاتے ہین نحو کرام مفصل کہ خداوند حکیم نے لبہاے
انسان کو دروازہ قرار دیا ہی کہ جب چاہے بند کرے اور جب چاہے کشادہ کرے اور انسان
بسبب اوسکے عرقیات و مشروبات و آب زلال سیال کو چوستا ہی اور بتدریج پیتا ہی اگر نہ ہوتے
تو دفعتہ پانی حلق مین چلا جاتا اور اوچھو ہوجاتا یا فساد دیگر ہوتا پس واضح ہو کہ ہر عضو سے
منفعتہاے متکاثرہ و فائدہاے متظافر ہین جسطرح سے بعض آلات سے فوائد متعدد
حاصل ہوتے ہین چنانچہ تیشہ منجار سے اکثر ہی کا نہاز مین کھودنا دستکاریان کرنا ممکن ہی
اوسیطرح سے ہر عضو سے فائدہاے بیشمار نفعہاے بسیار ممکن ہین ؎

اسرار حکمت در ذکر سر و مغز سر و پلک چشم

اے مفضل اگر دماغ انسانی تیرے سامنے کھولا جاوے تو نظر آوے کہ کس طرح سے خداوند کریم نے دماغ کو حجابہاے چند مین پیچیدہ کیا ہے تا کہ عوارض و آفات سے اوسکی محافظت ہو اور ہر صدمہ و الم سے متحرک و مضطرب نہو اور کاسہ سر کو مثل خود آہنی کے مستحکم و استوار کیا ہے تا کہ آفات و صدمات سے اوسکی محافظت ہو اور اوسکو بھی ایک پوشش موہاے سر سے محافظت مزید بخشی تا کہ ضرر سرما و گرما ت سے متالم و متاثر نہو اور دماغ کو منبع حواس انسانی فرمایا بموجب اوسکو مدام اور خزینہ قبول اور ادراکات فرمایا اور حجابہاے پوست عصبانی اور کاسہ استخوانی اور پوشش موہاے سر انسانی سے اوسکی محافظت فرمائے اور پلک چشم کو پردہ ہاے چشم بنایا اور واسطے محافظت چشم کے پیدا فرمایا تا کہ جسوقت دیکھنا منظور ہو پردہ ہاے مژگان اوٹھاوے اور جسوقت غبار یا خس و خاشاک سے محافظت یا نظر بعض اشیا سے خوف و کراہت ہو تو پردہ ہاے چشم کو گرا دیوے ٭

اسرار حکمت در ذکر دل و قصبہ ریہ وغیرہ

غور کر اے مفضل کہ کس نے دل آدمی کو رئیس بدن اور اشرف اعضا بنا کر اندر وسط جسم کے درمیان سینہ کے پوشیدہ کیا اور ایک پوست ملایم کو اوسکا پیراہن جانی و ہلکے بھی قرار دیا اور پوستہاے حجاب عصبانی اور اغشیہ و استخوانہاے سینہ سے اوسکی نگاہبانی فرمائے تا کہ آفات خارجیہ و صدمات ظاہریہ سے محفوظ رہے اور اطمینان اور آرام و امان کے ساتھ محفوظ رہے اور غور کر اے مفضل کہ کسنے اندر حلق کے دو منفذ قرار دیے ایک منفذ مخصوص ہے واسطے آمد و رفت ہوا کے چنانچہ جو ہوا قصبہ ریہ سے شش میں پہنچتی ہے اوس سے ترویح و تفریح دل ہوتی ہے اور بدن بوجہ ہمیشہ ریہ کو

مثل بادزن کے حرکت رہتی ہی تاکہ حرارت مجتمع ہوکر دل کو احتراق اور روح کو تکلیف مالا یطاق نہ ہوے اور دوسرا منفذ محل آمد و رفت آب و طعام ہی جو معدہ سے ملحق ہی اور حلقوم پہ مانند ایک سرپوش کے ملحق ہی کہ بر وقت نگلنے کے اوس منفذ پہ منطبق ہوجاتا ہی تاکہ یہ بین آب و طعام واصل اوریہ سبب اوسکے ہلاکت حاصل ہو غور کر اے مفضل کہ کس نے دو مخرج بول و براز کو دو کیسہ عصبانی باختیار انسانی قرار دیا کہ جب چاہے وقت حاجت انقباض و انبساط کرسکے دفع بول و براز بار ادہ و اختیار کرسکے اگر یہ نہوتا تو ہمیشہ بول و براز جاری اور نجاست اوسکے تمام جسم مین ساری عیش انسانی کو تلخی و ناگواری اور ہر وقت ایک کیفیت ذلت و خواری رہا کرتی ۔

اسرار حکمت ۲۱ در ذکر معدہ و جگر

اے مفضل غور کر کہ سوا ے خالق حکیم کے کسنے معدہ کو عصبانی اور مثل کیفی مضبوط کے سخت و لحمانی بنایا ہی تاکہ غذا ہاے غلیظ اور سخت اور طعامہاے نرم و درشت کو ہضم کرسکے اور اوسکو طبخ قوی دیکر کیلوس نیا دے اور کسنے جگر کو نرم اور نازک بنایا ہی تاکہ زلال لطیف غذا کا معدہ سے کھینچا دوسرا طبخ لطیف نہ لیوے اور عمدہ کیموس حاصل ہوکر اخلاط اربعہ یعنی خون و بلغم و صفرا و سودا بنکر تمام اعضا مین سرایت کرے آیا یہ اسرار حکمت و مشیت و تقدیر خداوند قدیر حکیم خبیر کے ظاہر ہوسکتے ہین حاشا ایسا کبھی نہ بغیر علیم و خالق کے اس حکمت کا شہود اس صنعت کا وجود ہو سکے

اسرار حکمت ۲۲ - در ذکر گوشت پوست مغز وغیرہ

فکر کر اے مفضل کہ کس واسطے مغز نرم کو اندرون استخوانہاے بدن کے قرار دیا مگر اسواسطے کہ ظرفہاے مضبوط مین محفوظ ہوکر واسطے مفصل اور اعصاب و دیگر اعضا کے غذا ہووے اور کس واسطے خون سیال کو

عروق میں محفوظ کیا تا کہ ہر مقام پر بقدر ضرورت صرف غذاے جسمانی ہو کر بدن کے باہر نہ
جاوے اور کس واسطے ناخن کو انگشتہاے دست و پا میں پیدا کیا مگر اسواسطے کہ محافظت
سر انگشتان کرے اور اعمال شاقہ میں مدد دہی کرے اور کس واسطے سوراخ گوش کو پیچیدہ
کیا مگر اسواسطے کہ آواز اندرون گوش جا کر مقام قوت سامعہ تک پہونچے اور پیچیدگی سے
اوسکی شدت اور قوت شکستہ ہو کر بتدریج قوت سامعہ تک واصل ہووے اگر براہ راست
آواز جاتی تو حدت و شدت و قوت موج ہوا سے صدمہ عظیم پاتی اور کس واسطے گوشت
کثیر زانو اور نشست گاہ پر پیدا کیا مگر اسواسطے کہ نشست و برخاست میں اوسکو تکلیف
و زحمت نہووے جیسا کہ بیماران لاغر کے واسطے بدون فرش نرم کے سختی زمین یا سختی تخت سے
نہایت اذیت ہوتی ہے غور کرو اے مفضل کہ کسنے اوسکو نر و مادہ پیدا کیا اور واسطے مباشرت کے آمادہ کیا مگر اوسنے کہ جسنے
اوسکو صاحب حرص و آرزوہاے دور و دراز اور طالب نسل و راغب وصل بنایا
اور کسنے اوسکو آلات عمل عطا کیے مگر اوسنے کہ جسنے اوسکو کارگزارندہ فاعل بالاختیار
قرار دیا ہی اور کسنے اوسکو کارگزار بنایا مگر جسنے کہ اوسکو محتاج بنایا اور کسنے اوسکو
محتاج بنایا مگر جسنے کہ اوسکو حاجت دی اور کسنے اوسکو حاجت دی مگر جسنے کہ اسباب
رفع ضرورت اوسکے واسطے مہیا کیے اور کسنے اوسکو عقل و فہم تمامی حیوانات سے زیادہ
تر و بہتر عطا کیا مگر جسنے کہ اوسکو تکلیف اطاعت دی اور جزا و سزاے نیک و بد اوسکے
واسطے مقرر کی اور کسنے اوسے چارہ کار عطا کیا مگر جسنے اوسکو قوت کار بخشی اور کسنے
اوسکو قوت کار بخشی مگر جسنے کہ اپنی حجت اوسپر تمام کی اور کسنے ایسے امور کی
کفالت اور ایسے وقت پر اعانت فرمائی کہ جہاں بشر کا اختیار اور عقل و فہم کا اقتدار
اور وہم کا گذار اور کسی یاور و مددگار کا چارہ کار نہ تھا مگر جسنے کہ نعمتہاے بے پایان اور

تفضلات فراوان کو ارزان فرمایا اور جسکے عطیات بے نہایات و احسانات بے غایات کا شکریہ ادا نہین ہو سکتا پس آیا یہ انتظام بدون علم حقیقی اور یہ نظم و نسق بدون تدبیر تحقیقی کے کیونکر ممکن ہی تعالی اللہ عما یصفون ٭

اسرار حکمت ۲۳ در حالات دل و تدبیر آن

ای مفضل ہم تجھسے بیان کرین احوال دل کا کہ جسمین چند سوراخ ہین اور اوسکے مقابل چند سوراخ ریہ مین ہین کہ ہوا ریہ سے بذریعہ سوراخہاے مذکور کے اندرون دل جاتی اگر ہوا اندر نجاتی تو حرارت در یح اندر دل کے گھٹ کر فنا ہو جاتی آیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہی کہ یہ امور بدون تدبیر مدبر حکیم دانا و علیم کے وقوع پذیر ہوے ہین ٭

اسرار حکمت ۲۴ بیان نر و مادہ و اعضا

آیا کوئی عاقل دیکھے کہ ایک پلہ دروازہ کا ہی جسمین کندہ لگا ہی تو کیا خیال کریگا کہ یہ عبث لگایا ہی بلکہ خیال کریگا کہ جسنے ایک پلہ دروازہ کا قلابہ دار لگایا ہی اوسنے دوسرا پلہ ساتھ حلقہ و زنجیر کے بنایا ہوگا تاکہ دونون ملکر بند ہو جاوین اور حلقہ و زنجیر سے مستحکم ہو جاوین اسیطرح سے حیوان نر گویا ایک پلہ در ہی جسپر عقل حکم دیتی ہی کہ دوسرا پلہ اوسکے جفت ہی تاکہ باہم اتصال و انضمام ہو کر ایک قلابہ دوسرے حلقہ مین داخل اور توالد و تناسل حاصل ہووے پس مورد عذاب الیم و مستوجب نار جحیم مستحق عقاب عظیم ہین وہ لوگ کہ دعوی فلسفہ و حکمت کرتے ہین اور صنایع گوناگون و بدایع بوقلمون اور حکمتہاے از حد افزون کو دیکھکر اعتراف وجود صانع علیم خالق حکیم نہین کرتے آیا نہین دیکھتے کہ اگر عضو تناسل مرد کا ہمیشہ سست و آویختہ رہتا تو کیونکر قعر رحم تک جا کر نطفہ پہونچاتا اور اگر ہمیشہ سخت و ایستادہ رہتا تو آدمی کیونکر لیٹتا اور سوتا علاوہ اوسکے ساتھ ہی

لوگون کے نمرتا اور ہر مقام پہ چلنے پھرنے مین ایک چوب ایستادہ لیے پھرتا اور باوصف اسکے قبیح منظر کے عورت و مرد پر شہوت غالب رہتی فلہذا جناب حکیم علیم نے یہ مقدر فرمایا کہ وقت حاجت و ضرورت ایستادہ کے ہووے اور اوس سے غرض تناسل سے تا ابدیت کے حاصل ہووے +

اسرار حکمت ۲۵ - در حالات بول و براز

اے مفضل عبرت کر حال اکل و شرب انسانی سے کہ خداوند حکیم نے جہان نعمت اکل و شرب بخشے ہو وہان فضلات غذا کسطرح سے باسانی مندفع ہوتے ہین کیا نہین دیکھتا کہ جسطرح سے حسن تجویز مہندس سے ہو کہ تعمیر عمارات رفیعہ و مکانات منیعہ مین پاخانہ مقام پائین اور گوشۂ پنہانی مین تجویز کیا جاتا ہے اوسیطرح سے خالق حکیم نے مقام براز کو بمقام پائین پوشیدہ و پنہان تجویز فرمایا ہے جو پس و پیش سے نمایان اور عیب و ثواب کا اعلان نہین ہو سکتا اور گوشت سرین سے اوسکو پوشیدہ کیا ہے تاکہ موجب ندامت و ذلت نہووے اور ہرگاہ بیت الخلا مین واسطے دفع حاجت کے بیٹھے تو اوسوقت کوئی چیز حاجت و حائل نہووے اور اسواسطے اسفل مواضع قرار دیا ہے تاکہ فضلات غذا باسانی مندفع ہووین پس لائق شکر ہے وہ منعم حقیقی کہ جسکے نعمتین متواتر اور احسانات اوسکے متکاثر و متظافر ہین +

اسرار حکمت ۲۵ - در خلقت طواحن و دندان

اے مفضل غور کر کہ ڈاڑھین منھ مین مانند آسیاے سنگ کے پیدا ہوئے ہین بعض مانند دندانہ تیز کے خاردار ہین تاکہ قطع و ریزہ اشیا کر سکین اور بعض پہن و استوار ہین تاکہ کوفتہ و سائیدہ کر سکین اور چونکہ دونون صورتین ضرور ہین واسطے غذا کے

تو خداوند حکیم نے دونون کو عطا کیا تا کہ نقص نرہے اور جو دانت ہین کہ مخصوص قطع و بریدکے ہین اونکو آگے پیدا کیا اور جو واسطے مضغ و طحن کے ہین اونکو پیچھے اونکے پیدا کیا تا کہ دندانہائے پیشین سے میوہ جات و فواکہ و اثمار و مطعومات کو قطع و برید کرے اور دندانہائے پسین سے کوفتہ و سائیدہ کرے فتبارک اللہ احسن الخالقین

اسرار حکمت ۲۷ در موے سر و ناخن

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے ناخن اور موے سر کو پیدا کیا اور اوسکو نشو و نما دیا کہ وقتاً فوقتاً دراز ہون اور بدین وجہ انسان تدریج اونکی تخفیف کرتا ہے اور اسیواسطے حق تعالے نے اوسکو بیحس کیا تا کہ قطع و برید ناخن سے آدمی کو تالم نہو دے اور اگر ایذا ہوتی تو دو حال سے خالی نتھا یا یہ کہ انسان اوسکی درازی پر صبر اور اوسکی کثافت و ثقل پر تحمل کرتا یا یہ کہ ہر مرتبہ قطع و برید سے ایذا گوارا کرتا مفضل نے عرض کیا کہ خداوند حکیم نے اوسکو ایک حال پر بنایا ہوتا حضرت نے فرمایا کہ اوسکے نشو و نما مین بہت مصلحتین ہین چنانچہ مسامات بدن سے فضلات و ابخرہ نکلکر مواد اکثر امراض و اسقام مندفع ہوتے ہین اور بدین وجہ ناخن و موے بدن کو وقتاً فوقتاً نشو و نما ہوتا ہے اور باوصف اس مصلحت کی اس عنوان پر اونکو بنایا ہے کہ باعث زینت بدن ہین مگر جو حد سے زیادہ تجاوز کرتے ہین تو انسان کو لازم ہوتا ہے کہ واسطے حسن و زینت اور دفع طول و نجاست کے بقدر ضرورت قطع و برید کرے اور بدین جہت شرع شریف مین ہر ہفتہ مین نورہ ملنا اور ناخن تراشنے و مو تراشی کو سنت قرار دیا ہے تا کہ قطع و برید سے جلد جلد دراز ہون اور درد و آلام و فضلات جسمانی وقتاً فوقتاً زائل ہون اور یہ بھی واضح ہو کہ جہان مناسب تھا وہان موے بدن کو پیدا کیا جہان نہین مناسب تھا وہان نہین پیدا کیا چنانچہ اگر

دیدہ ہاے چشم مین ہوتے تو باعث کوری ہوتا اگر اندرون دہن ہوتے تو اکل وشرب دشوار ہوتا اگر کف دست مین ہوتے تو احساس و لمس اشیا مشکل ہوتا اگر عضو تناسل پر ہوتے تو لذت مجامعت نہوتی اور یہ مواقع ایسے ہین کہ انسان وحیوانات سب کے واسطے عام ہین تاکہ مصالح مذکورہ سے خالی نہ ہین پس غور کر کہ کیا حکمت حکیم علیم نے رکھی کہ کوئی جاے اعتراض نہین ہی بلکہ جسقدر غور کیجاوے اوسیقدر حکمتہاے جناب رب الحکمت نمایان و آشکار ہی غلطی یا خطا یا نقص کا اعتراض عاید ہوتا دشوار ہی اصحاب مانی ملعون نے خالق کریم پر اعتراض کرکے خود لغزش کی ہی اور نہین جانا تاکہ کس حکمت سے خلق کی آفرینش کی ہی چنانچہ موہاے زہار اور موے بغل مین یہ مصلحت ہی کہ رطوبات فضلیہ اور ابخرۂ متصاعدہ اور فضولات اعضاے متصلہ اوس مقام پر واصل ہوتے ہین اور کشادگی مسامات سے بال پیدا ہوکر دفع ابخرہ وادخنہ سے بہت امراض واعراض زائل ہوتے ہین چنانچہ محل رطوبات مین گیاہ زیادہ تر روئیدہ ہوتی ہی اور علاوہ اسکے خدا نے ازالۂ موے بغل وموے زہار مین ثواب عطا کیا ہی اور تکلیف امر ونہی سے اوسکا غرور و مادۂ شرور کو قطع فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۲۸ - در آب دہان

تامل کر اے مفضل آب دہان مین کہ ہمیشہ جاری ہی تاکہ دہن اور حلق تر رہے اور دندان کو رونق اور درخشندگی حاصل رہے اور بسبب اوسکے لقمہ گلے سے بہ سہولت قعر معدہ تک پہونچے اور زہرہ تک یہ رطوبت سرایت کرے تاکہ اصلاح مزاج ہوتی رہے اگر یہ رطوبت نہوتی تو زبان خشک مثل برگ خشک کے اداے گفتگو مین قاصر رہتی اور دندان کو ایک استخوان خشک کردیتی اور لقمہ نگلنے مین صعوبت عظیم ہوتی اور خشکی زہرہ سے ہلاکت ہوتی +

اسرار حکمت ۲۹ - در بیان بستگی شکم

اے منفعل فلاسفہ غفلت شعار اور حکماے جہالت گفتار و ضلالت رفتار بسبب قلت فہم و نقصان عقل و قصور علم کے کہتے ہین کہ شکم انسان بیفایدہ بستہ ہو بلکہ اگر بہیئت قبا کہ کھلا ہوتا تو ہر وقت طبیب اوسکو کھول کر امراض اندرونی کو دیکھتا اور دستکاری و اعمال دستی اصلاح بدن کرتا اور چونکہ بستہ ہو بدین وجہ آنکھ سے دیکھ نہین سکتا ناچار بسبب اسکے نہین کر صرف دلیلہاے غامض سے تشخیص مرض کرتے ہین مثل قارورہ و نبض و دیگر علامات سے تجویز و تشخیص کرتے ہین اسیوجہ سے غلطی و اشتباہ ہوکر باعث ہلاکت مریض ہوجاتا ہے - جواب شبہہ فاسد اور خیال کاسد یہ ہے کہ اگر اسیطرح ہوتا تو ہمیشہ انسان کو اپنی موت اور خوف بیماری سے اطمینان اور درد و آلام و خطرہ امراض و اسقام سے امان حاصل ہوتی اور یہ امر موجب فساد و طغیان اور غرور و نخوت بے پایان اور کثرت خون فراوان ہوتا اور آدمی ہمیشہ فرعون بے سامان یا شداد دہامان رہا کرتا اور علاوہ اسکے جب شکم مین درج و صرح ہوتے تو ہمیشہ رطوبات بدنیہ فضول جسمانیہ جاری رہا کرتے اور لباس و فروش خراب ہوا کرتے اور اوسکی ترشح و جریان سے تعیش انسانی در حیات زندگانی تلخ ہوجاتی اور علاوہ اوسکے جو حرارت معدہ و جگر و دل و امعاء احشا بسبب حبس ہواکے حاصل ہے وہ مفقود ہوجاتے اور وہ افعال اوسے حاصل نہوتے جو اب حاصل ہین کیونکہ برودت خارجی داخل ہوکر حرارت غریزی کو منطفی کرتی یا مخلوط ہوکر ناقص یا منتفی کرتے پس جو کچھ جناب حکیم علیم نے مقدر اور مقدور کیا ہے اوسمین سراسر حکمتہاے نامعدود و صنعتہاے نامحصور اور شبہہ و اعتراض اوس سے بغرا منع و دوری اور عدم ادراک اوسکا سراسر عقل انسانی کا قصور ہے اور قطع نظر اسکے جو امراض جلدیہ

و عوارض ظاہریہ ظاہر و آشکار ہین مثل برص و جذام و آتشک و دیگر قروح مہلکہ کے اوسکا علاج حکماے وقت کیا کر سکتے ہین جو بریدہ شکم کھولکر علاج امراض اندرونی کر سکتے ✦

اسرار حکمت ۳۰ - در ضروریات ستہ	

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے انسان ہین خواب و خور مقرر کیا اور ہر ایک کے واسطے ایک چیز کو محرک و داعی قرار دیا تاکہ اوسکے تقاضا و تحریک سے خواہ مخواہ انسان کو وہ فعل کرنا لازم آوے اور انسان کا تہاون و تساہل و تکاہل و تغافل موثر نہووے چنانچہ اکل و شرب باعث قوام زندگانی اور باعث بقاے حیات انسانی قرار دیا بدین جہت اوسکے واسطے گرسنگی کو داعی و متقاضی قرار دیا تاکہ اوسکے تحریک و تقاضا سے انسان کو اضطرار ہو کہ چار ناچار کھانا پینا لازم آوے اور اگر بھوک پیاس ہوتی تو انسان کو کچھ پرواہ نہوتی اور محض رعایت اصلاح بدن یا بقاے زندگانی کے واسطے کبھی غفلت سے کبھی جہالت سے کبھی غصہ سے کبھی کسلمندی سے خورد و نوش ترک کر دیتا اور یہ امر باعث قطع زندگانی اور موجب اضمحلال قواے جسمانی ہو جاتا چنانچہ انسان جانتا ہی کہ بعض ادویہ یا معالجات باعث اصلاح بدن ہین لیکن چونکہ کوئی محرک نہین ہی بدین وجہ اوسکے استعمال مین سہل انکاری اور بے پرواہی کرتا ہی اور کبھی جبراً قہراً کرتا ہی کبھی نہین کرتا اسیطرح اگر گرسنگی نہوتی تو تساہل اور تغافل کر کے ترک غذا کرتا اور رفتہ رفتہ تحلیل بدن ہو کر ہلاک ہو جاتا علی ہذا القیاس خواب کو باعث راحت اعضاے جسمانی اور استراحت قواے نفسانی فرمایا تاکہ جو تعب روحانی زحمت قواے جسمانی بسبب بے خوابی و اشتغال امور زندگانی کی حاصل ہی بسبب استراحت خواب کے زائل اور آسایش روح و بدن حاصل ہو فلہذا نیند اور غفلت کو محرک و متقاضی فرمایا تاکہ چار ناچار بمائل خواب و استراحت

اور مستغرق بیخودی و غفلت ہو جاوے اور اگر یہ امر اوسکے واسطے مسلط و محرک نفرماتا
تو انسان تدبیر اصلاح بدن سے غافل و متساہل ہوتا اور شبانہ روز عیش و عشرت
پر مائل یا اعمال وجہ معاش اور اشتغال وجوہ انتعاش مین شاغل رہا کرتا اور آخرکار
ہلاک ہو جاتا علی ہذا القیاس جماع کو باعث توالد و تناسل مقرر فرمایا اور اوسکے واسطے
قوت شہوت کو محرک و داعی قرار دیا چنانچہ اگر یہ امر نہوتا تو انسان صرف واسطے حصول
نسل کے اکثر اوقات تساہل یا تکاہل یا تغافل کرتا جس سے انقطاع نسل لازم آتا اسیطرح
سے جس ضرورت کو خداوند حکیم نے جسم انسانی سے متعلق کیا اوسکے واسطے
ایک باعث و محرک لاحق کیا چنانچہ دفع بول و براز کے واسطے ایک دغدغہ اندرونی
پیدا فرمایا جس سے فضول مندفع ہوتے ہین اور کثافات غذا سے جسم کو راحت
ہوتی ہی اگر وہ دغدغہ حاصل ہوتا تو انسان رفع حاجت مین متغافل و متساہل ہوتا
فتبارک اللہ احسن الخالقین +

اسرار حکمت ۲۹ - در قواے نفسانی

اے مفضل غور کر کہ انسان مین چار قوتین عنایت ہوئی ہین اول جاذبہ ہی جو قبول
غذا کرتی ہی پس اگر جاذبہ نہوتی تو انسان واسطے طلب غذا کے حرکت نکرتا حالانکہ
غذا قوام بدن ہی دوم ماسکہ جو طعام کو معدہ مین ٹھہراتی ہی تاکہ طبیعت اوسمین اپنے
فعل سے عمل کرے پس اگر قوت ماسکہ نہوتی تو کیونکر معدہ مین غذا رہتی اور منہضم
و متاثر طبیعت سے اوسکو انفعال ہوتا سوم ہاضمہ جو معدہ مین غذا کو طبخ دیتی ہی اور
خالص و زلال صافی اوسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہی پس اگر قوت ہاضمہ نہوتی
تو کیونکر طبخ ہو کر تمام بدن کو بدل ما یتحلل پہونچتا چہارم قوت دافعہ جو ثقل غذا کو

جانب امعا دفع کرتی ہی پس اگر قوت دافعہ نہوتی تو جو کچھ کثافت اور ثقل غذا باقی رہتا کیونکر مندفع ہوتا پس غور کر کہ حکیم علیم نے کس صنعت لطیف اور حکمت منیف سے کیا کیا قوتیں بنائی ہیں لیکن کوئی ایسی قوت یا ایسی چیز نہیں بنائی جسکی حاجت نہو یا مقدار ضرورت سے زائد ہو چنانچہ ہم تیرے واسطے ایک مثال لطیف بیان کرتے ہیں

مثال عمدہ

بدن انسان بمنزلہ مکان شاہی ہی اور واسطے بادشاہ کے اس مکان میں خادم اور غلام اور ملازم اور مدبر و ناظم مقرر ہیں چنانچہ کوئی محتاج کو جا بجا پہونچاتا ہی اور کوئی اقبض و جمع و ضبط کا سرانجام دیتا ہی کوئی بوقت ضرورت پر مخارج و مصارف کا انصرام دیتا ہی کوئی سامان مہیا کرتا ہی کوئی شغل و عمل کرتا ہی کوئی خزینہ دار ہی اور کوئی کارہی کوئی مقامات کو آراستہ کرتا ہی کوئی فضول و کثافات سے پاکیزہ و پیراستہ کررہا ہی چنانچہ خالق مختار بادشاہ ذی اقتدار ہی اور جسم انسان مکان مرصع کار ہی اور اعضائے جسمانی خادمان فرمانبردار اور قوتہائے بدنی مدبران امور و منتظمان دربار ہیں جملی کاروبار ہیں واضح ہو کہ جو حکمانے بیان کیا ہی وہ صرف استعمال ادویہ کے واسطے بطور خود بیان کیا ہی اور یہ بیان ایسا ہی جس سے ہماری کفر و حق ناشناسی اور کوری کفران و ناسپاسی زائل اور وجود قدرت خالق کردگار شہود حکمت خداوند دادار کا یقین کامل و اذعان واثق حاصل ہوتا ہی۔

اسرار حکمت ۳۰ - در قوای مفکرہ و حافظہ وغیرہ

اے مفضل غور کر کہ حق سبحانہ تعالی نے کیا کیا قوتیں عطا فرمائی ہیں مانند قوت حافظہ و قوت مفکرہ اور قوت عاقلہ اور قوت واہمہ کے چنانچہ اگر قوت حافظہ نہوتی تو انسان کو

کیونکر یاد رہتا کہ ہمارا کسی کے پاس کیا ہو اور اونکا ہمارے پاس کیا ہو کیا ہم نے
دیا ہو کیا ہم نے لیا ہے کیا دیکھا ہو کیا سنا ہو کیا ہم نے کہا ہو کیا ہم سے کہا ہو
کس نے نیکی کس نے بدی کی ہو کس چیز سے نفع ہوا ہو کس چیز سے ضرر ہوا ہو
اور اگر ہزار مرتبہ ایک راہ سے جاتا تو اوس راہ کو نہ پہچانتا اور اگر تمام عمر ایک کام کو کرتا تو
کبھی یاد نہ رہتا نہ کسی دین کا اعتقاد ہوتا نہ کسی تجربہ سے فائدہ حاصل ہوتا نہ کسی امر گذشتہ
پر افسوس و عبرت نہ کسی امر مین ندامت ہوتی بلکہ سزاوار تھا کہ ایسے شخص سے خلعت
انسانیت تخلع اور نام بشریت منتزع کر لیا جاوے اور بہایم و وحوش مین شمار کیا جاوے
پس خیال کر کہ ایک قوت کے فساد مین کسقدر امور انسانی مین تخلل اور کس انتظام
مین تعطل پیدا ہوتا ہو علاوہ اوسکے مدبر حکیم خالق علیم نے حافظہ کے ساتھ نسیان و فراموشی
بھی پیدا فرمائے اور یہ دونون قوتین باہم متضاد بنائین جہان امور ضروری کا یاد رکھنا
ضروری وہان بعض امور کا فراموش کرنا بھی ضروری ہو چنانچہ اگر مصیبت کو انسان فراموش
نکرتا تو ہمیشہ رنج و غم مین بسر کرتا اور جو نعمت اوسکو حاصل ہوتی لذت اوسکی مبدل
بمصیبت ہوجایا کرتی جس دشمن کو یا جس حاکم کو اوس سے حسد و عداوت ہوتی تو
اوسکے انتقام سے ایکدم بھی غفلت نہوتی نہ یہ اوسکی خوف و فکر سے غافل ہوتا نہ آفات
کے زائل ہونے سے کچھ اطمینان حاصل ہوتا نہ کسی نعمت کے حاصل ہونے سے حسرت
و افسوس اوسکا زائل ہوتا علیہذا منتظم حقیقی نے حفظ و نسیان کو متضاد پیدا کر دیا اور واسطے
انتظام امور کے دونون کو عطا فرمایا جسکے اوصاف و مصالح لا تعد و لا تحصی ہین اور یہ امر مقتضی
اسکا ہو کہ جس سے اقرار وجود واجب الوجود اور اعتراف وحدانیت حضرت احد معبود
لازم آتا ہو اور جو فرقہ مجوس قائل ہین کہ دو خدا ہین ایک فاعل خیر اور دوسرا فاعل شر

یہ قول باطل ہی اسواسطے کہ خیر وشر ظلمت و نور دونون واسطے انتظام عالم کے لازم ہین پس اونکے واسطے ایکہی خالق کردگار فرمن متحتم ہی جیساکہ حافظہ ونسیان ہر ایک دونو واسطے انتظام کے درکار ہین اور دونون کا ایکہی آفریدگار ہی پس اگر ایک آفریدگار نہوگا تو اختلال انتظام آشکار ہوگا کیونکہ ہر فاعل تام کا فعل برخلاف فاعل تام دیگر کے کیونکر سزاوار ہوگا اور اگر دونون فاعل ناقص ہون یا عاجز یا جاہل یا غافل ہون تو وہ فاعل حقیقی خالق تحقیقی نہین ہی کیونکہ ایک خالق حقیقی محتاج ہوگا دوسرے فاعل کا اور دوسرا محتاج ہوگا اوس فاعل کا اور اگر ایک فاعل تام اور دوسرا فاعل ناقص ہی تو دوسرا خالق موثر نہین ہی اسیطرح سے عالم مین بہت امور خیر وشر متخالف و متضاد کیدگر ہین جنکا وجود واسطے نظام عالم کے متلازم اور اونکا ظہور واسطے موجودات کے لازم ہی پس وجود اوسکا نظر بمصلحت کلیہ محض خیر ہی نہ شر اور جہات غائیہ اوسکی بہتر ہین نہ بدتر مگر قوم جاہل فرقہ باطل حقایق امور سے غافل اور ادراک مصالح ظہور سے جاہل ہین ◆

اسرار حکمت ۳۱ در حیا وشرم

نظر کر اے مفضل کہ خالق آفریدگار صانع پروردگار نے انسان ضعیف البنیان کو تمامی حیوانات سے برگزیدہ فرمایا اور خاصۂ جلیلہ جمیلہ حیا وشرم اوسکو عطا فرمایا چنانچہ اگر اوسکو حیا نہوتی تو کسی شخص کی خاطرداری کسی شخص کی مہمانداری کسی شخص سے وفاداری کسی شخص کی حاجت براری نکرتا خوش کرداری کا اکتساب نیک اطواری کا ارتکاب بدکاری سے احتراز بدکرداری سے اجتناب نکرتا چنانچہ جو لوگ کہ حیا وشرم کو کمتر اختیار کرتے ہین وہ بیباکانہ امور واجبہ سے گریز اور امور خیر وصلۂ ارحام و حقوق

والدین و احسان و انعام سے پرہیز کرتے ہین اور گستاخانہ ہاتھ سے اور پانؤن سے اور زبان سے امور نا ملائم و ناصواب کرتے ہین امانت واپس نہین کرتے اداے قرض نہین کرتے معاصی سے اجتناب عبادت کا اشتغال نہین کرتے پس خیال کر کہ پروردگار عالم نے یہ خاصہ عظیم المقدار جلیل الوقار انسان کو کس واسطے عطا فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۳۲ - در کلام کردن

نظر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے انسان کو قوت گویائی و کلام عطا فرائی ہی جس سے انسان اپنی ارادت و نتایج افکار کو دوسرون پر ظاہر کرتا ہی اور دوسرے کے کلام اور اسکے نتایج افکار و اسرار کو دریافت کرتا ہی اور اگر گویائی نہوتی تو مثل بہایم و حشرات الارض کے نہ اپنے خیالات دلی اورون پر ظاہر کر سکتا نہ اورون کے مقاصد خیالات قلبی خود دریافت کر سکتا +

اسرار حکمت ۳۳ - در نوشتن و خواندن

نظر کر اے مفضل کہ حق سبحانہ تعالی نے انسان کو قوت کتابت و تعلم و تعلیم عنایت فرمائی ہی کہ جسکے سبب سے بہت کچھ حالات و احکام و علوم و فنون باقیہ واسطے حاضرین حال و استقبال کے تدوین و تالیف و تصنیف کر سکتا ہی اور انواع فنون و علوم سے گوناگون اپنے متبعین و باقی ماندگان روزگار کو منتفع کر سکتا ہی اور معاملات و حسابات باہمی کو منضبط کر سکتا ہی پیام و سلام و اخبار و استخبار باہم دگر کر سکتا ہی بلاد بعیدہ سے اپنے احباب و متعلقین کو مطلع کر سکتا ہی رازہاے سربستہ و اسرار اپنے نہفتہ کو دوسرے تک پہونچا سکتا ہی اور اگر نوشت و خواند نہوتی تو علوم و فنون ضایع ہو جاتے اطلاع حالات اور یادداشت معاملات اور اخبار و استخبار اور کتمان اسرار اور دیگر انتظامات روزمرہ مین فتور اور معاملات ضروریہ مین تخلل موفور واقع ہوتا

اور احکام دینی و دنیوی و معاش و معاد مین اختلال و فساد ہو جاتا اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قوت کلام اور کتابت خارج از خلقت اور فطرت انسانی ہی اور انسان نے اپنی فکر و تدبیر اور کوشش و دانائی سے تحریر و تسطیر کا ایجاد کیا ہی اور کلمات و فقرات کے باہم اصطلاح و محاورات کی بنیاد کی ہی بدین وجہ ہر قوم ہر فرقہ کی شان کتابت جدا ہی الفاظ و محاورات و لغات جدا ہی چنانچہ رومی و حبشی و سریانی و عبرانی و عربی و فارسی وغیرہ سبت سے لغات و بہت سے خطوط ہین کہ لکھتے پڑھتے ہین تو جواب اس اعتراض کا یہ ہی کہ اگرچہ فی الجملہ فعل و تدبیر ظاہری انسان کے ہی لیکن نفس الامر مین یہ عطیہ جناب احدیت اور نعمت جناب رب العزت ہی اسواسطے کہ اگر جناب صمدیت سے زبان ناطق اور ذہن مدرک مرحمت نہوتا تو انسان کیونکر کلمہ و کلام کرتا اور اگر بارگاہ احدیت سے کف دست اور انگشتان مناسب ساتھ ذہن ثاقب و عقل صائب کی عنایت نہوتا تو کیونکر تحریر و تسطیر کر سکتا اور چونکہ یہ دونون باتین خالق علیم نے دیگر حیوانات کو عطا نہین فرمائے ہین تو اسی سبب سے اونکو گویائی اور نوشت و خواند کی دانائی و توانائی نہین ہی پس واضح ہو کہ اصل یہ خاصہ و قوت فیضان فطرت کاملہ و قدرت شاملہ جناب رب العزت سے ہی اور یہ نعمت لائق شکر جناب احدیت ہی اسواسطے جو شخص نعمت جناب رب العزت کا شکر کرتا ہی وہ مستحق ثواب ابدی ہی اور جو شخص کفران نعمت کرتا ہی تو خدا اوس سے بے نیاز مستغنی ہی ❖

اسرار حکمت ۳۳۔ در علم و جہل

نظر کرا ے مفضل کہ خداوند علیم نے بروفق مصلحت و حکمت کے بعض اشیا کا علم عطا کیا ہی اور بعض اشیا کا علم نہین دیا ہی چنانچہ جن اشیا کو تعلق صلاح دینی یا دنیوی کے

اوسکے علم و معرفت تک رسائی اور واقفیت امور ضروریہ کی رہنمائی فرمائی ہی اور جنکا
تعلق ضروری نہین ہی یا مضر ہی اوسکی کیفیت پنہان فرمائی ہی چنانچہ معرفت صانع حقیقی
واسطے صلاح دینی و دنیوی کے ضروری تھی فلہذا آثار موجودات اور دلائل و شواہد مخلوقات
سے علم و عرفان خالق کائنات عنایت فرمایا جس سے وجود واجب الوجود اور علم
وحکمت اونکی و معبود و عدالت و رحمت رب ودود متیقن و مشہود ہوا اور اسیطرح سے
علم مسائل و احکام حلال و حرام و آداب معاشرت اخوان و صلہ ارحام و احکام حقوق
ذوی الحقوق و تادیہ امانات و ایفاء معاملات و خیرات و مبرات و معاہدات و تہذیب
صفات و حسن عادات و اقسام عبادات و مناجات و اذکار و دعوات واسطے صلاح
دینی و دنیوی کے ضروری تھا کیونکہ یہ امور بالطبع واسطے تمدن انسانی اور معاشرت بشری
اور انتظام زندگانی کے واجب و لازم ہین خواہ کافر ہو خواہ مومن ہو خواہ دوست
ہو خواہ دشمن ہو اسیطرح سے زراعت کرنا اور درخت جمانا اور عمارت تعمیر کرنا اور
چارپایہ و جانوران کا پالنا اور اون سے کام لینا اور ادویہ و عقاقیر و حشایش کا پہچاننا
اور اوسکی تاثیر و خاصیت کا جاننا اور معدنیات و حجریات و جواہرات کا استعمال
کرنا اور کشتیان دریا مین لیجانا اور تیرنا اور غوطہ لگانا اور شکار کرنا اور وحشیان صحرا
اور ماہیان دریا اور مرغان ہوا کا صید کرنا اور صنعت و دستکاری سے انواع
صنایع و بدایع کا حاصل کرنا اور کام مین لانا اور انواع تجارت و کسب کا حاصل کرنا
ان سب کا علم ضروری تھا فلہذا حق سبحانہ تعالی نے انسان کو ہدایت و رہنمائی
فرمائی اور اوسکے حالات و کیفیات و خاصیات سے اطلاع فرمائی لیکن جو ضروری
نہ تھا یا جسکے علم مین مضرت تھی اوسکو پوشیدہ فرمایا چنانچہ علم غیب اور علم امور

آئندہ و حالات آسمان و بالاے آسمان یا حالات زمین و زیر زمین یا حالات قعر ہاے
دریا یا حالات اقطار عالم یا حالات دلہاے انسانی یا رحمہاے نسوان وغیرہ کو انسان
سے پوشیدہ فرمایا اور جو لوگ کہ ایسے امور کے علم کا دعوی کرتے ہین اونکا تناقض قول
خود اونکے قول کو باطل اور اختلاف نتیجہ اونکے دعوی کو مضمحل کرتا ہی - اے مفضل
خداوند حلیم نے اسواسطے امور ضروری کا علم عطا کیا اور علم ماسوا کو پوشیدہ کیا تا کہ
انسان اپنے مرتبہ کو اور عجز اور محتاجی اور امکان کو پہچانے اور مرتبہ خالق اور قادر مطلق
اور مستغنی بالذات اور واجب الوجود برحق کو اپنے سے جدا سمجھے اور پہچانے ؛

اسرار حکمت ۳۵ - در نہ دانستن مدت عمر

اے مفضل خداوند عالم نے علم مدت عمر اسواسطے نہین دیا کہ اگر انسان مدت عمر کو کمتر و
قلیل جانیگا تو ہمیشہ زندگی اوسکو تلخ و ناگوار ہوگی اور ہمیشہ اپنے غم مین سوگوار رہیگا
اور جسطرح سے کسی شخص کا مال فنا ہوتا ہی یا قریب بفنا ہوتا ہی تو اوسکو ایکدم اور ایک لحظہ
اپنے اندیشہ تنگدستی اور خوف فقر و تہیدستی سے آسایش و آرام نہین ملتا ہی
بلکہ رنج و خوف زوال دولت سے رنج و خوف زوال عمر بدتر ہی اسواسطے کہ فناے
مال مین امید حصول ممکن ہی اور فناے عمر مین امید حصول ناممکن اور اگر یہ علم
ہو کہ عمر بہت دراز اور طولانی ہی تو خواہ نخواہ باطمینان تمام ارتکاب معاصی و آثام
اور اختیار ایذا و ایلام اور قتل و نہب مال و اسباب خاص و عام کریگا کیونکہ اوسکو
یقین ہی کہ کوئی اوسکو مار نہین سکتا اور نہ وہ مر سکتا ہی اور عقبی ہنوز دور ہی
اور اوسکا ہنوز کوئی خوف نہین علاوہ اوسکے یہ بھی خوف ہی کہ جو مال دنیا پیدا کیا ہی
وہ تمام عمر کو کافی نہین ہوگا تو اوسمین سے پرورش وابستگان کرنا یا اوسمین سے خیرات کرنا

باوجود اون سے کچھ صرف کرنا منظور اونہیں اور جسوقت وقت موت قریب آویگا تواوسوقت گناہون سے توبہ کرینگے پس واضح ہوکہ ایسے طریقہ بدی و مکاری کو جناب اقدس باری پسند نہین فرماتا چنانچہ اگر کوئی غلام و یا خادم تیرا تمام عمر سرکشی و نافرمانی وگناہگاری کرے اس ارادہ سے کہ آخر عمر مین ایک روز تجکو خوشی کریگا یا عجز و معذرت کریگا تو کیونکر تو اوس سے راضی ہوسکیگا بلکہ تیرا دل خواستگار اس امر کا رہیگا کہ ہمیشہ اوسکے دل مین خیر خواہی و اطاعت و فرمانبرداری رہے اور کسیوقت ارادہ مقابلہ یا بدی یا سرکشی یا عداوت یا خودسری نہ کرے - اگر کہا جاوے کہ گاہ گاہ انسان سالہا سال معصیت وگناہ کرتا ہے اور آخر عمر مین توبہ کرتا ہے اور توبہ اوسکی مقبول ہوتی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ یہ ایسا امر ہے کہ انسان کو بلا ارادہ بسبب غلبہ شہوات نفسانی اور لذات دنیاے فانی کی اور غفلت وجہالت انسانی کی لاحق ہوتا ہے اور یہ امر نہین ہوتا کہ اپنے دل مین یہ ارادہ مستحکم کرکے مخالفت و معصیت مقابل احکام جناب رب العزت اختیار کرے اور اپنی زندگانی عصیان جناب ربانی مین دیدہ و دانستہ بسر کرے اور اگر ایسا کریگا تو جناب احدیت اوسکی انابت کو منظور اور توبہ کو مقبول نفرماویگا اور اس فریب و مکاری اور سرکشی و بدکرداری کا خمیازہ اوٹھاویگا - علاوہ اوسکے انسان کو یقین نہین ہوسکتا کہ آخر عمر مین ایسا کرسکیگا کیونکہ بہت سے عوارض و امراض جسمانی اور اسقام پیری اور مرگ ناگہانی ایسے لاحق ہوتے ہین کہ کلام نہین کرسکتا ہوش و حواس بجا نہین رہتے ہین اور نوبت توبہ و انابت کے نہین آتی ہے چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان بوعدہ ایک مدت کے قرض لیتا ہے اور درمیان اوسکو استطاعت ادا ہوجاتی ہے

مگر با طمینان طول مدت ادا کے وہ سب صرف ہوجاتا ہی اور جب وقت ادا آتا ہی تو ادا شدنی کچھ موجود نہیں ہوتا تو آخر کار وہ قرض باقی رہجاتا ہی اسیطرح سے ممکن ہی کہ تمام عمر منقضی ہوجاوے اور نوبت توبہ و انابت کے نہ آوے ✤

اسرار حکمت ۳۶ - در خوابہا

او مفضل غور کر کسطرح سے خداوند علیم نے خواب کو پیدا کیا اور راست و دروغ کو مخلوط فرمایا کیونکہ اگر سب خواب راست و درست ہوا کرتے تو سب لوگ پیغمبری کرتے اور پیغمبروں کو نزد عند الناس سے کوئی امتیاز نہوتا اور اگر سب خواب دروغ ہوا کرتے تو کوئی فائدہ صورت خواب سے نہوتا فلہذا جناب حکیم علیم نے کبھی خواب کو راست و صحیح ظاہر فرمایا تاکہ اوسکے ذریعہ سے ہدایت پاویں اور اوسکی وجہ سے کسی منفعت یا مضرت سے آگاہ ہوں اور اکثر خواب کو دروغ فرمایا تاکہ محض خواب پر اعتماد تمام نکریں ✤

اسرار حکمت ۳۷ - در اسباب سامان زندگانی

فکر کر اے مفضل کہ واسطے مصالح انسانی کے جناب ربانی نے کیا کیا سامان عیش زندگانی اور لوازم آرام جسمانی و نفسانی کو مہیا و آمادہ کیا چنانچہ خاک واسطے تعمیر مکانات اور آہن واسطے صنعت آلات و ادوات اور چوب واسطے سفینہ و عمارات و دیگر صناعات کے اور سنگ واسطے آسیا و مکانات و دیگر ضروریات کے اور مس واسطے ظروف و اوانی ماکولات و مشروبات کے اور طلا و نقرہ واسطے معاملات و معاہدات اور جواہر واسطے زینت اور ذخیرہ خزانجات کے اور انواع غلہ و حبوب واسطے ماکولات کے اور میوہ و فواکہ واسطے تفکہات کے اور لحوم جانوران حلال واسطے

تغذیہ و تلذذات کے اور ریاحین و ازہار واسطے تطییب و تفریحات کے اور ادویہ و
عقاقیر واسطے تصحیح اجسام اور دفع اسقام کے اور دواب واسطے سواری و آرام کے
اور رنگ واسطے فرش زمین کے و علی ہذا القیاس کہانتک اونکے تعدیدون کا شمار
اور اونکی حکمتون کا اظہار کیا جاوے اے مفضل غور کر اگر کوئی شخص داخل مکان
ہوکر نظر کرے کہ خزینہاے سیم و زر اور دفینہاے لعل و گوہر اور جملہ سامانہاے شایستہ
و تمامی اسباب شایستہ سے آراستہ ہے اور حوائج ضروریہ و لوازم لابدیہ سے مہیا
و پیراستہ ہے تو کیونکر باور ہوسکتا ہے کہ بدون منتظم حکیم کے ایسی تدبیرات مناسبہ اور
بدون صاحب تدبیر کے ایسے سامان متناسب کا اس مکان محدود مین مجتمع ہوا
علی ہذا کسی طرح باور نہین ہوسکتا کہ ایسا عالم وسیع اور ایسا مجموعہ وسیع بانواع مصالح
گوناگون و حکمتہاے بوقلمون بدون صانع حکیم مبدع علیم کے پیدا ہوا ہو ۞

اسرار حکمت ۴۳ ۔ در لباس و خور و نوش

فکر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے کس قدر تدبیرات کثیرہ و سامان حوائج ضروریہ کے
رہنمونے فرمائی ہے چنانچہ حبوب غلہ واسطے انسان کے پیدا فرمایا اور اوسکو ہدایت
فرمائی کہ اوسکو سائیدہ کرے اور روٹی پکاوے اور روئی اونکے واسطے پیدا کر
اور اوسکو مکلف کیا کہ ندافی کرے اور چرخہ زنی کرے اور لباس بناوے
اور درخت میوہ و فواکہ پیدا کیے کہ نصب کرے اور تربیت و آبپاشی کرے اور
ادویہ اوسکے واسطے پیدا کیے تا کہ حسب مصلحت مخلوط کرکے امراض جسمانی مین استعمال
کرے پس خیال کر کہ خداوند قدیر نے کیا کیا چیز قبضہ اختیار انسانی مین عطا
فرمائی ہین اور کیا کیا تدبیرین اور حکمتین واسطے آرام بدنی اور آسائش جسمانی

کے مہیا فرمائے ہین اور اونہین دخل و اختیار اوسکو دیا ہی اسواسطے کہ اگر جملہ امور
مین خداوند جلیل بذات خود کفیل ہوتا تو انسان معطل بحت اور بے شغل محض رہتا
اور بسبب تعطل بحت کے اوسکو فساد و طغیان اور شرور اور بطلان اور خطا وعصیان
مین انہماک تام ہوتا اور ایسے امور سرزد ہوتے کہ جس سے نقصان دنیاوی اور خسران
عقباوی ہوتا علاوہ اوسکے بسبب تعطل و بے شغلی کے اپنا جینا وبال اور خود بخود تفکر
وملال اور جسم وجان کو اضمحلال وکلال ہوتا چنانچہ اگر کوئی مہمان ہو اور مہماندار
اوسکے جمیع امور کلیہ وجزئیہ کے کفالت اور تمامی حالات کے کفایت کرے تو وہ چند روز
مین بسبب بے شغلی کے دل تنگ وپریشان ہوجاتا ہی اور خود نفس اوسکا مقتضی
حرکت واشتغال اور داعی افعال واعمال واشغال ہوتا ہی پس کیا حال ہوتا انسان
کا اگر تمام عمر تعطل وبطالت مین بسر کرتا اور کوئی کام وکوئی شغل اوسکے واسطے ضرور نہوتا
فلہذا جناب باری نے اوسکے واسطے ایسے حوائج وضروریات لاحق کیے کہ جسکی وجہ سے
ہمیشہ مصروف اعمال وافعال واشغال رہے اور بدین وجہ بسبب بے شغلی کے دل تنگ
نہووے اور ایسی امید نہ کرے کہ جو ناشدنی ہی یا موجب مفاسد دنیوی ودینی ہی

اسرار حکمت ۳۰ ۔ بیان آب وطعام

فکر کر اے مفضل کہ بہترین سرمایۂ معاش انسانی کھانا اور پانی ہی پس خیال کر کہ اس
دو چیز مین جناب احدیت نے کیا مصلحت وحکمت فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ ضرورت
انسانی کھانے سے طرف پانی کے زیادہ تر ہی کیونکہ گرسنگی کا تحمل زیادہ تر کر سکتا ہی
لیکن تشنگی پر زیادہ تر صبر نہین کر سکتا اور مصرف طعام صرف گرسنگی کے واسطے
ہی اور مصرف آب واسطے پینے کے اور وضو کے وغسل کے اور صاف کرنے لباس کے

اور دیگر اشیا کے اور واسطے پینے جانوران سواری کے و جانوران اہلی و وحشی کے اور واسطے آبپاشی زراعات و باغات کے ہر فلہذا جناب باری نے آب کو ارزان و فراوان فرمایا تاکہ بآسانی حصول اور بلا قیمت وصول ہو اور واسطے طعام کے چارہ و تدبیر مقرر فرمائی کہ اوس ذریعہ سے اوسکو اشتغال رہے اور اپنی نفس پروری یا عیال پروری یا خدمتگاری ہمدگر کے واسطے وسیلہ و ذریعہ حاصل ہو اور امور باطلہ سے فارغ ہوکر اس شغل مین شاغل ہو چنانچہ اطفال کو سپرد معلّم و ادیب اسیواسطے کرتے ہین کہ لہو و لعب سے باز رہین اور حرکات نالایم اور امور ناشایستہ سے احتراز کرین اور استعداد فساد سے محفوظ رہین اسیطرح اگر آدمی بے شغل و بیکار رہتا تو اپنے اندازہ سے باہر ہوجاتا اور ارتکاب امور نالایم و حرکات ناشایستہ کیا کرتا اور اسوجہ سے خود متضرر ہوتا اور دوسرون کو ضرر پہونچاتا غور کر کہ جو لوگ محض نعمت و ثروت مین پرورش پاتے ہین اور ہمیشہ عیش و استراحت مین فارغبال بسر کرتے ہین بکثرت انکی طبیعت مین کساد اور مزاج مین طغیان و فساد رہا کرتا ہے

اسرار حکمت ۳۹ - در عدم متابہت افراد انسانی

اے مفضل غور کر کہ کس واسطے انسان مختلف الصور و الاشکال پیدا ہوا اور اور شبیہ ہمدگر نہین ہوا جسطرح سے مرغان و طائران ہوا و وحشیان صحرا ہمدگر شبیہ و یک صورت ہین چنانچہ اراہو ہزار گوسفند شبیہ یکدگر ملین گے جنمین کوئی امتیاز و تفرقہ نہو سکیگا لیکن بنی آدم سب مختلف الصورت ہین کہ دو شخص بھی ایک صورت ایک خلقت ایک قد و قامت کے نہین ملینگے اور سبب یہ ہے

کہ بنی آدم سے معاملات اور معاہدات اور مناکحات اور منازعات اور معادات اور
مصافات وغیرہ ہوا کرتے ہین پس اگر شبیہ یکدگر ہو تو جسکا یافتنی ہو دوسرے کو
دیا جاوے جسکو لینا ہو دوسرا لیجاوے جس پر قصاص ہو دوسرے سے انتقام
لیا جاوے جس سے معاہدہ ہو دوسرے سے مواخذہ کیا جاوے پس تمامی امور
عالم ایک دم سے درہم و برہم ہو جاتے اور کوئی لطف زندگانی باقی نہ رہتا ازبسکہ
یہ امور وحوش و طیور مین لازم ضرور نہ تھے اسواسطے جناب باری نے اونکو
بیکار و مختل قرار دیا اور واسطے بنی آدم کے لازمی و ضروری مقدر فرمایا پس
خیال کر کہ یہ دقائق حکمت اور اسرار قدرت ایسے ہین کہ ذہن انسانی مین بدون
تائید غیبی کے خطور نہین کرتے ہین لیکن جناب رب العزت نے اپنے لطف کو تمام
اور رحمت کو عام فرمایا خیال کر کہ اگر کوئی تصویر کسی دیوار پر منقش ہو اور کوئی
شخص تجھسے کہے کہ یہ تصویر بدون مصور و نقاش کے خود بخود بنی ہے تو ہرگز
تیرا دل قبول و منظور نکریگا حالانکہ یہ تصویر بے زبان و صورت بیجان ہے پس
کیونکر کہہ سکتا ہے کہ انسان صاحب جان و زبان از خود پیدا ہوا جسمین ہزاران
ہزار حکمت ہزاران مصلحت بے پایان آشکار و نمایان ہین ؎

اسرار حکمت ۴۰ - در اندازہ قد و قامت انسان و حیوان

غور کر اے مفضل کہ کس واسطے حیوان باوجود غذاے روزمرہ کے ہمیشہ نشو و نما
نہین کرتا اور ایک حد معین اور مقدار مشخص سے تجاوز نہین کرتا مگر اسواسطے
کہ حضرت حیوان کا اندازہ و مقدار مشیت جناب احدیت سے قرار پایا ہے اور اسی

حد معین رہے اور اگر ہمیشہ نشو ونما ہوا کرتا تو ایک صنف سے دوسرے صنف مین تجاوز
ہوتا اور جو مصلحت و حکمت اوسکے واسطے مقدر ہوتے تھے اوسمین اختلال ہوتا و شدت
یا ضعف غذا کے کوئی صنف اپنے بلندی و ضخامت و حیثیت و جسامت سے تجاوز کر جاتا

اسرار حکمت ۱۴ - دربیان درد والم و اذیت

غور کر اے مفضل کہ کس واسطے انسان کو درد و الم جسمانی اور تعب و اضمحلال روحانی
و اذیت و تکلیف نفسانی لاحق ہوتا ہے مگر اسواسطے کہ واسطے مسافرت کے اور
واسطے صنعت کے اور افعال و اعمال کے ایک حد معین اور ایک اندازہ مقرر ہے
اور لباسہاے دوختہ و منقشہاے اندوختہ اور اشیاے مرتبہ مہیا کردہ کی ایک مدت
معین اور ایک قدر مشخص مقدر ہے اور اگر انسان کو کبھی کوئی درد و زحمت یا بیماری
و اذیت نہوتی تو بالکل انتظام مین تخلل اور معاملات مین تعطل و تعطیل ہو جاتا اور
ارتکاب معاصی و فواحش سے اجتناب اور رجوع و توجہ بجانب رب الارباب
نکرتا بذل و انفاق سے فقرا و مساکین کی پرورش محتاجین و مستحقین کے نوازش
نکرتا چنانچہ انسان بحالت بیماری زیادہ تر رجوع بجناب باری اور تضرع و زاری
کرتا ہے اور گناہوں سے پرہیز اور فسادات سے گریز کرتا ہے - اے مفضل اگر انسان کو
ضرب سے الم نہوتا تو کیونکر تعزیر اور تادیب غلامان و اطفال یا سزاے متمردان و اہل
یا ذردان دولت و مال ممکن ہوتی کیا یہ مصالح دنیوی حجت کامل نہین ہین واسطے
ابن ابی العوجاے مکار اور ملحدان کفار اور مانی نقاش بدکردار کے جو حکمت
ورود آلام اور مصلحت امراض و اسقام سے انکار کرتے ہین +

اسرار حکمت ۴۲ - دربیان اناث وذکور وریش ومروت

خیال کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے حیوانات مین نر ومادہ پیدا کیا اگر فرد پیدا ہوتا تو انقطاع نسل ہوجاتی اور خیال کر کہ اوسی ایک نطفہ سے عورت ومرد پیدا کیا مرد کو بحالت بلوغ کے ریش ومروت عنایت کی اور اوسکے سبب سے عزت وصولت ومہابت دی اور چہرہ عورت کو صفائی ونظارت وملاست وصباحت بخشی تاکہ مرد اوسکا طالب وراغب ہو عورت اوسکی محبوب ومطلوب ہو پس خیال کر کہ جو چیز جسکے موافق حال اور مناسب احوال تھی اوسکو اوسی طور سے عطا کی اور اپنی حکمت ومصلحت اسطرح ہویدا کی کہ مقام جرح وابرام اور گنجایش تخطیہ والزام نہین مفضل کہتا ہی کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام تک پہونچا تو حضرت نے واسطے ادائے نماز ظہر کے برخاست فرمائی اور ارشاد کیا کہ دوسرے دن صبح کو پھر حاضر ہو۔

خطبہ مجلس دوم

دوسرے دن صبح کو مفضل حاضر خدمت امام ہمام علیہ السلام ہوا اور حضرت کے خطبہ ہدایت مشحون بدین مضمون ارشاد فرمایا کہ لائق پرستش اور قابل ستایش وہ خداوند قادر ذوالجلال ہی کہ دوران فلکیا اور حرکات زمانیہ اور توالی قرون واعصار وتفاوت لیلیہ ونہاریہ اوسکے اختیار مین ہی اور مرور آوان وانقضائے زمان اور توالی دوران اسواسطے مقرر کیا کہ وقتاً فوقتاً اوسکے صنائع غریبہ اور بدائع عجیبہ کا ظہور ہو اور وقتاً فوقتاً فساق وفجار وکفار کو سزائے افعال اور عباد وابرار کو جزائے اعمال بحسب عدالت وانصاف دیوے نام نامی خداوند جلیل عظیم وکریم ہی اور نعمت واحسان خداوند کریم جسیم وعمیم ہی نہ کسی بندہ پر ظلم وستم نہین فرماتا

مگر انسان خود اپنے نفس شوم پر ظلم و ستم کرتا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ

اور جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ یہی اعمال تمہارے بروز قیامت پیش آوینگے اور تمکو وانقہ جزا و سزا چکھاوینگے بعد اوسکے امام علیہ السلام نے کسیقدر سکوت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے مفضل یہ لوگ حیران و سرگردان ہین شراب جہالت و نشۂ ضلالت مین سرشار ہین کوری دل و نابینائی باطن سے بیمار ہین واہوائے طواغیت و شیاطین مین اسیر و گرفتار ہین ظاہر مین بینا ہین لیکن باطن مین کور ہین جنکو کچھہ دکہائی نہین دیتا ظاہر مین شنوا ہین لیکن باطن مین بہرے ہین جنکو کلمۂ حق سنائی نہین دیتا ظاہر مین صاحب زبان ہین لیکن باطن مین گونگے ہین جنکی زبان سے کبھی کلمۂ حق نہین نکلتا۔ ظاہر مین صاحب عقل و فہم ہین لیکن باطن مین کوئی امر حق سمجھہ مین نہین آتا صرف دنیائے دنی کے چند اشیائے فانی پر فریفتہ اور حسن ظاہری زخارف دنیوی پر شیفتہ ہو گئے ہین اور راہ راست سے گمراہ اور اصحاب ضلالت کے ہمراہ اور جہالت و غفلت سے باحال تباہ ہین شاید موت و فنا سے مامون اور جزا و سزا کے گرداب سے مصئون ہین افسوس اونکے حال زار پر کہ ایکدن نتیجہ شقاوت و ضلالت آشکار ہوگا اور اوس مصیبت عقبا وی و عقوبت اخروی مین کوئی یار ہوگا نہ مددگار ہوگا۔ جب حضرت نے یہہ موعظ فرمایا تو مفضل کو کمال اضطرار و بیقراری اور نہایت درجہ اشکباری و زاری لاحق ہوئی حضرت نے فرمایا کہ مت گھبرا مگر اسواسطے کہ جب تو نے کلمات حق کی شنوائی کی اور اپنے پیشوا و رہنما سے ہدایت پائی تو بیشک نجات پاویگا اے مفضل اب ہم تجھسے عجائب خلقت حیوانات کا بیان فرماتے ہین

اسرار حکمت ۳۴ - در بیان حیوان فرمانبرداری انسان

اے مفضل غور کر کہ یہہ چارپائے حیوان کہ خالق انس و جان نے بہت سخت و درشت بنایا ہے

مانند سنگ سخت کے نہ بہت نرم وملائم بنایا ہے مانند روئی کے اسواسطیکہ اگر بہت نرم ہوتا تو رفتار
وبار برداری مین عاجز ہوتا اور اگر بہت سخت ودرشت ہوتا تو خمیدگی اور حرکت واعمال کا متحمل نہوتا
بلکہ متوسط الکیفیت قرار دیا اور ظاہر بدن مین گوشت نرم کیا لیکن پوست سخت سے استوار کیا
اور اوسکے درمیان مین استخوان سخت کو قرار دیا اور اوس استخوان کو رگ و پی سے استحکام دیا اور
اوسپر پوست سخت سے پوشش عنایت کی جسطرح سے ایک چوب کو کپڑہ لپیٹ کر اور ریسمانی ڈوری ہونچی
پیچیدہ کر کے روغن و صموغ سے استحکام کرتے ہین اگر جائز ہو کہ حیوان زندہ متحرک بالارادہ خودبخود
پیدا ہو جاوے تو جائز ہے کہ وہ کوئی تصویر بیجان اور نقش بیحرکت بھی خودبخود پیدا ہو جاوے
اور ہرگاہ عقل تجویز کرتی ہے کہ وہ صورت بیجان خودبخود پیدا نہین ہو سکتے تو انسان باعقل وتمیز
بطریق اولے خودبخود پیدا نہین ہو سکتا۔ اے مفضل غور کر کہ حیوانکو جسم وگوشت و پوست
اور چشم وگوش وہوش عنایت کیا لیکن عقل وادراک مثل انسان کے نہین دیا تاکہ واسطے انسان
کے فرمانبردار رہے اور اوسکی خدمتگزاری کرے اسواسطے کہ اگر کور وکر ہوتا تو انسان کو نفع نہ
پہنچا سکتا اور اگر مثل انسانکے عاقل وہوشیار ہوتا تو تابعداری نکرتا بار گران نہ اوٹھاتا
سواری ندیتا تعمیل احکام وبجا آوری خدمت سے سرتابی کرتا اور اگر کہا جاوے کہ غلام باوصف
عقل وشعور کے کسواسطے خدمت گزاری وفرمانبرداری کرتے ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ
مصلحت اسواسطے ہے کہ بہت کام ایسے ہین کہ جانوروں سے سرانجام نہین ہو سکتے
اور اونکے واسطے عقل وشعور درکار ہے تو ایسے کام کیواسطے خدمتگار وغلام درکار ہین
تاکہ عقل وشعور کے ساتھہ اونکا انجام دین اور اگر غلام وخادم ایسے امور کی متحمل ہوا کرتی جنکا
تحمل حیوان کو ہے تو بنی آدم کو بجائے شتر ونرگاوان کے مکلف باربرداری کیا کرتے
اس امر خاص کیواسطے ہزاران ہزار بنی آدم مصور عقوبت وآلام رہا کرتے اور صنعت او

اور دستکاری سے محروم ہوجاتے اور جاتھ ہائے کثیر کو اس بار برداری سے کبھی نجات ورستگاری یا افلاس تعب جسمانی سے خلاصی ورہائی نصیب نہوتی ہے

اسرار حکمت ۴۴۔ در مناسبت اعضائے حیوانات

فکر کراے مفضل کہ تین صنف حیوان کو یعنے انسان وچہار پایہ ومرغان ہو اکو سب اعضا مناسب احوال اپنے عدل وجود سے عطا کئے چنانچہ بنی آدم کیواسطے مقدر کیا کہ صاحب عقل وفراست وصاحب حکمت وصنعت ہو لہذا آدمی کو دستہائے دراز اور انگشتان غلیظ وقوی عنایت کئے تاکہ بسبب اوسکے آہنگری زرگری معماری نجاری ودیگر دستکاری کرسکیں اور حیوانات گوشت خوار کیواسطے مقدر کیا کہ شکار سے معاش حاصل کریں فلہذا اونکو دستہائے قوی اور چنگلہائے مستحکم عنایت فرمائے اور حیوانات چرندہ علف خوار نہ واسطے صنعت ودستکار کے ہین نہ واسطے شکار کے فلہذا اونکو ایسے اعضا نہین دئے بلکہ سمہائے شگافدار دیئے تاکہ ہمواری زمین سے گزندہ نپاوین اور واسطے چارپایہ کے سمہائے ہموار یا کوہی مناسبت عنایت کئے تاکہ وقت سواری زمین پہ منطبق ہوجاوین تامل کراے مفضل خلقت حیوانات درندہ مین کہ کسطرح سے حیوانات شکاری کو چنگلہائے قوی اور دہانہائے کشادہ عطا کئے ہین کہ گویا اونکے واسطے اسلحہ قوی اور آلات حرب ہین اور اسیطرح سے مرغان شکاری کو منقارہائے تیز وپنجہ وناخنہائے زبردست عنایت فرمائے ہین کہ واسطے شکار کے شائستہ ہین پس اگر وحشیان علف خوار کو چنگل تیز عنایت فرماتا تو اونکے واسطے بیکار تھا اور اگر جانوران شکاری کو سمہائے چرندہ عنایت کرتا تو اونکے واسطے مانع شکار اور باعث حرمان غذا ہوتا خیال کراے مفضل کہ خداوند کریم نے اپنے خزانہ قدرت کاملہ سے ہر ایک صنف حیوان کو وہ چیز عنایت کی ہے جو اوس صنف کے مناسب احوال اور موافق حال

نہو بلکہ بقا و صلاح اوس صنف کے اوسی مین ہے جسمین وہ ہی نظر کر کہ بعد ولادت بچہ حیوانات کے
کسطرح سے اپنے مان کے پیچھے پیچھے پھرتے ہین اور محتاج اسکے نہین ہین کہ اونکو کوئی گود مین
لئے پھرے یا تربیت کرے مانند اولاد انسان کے اسواسطے کہ جو کچھ مادران اطفال
کر سکتی ہین اور تربیت جان کس سکتی ہین اور عقل و دست و پاسے کر سکتی ہین وہ بات
مادران بچہ حیوانات مین نہین ہے فلہذا احباب رب العزت نے مقارن ولادت کے
بچہ حیوانات کو چلنا اور پھرنا اور مان کے ہمراہ جانا سکھادیا تاکہ ضرورت مربی و پرستا
ر نرہے اور اونکے تربیت و نشو و نما اسیطرح سے ہو جاوے اور اسیطرح سے بہت اقسام
مرغان ہین مانند ماکیان و تیہو و کبک و دراج وغیرہ کے کہ جب بیضہ سے نکلتے ہین
فوراً اپنے مان کے ہمراہ پھرتے ہین اور دانہ چگتے ہین اور جو بچہ کہ ضعیف پیدا ہوتے ہین
اور قوت پرواز و رفتار نہین رکھتے ہین مانند بچہ ہاے کبوتر اور فاختہ و دیگر مرغان پرندہ کے
فلہذا احباب باری نے اونکی مان کی دلونمین محبت شدید عطا کی ہے اور اونکو الہام کیا
ہے کہ اپنے پوٹونمین دانہ جمع کرکے اپنے بچونکو بھرایا کرتے ہین اوسوقت تک کہ خود پرواز
کر سکین اور چونکہ ایسے جانورون کو بھرانا پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ کم دیئے اور ماکیان
وغیرہ کو بھرانا نہین پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ زیادہ عنایت کئے اور جو جانور چلتے
زیادہ ہین اور پرواز کم کرتے ہین اونکے بچہ بیضہ سے نکلنے کے بعد چلنے لگتے ہین اور کبوتر
وغیرہ پرواز بہت کرتے ہین چلتے کم ہین فلہذا تا وقت درستی پر و بال کے اونکی والدین
کو بھرانا پڑتا ہے پس نظر کر کہ حق تعالے نے اپنی حکمت سے ہر حیوان کو بقدر صلاح
اوسکے ہر چیز عطا کی ہے

غور کرا ے مفصل کہ پاے حیوانات متعدد پیدا کئے ہین تاکہ چلنا پہرنا آسان ہو اور اگر
ایک پاؤن ہوتا تو کیونکر چل سکتا کیونکہ چلنے مین ایک پاؤن پر ٹہرتا ہے اور تمام جسم
کو قائم کرتا ہے دوسرے کو حرکت دیتا ہے اور جو حیوان کہ چارپاے ہے اوسکے چارون
حرکت مختلف ہین تیزرو ہے اور چالاک ہے دو پاؤن کو بڑہاتا ہے اور دو پاؤن
کو ٹہراتا ہے مگر سب کے حرکات مختلف ہین ایک پاؤن آگے ایک جانب کو دوسرا پاؤن
دوسری جانب پیچھے کا بڑہاتا ہے کیونکہ اگر وہ پاؤن ایک جانب اور دو پاؤن دوسرے
جانب بڑہاتا گھٹاتا تو سواری مین اور بار برداری مین آسائش نہ ملتی علاوہ اوسکے دو پاؤن پر اپنے
قیام نہین ہوسکتا جسطرح کرسی یا تخت کے دو پائے اوٹہا دئے جاوین تو قیام اوسکا
دشوار ہے فلہذا دست راست ساتھ پاے چپ کے بڑہاتا ہے اور دست چپ کو
ساتھ پاے راست کے بڑہاتا ہے اور اگر ہاتھ پاؤن ایک طرف کے بڑہاتا اور اسی
طرحسے دوسری طرف کے گھٹاتا تو ایک جانب کم رو ہوکر گرجاتا خیال کرو کہ دراز گوش
و گاو کسطرحسے فرمانبرداری کرتا ہے کہ لیو چلاتے ہین اور قلبہ رانی اور بار برداری مین اور
گھوڑا ان خدمات سے معاف ہے لیکن سواری مین تابعداری اور اپنے سوار کے
تحمل ضرب شمشیر و تیر و پیکان ہوتا ہے اور اپنے مالک کا ساتھ دیتا ہے اور شتر باوجود
اس قد و قامت و قوت کے اسطرحسے رام ہوجاتا ہے کہ ایک لڑکا اوسکو لئے پہرتا ہے
اور اگر نافرمانی کرے تو جماعت کثیر اوسکا مقابلہ نہ کرسکے اور گاو باوجود اس قوت
کے کسطرحسے فرمانبرداری کرتا ہے اور آبپاشی و تردد اراضی و بار برداری مین خدمتگذاری
کرتا ہے اور گلہ گوسفند کو ایک آدمی چراتا ہے اور اگر پراگندہ ہوجاوین تو کیونکر یکجا
ہوسکین اسیطرحسے جمیع اصناف حیوانات کو مسخر و رام فرمایا ہے اور اسیواسطے اونکو عقل

اور اکثر مثل بنی آدم کے نہین دیکھی کیونکہ اگر اونکو عقل و تمیز ہوتی تو فرمانبرداری سے فرار
یا مقابلہ و مقاومت پر اصرار کرتے شتر کا کھینچنا اور بز و گاو سے کام لینا اور گوسفندونکو چرانا
دشوار ہوجاتا حیوانات درندہ دیکھا مجتمع ہوکر دم بھر مین جماعت کثیر بنی آدم کو ہلاک کرتے
شیر و ببر و پلنگ فوج فوج جمع ہوکر بنی آدم پر گرتے اور شہر کے شہر نابود و برباد کردیتے اور
مقابلہ و مقاتلہ دشوار ہوجاتا فلہذا رہبر علیم مقدر حکیم نے اونکو عقل و فراست اور راے
و کیاست واسطے سیاست و ریاست اور مقابلہ و مقاتلت کے عنایت نہین فرمائی
اور عوض اسکے کہ انسان اونسے ڈرے اونکو خود بنی آدم سے خائف و ترسان فرمایا اور
مساکین و آبادیہا انسان سے گریزان فرمایا اگر اونکو بے عقل اور ترسان نفرماتا تو مکانات
بنی آدم مین ہر وقت داخل ہوکر تباہ و ہلاک کرتے بدین جہت اونکو الہام فرمایا کہ رات
کو چھپ کر تلاش معاش کرین اور ونکو بنی آدم سے گریزان و پنہان رہین اور خیال کر
کہ مجملہ درندگان کے سگ کو متوسط المزاج اور انسان سے مانوس پیدا کیا کہ اپنے مالک
کے ساتھ موافقت و مصاحبت اور موانست کرتا ہے اور جان و دل سے اوسکے
حمایت اور محافظت کرتا ہے اور پس دیوار و پشت بام پر نگاہبانی اور اپنے مالک کے
جان و مال کی پاسبانی کرتا ہے اور اسقدر رفاقت کرتا ہے کہ اپنی جان کو بہنشا دیتا ہے
اور بھوکھا پیاسا بھی ترک مصاحبت نہین کرتا ہے پس یہہ خصلتین اوسی حکیم
نے عنایت کین ہین جسنے اوسکو بشیمہ ہاے پرندہ اور جنگالہا سے درندہ اور آواز
ہیبتناک اور بوے ہولناک عطا فرمایا ہے کہ اوسکے سبب سے اجنبی اور سارق کو
جرات نہین پڑتی

اسرار حکمت ۶۴ در اعضای حیوانات

فکر کرا سے مفصل کہ کسطرح سے ترکیب اعضاے حیوانی مجکمت و تدبیر یزدانی ظہور میں آئی ہے چنانچہ حیوانات چرندہ کا موںنہہ طولانی ہے اور آنکہہ ین اونکو ایسی جگہہ عطا کی ہین کہ سامنے اور برابر کے چیز دیکہہ سکین کسی دیوار سے ٹکر نکہا وین اور کسی چاہ عمیق یا گودال ہین نگر جاوین اگر شق دہان اونکا وسط مین ہوتا جسطرح سے انسان کا تو چرنا اور پانی پینا دشوار ہوتا اور چونکہ مثل انسان کے اونکو کوئی ضرورت نہین ہے اسوجہہ سے کف دست و انگشتان دست نہین دی بلکہہ وہ اپنے موںنہہ سے چارہ کہاتے ہین اور دانت سے چباتے ہین اور گردنہا سے دراز عنایت کے تاکہ اونکو چرنا آسان ہو اور نزدیک و دور اپنا موںنہہ پہونچا سکین خیال کر کہ دم چرندگان مین کیا کیا منفعت ہے اول یہہ کہ ستر عورت ہے جسطرح سے انسان اپنا ستر عورت مین جامہ سے کرتا ہے دوم یہہ کہ پشہ و مگس بسبب رطوبت چرک مقام کے ہجوم کرتی ہین بدین سبب اوسکو دم بطور بادزن کے عنایت ہوئی تاکہ اوسکو اذیت نہ پہونچے سوم جو کہ دست و پا اوسکے زمین پر قائم ہین تو حرکت دم سے اوسکو آسایش ہوتی ہے علاوہ اوسکے بہت منافع ہین کہ وقت ضرورت ہویدا ہین منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ جسوقت زمین نمناک مین دہس جاتا ہے تو حیلہ کافی اوسکے نکال لینے کا یہہ ہے کہ دم پکڑکر کہینچ لیا جاتا ہے اور موے دم اکثر امور مین استعمال کیا جاتا ہے اب خیال کر کہ پشت حیوانات کو مسطح اور ہموار بنایا ہے تاکہ سواری و باربرداری آسانی سے ہو اور فرج مادہ پس پشت مین ظاہر فرمائی کہ نر کو جفتی کرنا آسانی سے ممکن ہو کیونکہ اگر درمیان شکم ہوتے تو مادہ کا اٹہانا اور مثل انسان کے مقاربت کرنا دشوار ہوتا۔

اسرار حکمت ۴۷ ۔ در خلقت فیل

اب غور کر کہ جثہ فیل کسقدر جسیم و ضخیم اور قد و قامت اوسکا عظیم ہے اور چونکہ گردن اوسکی کوتاہ ہے تو اوسکو ایک عضو زائد یعنے ایک خرطوم طویل بجاے دست کے عنایت کی جس سے چارہ و آب لیکر موہنہ تک پہنچاتا ہے اگر خرطوم نہوتی توکسطرح سے چرتا کسطرح سے پانی پیتا کوئی چیز لے سکتا یا ہٹا سکتا اور جبکہ گردن دراز مثل دیگر چرندگان کے نہین دی تو عوض اوسکے کسنے یہہ خرطوم دراز عنایت کی آیا یہہ امر بسبیل اتفاق کے ہے جسطرح سے ملحدان نابکار اور کافران ناہنجار کہتے ہین واضح ہو کہ یہہ امر اتفاقی نہین بلکہ سراسر حکمت و ارادت و مشیت کے ساتہہ ہوا ہے خیال کرو اگر اوسکو گردن طولانی دیجاتی تو بار عظیم سر و گوش کی گردن کو برداشت نہو سکتی اور گردن شکستہ او رخستہ ہو جاتی اسواسطے سر فیل کو بدن سے ملحق کیا اور عوض گردن کے خرطوم کو ملحق کیا اس صورت مین اب کوئی احتیاج امر ضروری اوسکو باقی نہین رہی اب غور کر کہ کسطرح سے فرج مادہ فیل زیر شکم پیدا کی ہے جو بروقت غلبہ شہوت کے ظہور و بروز کرتی ہے جس سے نر کو بآسانی مقاربت حاصل ہوتی ہے پس خیال کر کہ کسطرح سے خداوند جلیل حکیم جمیل نے خلقت فیل کی بنائی ہے اور کسطرح سے اوسکی تعیش جسمانی اور سامان زندگانی کی کفالت فرمائی ہے ۔

اسرار حکمت ۴۸ ۔ در خلقت زرافہ

اے مفضل غور کر خلقت زرافہ مین جسکو شتر گاو پلنگ کہتے ہین کہ سر اوسکا مشابہ سر اسپ ہے اور گردن مشابہ گردن شتر ہے اور سم اوسکا مشابہ سم گاو اور پوست اوسکا مشابہ پوست پلنگ ہے پس غور کر کہ خداوند حکیم قدیر نے اوسکو کسطرح سے مختلف الاعضا مخلوق فرمایا ہے بعض جہال پہ ثمر الاہل گمان کرتے ہین کہ ہر گاہ حیوانات لب دریا اجتماع

کرتے ہین اور چند نر ساتہہ ایک مادہ کے جماع کرتے ہین تو یہہ جانور پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر عضو
ساتہہ اعضاے نر کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اور یہہ گمان اوسکا بسبب قلت معرفت اور جہالت
قدرت جناب احدیت کے ناشی ہے اسواسطے کہ کوئی صنف حیوان کے ساتہہ دوسرے
صنف حیوان کے مقاربت نہین کرسکتے چنانچہ اسپ ساتہہ شتر کے اور شتر ساتہہ گاے۔ کے اور
گائے ساتہہ چیتا کے جفتی نہین کرسکتا لیکن ہان اگر کوئی حیوان ہم شکل و شبیہہ ہوتا ہے
تو جفت ہوسکتا ہے جسطرح جسے اسپ و خر جفت ہوکر استر پیدا ہوتا ہے یا گرگ و کفتار ملکر سمج
پیدا ہوتا ہے اسواسطیکہ دونون صنف قریب قریب اور اشبیہہ ہین ہم صورت ہین مگر تاہم
ایسا نہین ہوتا کہ ایک عضو ایک حیوان سے دوسرا عضو دوسرے حیوان سے مشابہہ ہو
جیساکہ زرافہ مین ہے بلکہ استر و سمج مین حیث المجموع مشابہہ اپنی مان باپ سے ہین چنانچہ
سر و دم و سم و گوش استر سب مشابہہ اور واسطہ ہین درمیان اسپ و خر کے تا انکہ آواز اوسکی
مخروج ہے دونون سے اور یہہ بات خود دلیل ہے اس امر کے کہ زرافہ اسطرح جیسا پیدا نہین
ہوا ہے بلکہ ایک خلقت عجیب ہے مخلوقات الہی سے تاکہ لوگون کو حال قدرت الہی معلوم
ہو کہ کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہین ہے اور وہ خالق برحق حکیم مطلق خالق جمیع اصناف
حیوان ہے اور وہ قادر ہے اس امر پر کہ اعضاے چند حیوان کو ایک حیوان مین مجتمع کردے
اور اعضاے چند حیوان کو جدا جدا بنا دیوے جسکی خلقت مین چاہے افزایش کرے اور
جسمین چاہے کم کردیوے اور جو کچھہ ارادہ کرے اوسمین عاجز نہو وے۔ خیال کر کہ گردن زرافہ
بلند ہے اسواسطیکہ اوسکا مقام قیام اور چراگاہ صحرا ہے جہان درخت بلند ہین بدینسبب
وہ محتاج اس امر کا ہے کہ برگ و بار درختان صحرا کہانے سے محروم نرہے۔

اسرار حکمت ۹۳۔ در خلقت بوزینہ

غور کر اے مفضل خلقت میمون مین کہ اکثر اعضا اوسکے مشابہہ اعضاے انسانی ہین
مانند دست و پا و چہرہ و سینہ و امعاء و احشا کے اور کسیقدر اوسکو فہم و دانائی بہی عطا کی ہے
جسکے سبب سے اشارات سمجہتا ہے اور اکثر حرکات انسان کے تقلید کرتا ہے اور خلقت
و شمائل مین بہت مناسبت ساتہہ انسان کے رکہتا ہے اور اوسکی خلقت مین یہہ حکمت
ہے کہ انسان اپنے خلقت اور اوسکے خلقت پر نظر عبرت سے دیکہکر سمجہین کہ اگر خداوند عالم
ہمکو عقل و ادراک و گویائی عطا نکرتا تو طینت و خلقت بہائم و حیوانات سے کوئی امتیاز نہوتا
اور جبکہ اوسنے ہمکو عطیہ عقل و نطق سے سرفراز فرمایا ہے تو ہمکو لازم ہے کہ اوسکے جان و دل
سے عبادت کرین اور اوس عطیہ عظمی و موہبت کبریٰ کے شکر و ستایش کرین علاوہ اسکے واسطے
امتیاز انسانی کے میمون کو دم اور موئے بدن دیے ہین اگر یہہ بات اونمین نہوتی اور عقل و گویا
بہی ہوتی تو کوئی فرق انسان سے نہوتا۔

اسرار حکمت ۵۰۔ در کسوت حیوانات

نظر کر اے مفضل کہ کسطرح سے خداوند عالم نے حیوانات کو موئے بدن اور پشم بدن سے
لباس جسمانی عنایت کیا ہے کہ سردی و گرمی و دیگر آفات سے محافظت کرے اور سُم ہای
شگافتہ و ناشگافتہ عنایت کئے ہین کہ اونکے پانون کو آفات زمین سے حراست کرے
چونکہ اونکو دست و انگشت و عقل و فراست اور قابلیت صناعت نہین دی ہے
جس سے پنبہ و پشم کے ندافی یا لباس و جامہ بافی کرین یا کفش دوزی و صنعت موزہ دوزی
کرین فائدہ اونکو کسوت موئے بدن سے خلعت فاخرہ اور رنگارنگ لباس نادرہ بخشا
ہمیشہ اونکی رہایش بدنی رہے اور تبدیل و تجدید ہر روزہ سے مستغنی رہین اور چونکہ
انسانکو دست و انگشتان اور عقل و دانائی دی ہے اسواسطے اونکو خلعت ذاتی نہین دیا

تاکہ ہر روزہ صنعت و دستگاری خلقت اور تبدیل و تجدید کسوت مین مشغول رہین اور اسمین
بہی مصلحت ہاے چند درچند ہین اول یہہ کہ یہہ اشغال اور اشتغال اونکا مانع ہے ارتکاب
مفاسد و مناہی اور رواج ملاعب و ملاہی سے ہے دوم تبدیل و تجدید لباس سے راحت
و لذت پاوین سیوم استعمال انواع لباس سے مانند جامہ و عبا و کلاہ و عمامہ و نعلین
رنگارنگ سے زینت و جمال تازہ حاصل کرین چہارم بسبب صنعت و دستکاری کے
گروہ گروہ بذریعہ اکتساب معیشت اپنے عیال و اطفال کی پرورش کرین۔

اسرار حکمت ۱۵- در دفن اموات حیوانات

فکر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے کسطرح سے حیوانات کو مجبول کیا ہے کہ بحسب بنیت
خلقی اور عادت جبلی و خصلت طبعی وقت موت کے اپنے جثہ کو نظر ہاے اغیار سے
پنہان کرتے ہین اور کسی نشیب و گودال بعیدہ مین جا کر رہتے ہین جسطرح سے انسان اپنے
اموات کو نظر مردم سے پنہان کرتے ہین چنانچہ کہین مردار وحشیان و درندگان صحرا
اور مرغان ہوائی بیابانون مین نظر نہین آتا اور یہہ بہی امر نہین ہے کہ تعداد حیوانات
بہ نسبت انسان کے کمتر ہو یا موت اونکے کمتر ہو بلکہ کہہ سکتے ہین کہ تعداد اونکی بیشتر ہے
کیونکہ صحرا صحرا غول غول آہوان وحشی و غزالان صحرائی اور گوزن و گاؤکوہی اور اصناف
درندگان صحرا مانند پلنگان درندہ و شیران غرندہ و گرگان خونخوار و شغالان و کفتاران حیلہ باز
اور فوج فوج طائران ہوا مرغان صحرا مانند طاؤسان طناز و کرگسان بلند پرواز و بلبلان
خوش آواز و طوطیان نغمہ پرداز و مرغان خوش آہنگ و انواع و کلاغ و کلنگ و اقسام کبک
دری و اصناف فاختہ و قمری و دیگر بہائم چرندہ و حیوانات درندہ و مرغان پرندہ
ہین جو صحرا صحرا پہرتے ہین مگر اونکے مردے نظر نہین آتے مگر شاذ و نادر کہ جنکو کوئی

صیاد گرفتار کرتا ہے یا کوئی جانور اونکو شکار کرتا ہے اور سبب یہہ ہے کہ جب حیوانات کو آثار مرگ نمایان ہوتی ہین مقامات بعیدہ مین جاکر پنہان ہوتے ہین اگر یہہ بات نہوتی تو صحرا اور دریا سے حیوانات سے بہر جاتا اور بسبب تعفن و بدبوی اموات حیوانی سے گذرگاہ نہ ہو پاتا اور ہر روز وبا و طاعون و انواع بیماری سے انسان ہلاک ہوجاتا پس خیال کر کہ جسوقت قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور واسطے اخفای لاش کے متردد ہوا تو دو پرندہ ظاہر ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا اور اوسکی لاش کو زیر خاک کیا اوسوقت سے انسان نے دفن کرنا اموات کا اختیار کیا پس خیال کر کہ کسطرح سے خداوند عالم نے یہہ امر تمامی حیوانات کو الہام کیا اور عادت طبعی و خصلت جبلی کو اونمین ودیعت فرمایا۔

اسرار حکمت ۹۵ - در کسب معاش حیوانات

اے شخص غور کر کہ جناب احدیت نے کسطرح سے حیوانات کو عقل و فہم واسطے کسب معیشت اور ترتیب و تہذیب کے عنایت کی ہے کہ بدون تفکر و بدون تعلیم کے ہر حیوان بقدر قابلیت اپنے خوان انعام و احسان ایزد منان سے کامیاب ہوتا ہے اور ہر مخلوق موافق احوال اپنے خورد و نوال حضرت ذوالجلال سے فیض یاب ہوتا ہے چنانچہ ہرن کبھی سانپ کہاتی ہے اور باوصف شدت تشنگی کی پانی نہین پیتی ہے اس اندیشہ سے کہ زہر اوسکا ہلاکت اور سمیت اوسکی ہمراہ آب کے رگ و پے مین سرایت کر جاوے تا آنکہ کنارہ آب کہڑی ہوکر صداے بلند سے فریاد کرتی ہے جسکے آواز صحرا کے لوگون کو سنائی دیتی ہے اور اگر پانی پی لیوے تو ہلاک ہوجاوے پس خیال کر کہ صانع حکیم نے اوسکو کسطرح کا صبر طبعی اور حکمت جبلی عنایت کی ہے کہ غالباً انسان

باوصف عقل و دانائی کے اسقدر عطش اپر صبر و شکیبائی نہین کرسکتا۔ اور خیال کر
روباہ کو جسوقت طعمہ دستیاب نہین ہوتا تو زمین پر دم بخود اسطرح سے پڑی رہتی ہے
کہ گویا مردہ حیوان یا قالب بیجان ہے جب مرغ و جانوران پرندہ اوسکے قریب جاتی
ہین کہ اوسکا گوشت کہائین تو دفعۃً جست کر کے شکار اور اوس پرندہ کو گرفتار کرتی
ہے پس خیال کر کہ جس خداوند قدیر نے اوسکو محتاج معاش اور وابستہ معاش
کیا ہے اوس خدا نے اوسکو یہہ حیلہ سازی اور روباہ بازی عنایت کی ہے اور اسطرح
اوسکو قوت و توانائی صید و شکار کے اوسقدر نہین عطا کی جو شیر و پلنگ و گرگ کو دی ہے
لیکن عوضاً اوسکے زیرکی و دانائی بخشی ہے اب خیال کر کہ دلفین پانی مین جاتا ہے
اور مچھلی مار کر شکم اوسکا چاک کرتا ہے اور پانی پر اوسکو ڈال دیتا ہے اور اوسکے نیچے
پنہان ہو کر پانی کو حرکت دیتا ہے تا کہ جثہ ماہی تہ نشین ہو جاوے جسوقت مرغان آبی
دیکھکر اوسپر گرتے ہین دفعۃً جست کر کے شکار کر لیتا ہے پھر خیال کر کہ کسطرح سے
خداوند علیم نے یہہ حیلہ کسب معیشت اوسکو تعلیم فرمایا ہے خیال کر اے مفضل کہ
خداوند کریم نے اوسکو کیا فہم دیا ہے کہ جب دیکھتا ہے فوراً منہ کو کہولتا ہے جسطرح
شکم تقاضا کرے اوسی قدر لیتا ہے اور اسیواسطے مفضل اژدہا شب مین اپنی
اپنے سوراخ سے نہین باہر کرتا اور مفضل گرمیا مین باہر آتا ہے اور سبب یہہ ہے
کہ اگر ایسا نہوتا تو خلق کثیر کو ہلاک کرتا اور اوس سے احتراز دشوار ہو جاتا۔

اسرار حکمت وجوہ کسب معاش مورچہ و عنکبوت

اے مفضل غور کر کہ مورچہ صغیر با این جثہ حقیر کیسے پیدا کیا ہے اوسکی خلقت دانا [illegible]
کہ کتنی [illegible] باوجود اعتراض نہین پائی جاتی جو کچھ اوسکے مناسب حال ہے

ویساہی قد و قامت اور ویساہی جثہ و جسامت موجود ہے پس یہہ حسن تقدیر اور لطافت تصویر اس حیوان صغیر حقیر مین کیونکر ممکن ہے بجز حسن تدبیر اوس خالق قدیر صانع خبیر کے جسکے سامنے جلیل و صغیر حقیر و کبیر یکسان ہے خیال کر کہ کسطرح سے ایک گروہ مورچہ جمع ہو دانہ اپنے خانہ کی طرف لیجاتے ہین اور ہمدگر اعانت کرتے ہین جسطرح سے انسان باہم معاونت کرتے ہین اور نقل طعام مین اہتمام کرتے ہین اور جسوقت دانہ ہاے غلہ اپنے سوراخ مین فراہم کرتے ہین اوسوقت دانہ ہاے غلہ کو دو ٹکڑے کر دیتے ہین تاکہ زمین پر رویدہ نہو جاوے اور اگر کوئی دانہ آب رسیدہ و نمناک ہو جاتا ہے تو اوسکو باہر لاکر دہوپ مین خشک کرتے ہین اور بعد اوسکے پہر اندر سوراخ کے واپس لیجاتے ہین - اور اپنا سوراخ زمین بلند پر بناتے ہین تاکہ اوسمین عبور آب نہووے اور بسبب اوسکے خود غرقاب یا سرمایہ اونکا خراب نہووے پس خیال کر کہ جس آفریدگار خداوند کردگار نے اونکو پیدا کیا ہے اوسیکی لطف شامل اور احسان کامل سے یہہ سب تدبیر معیشت اوس حیوان کو حاصل ہے

اسرار حکمت ۸۵ ذکر کسب معیشت اسد الذباب

اے مفضل خیال کر کہ حیوان لیث جسکو اسد الذباب اور ہندی مین مکڑی کہتے ہین کسطرح سے اوسنے عقل و دانائی واسطے کسب معیشت کی پائی ہے اور خداوند حکیم نے کیا حکمت و تدبیر حصول معاش اوسکو سکہائی ہے چنانچہ جسوقت دیکہتی ہی کہ مگس اگر بیٹہے اوسوقت اسطرح سے بحس و حرکت ہو جاتی ہے کہ گویا جان و توان کچہہ نہین ہے اور مگس کو اوسکی طرف سے بالکل غفلت اور طمانیت ہو جاتی ہے اوسوقت مکڑی آہستہ آہستہ چلتی ہے اور جب قریب پہنچتی ہے اوسوقت جست کر کے شکار کرتی ہے اور پہر اوسکو گرفتار کر کے تہوڑی دیر اوسکو دست و پا مین محبوس و مقید رکہتی ہے

تا آنکہ مگس کو اضمحلال اور ضعف و اختلال ہو جاتا ہے اوسوقت اوسکو دزدیدہ و بریدہ کر کے
اپنا طعمہ کرتی ہے اب خیال کر کہ کسطرح سے جالا تنتی ہے گویا ایک دام ہے کہ حسن تدبیر سے
بنایا ہے اور ہر طرف سے تانا اور بانا اور خانہ بقدر باندازہ مناسب کے بنایا ہے اوسکی
وسط مقام پر بیٹھتی ہے اور جب کوئی مگس اوسمین گرفتار ہو جاتی ہے اوسوقت اوسکا شکار
کرتی ہے اور اسیطرح سے اپنے بسر اوقات کرتی ہے اور یہی امر ہے کہ بہت لوگون نے
دام شکار بنائے اور اس تدبیر لطیف سے مرغان ہوائی اور ماہیان دریائی ہاتھہ آئے
اور یہی حال ہے شکار یوز و سگ و گربہ وغیرہ کا کہ بالنواع لطائف الحیل شکار کرتے ہین پس
خیال کر کہ مدبر علیم نے کیا حیلہ و تدبیر ان حیوانات صغیر کو تعلیم کیا ہے۔

اسرار حکمت ۵۵ ۔ در وصف اجسام پرندگان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے پرندگان میں پرواز مقرر فرمایا ہے اسواسطے اونکی
جسم کو سبک اور شکل مخروطی مقرر فرمایا ہے اور اونکے سینہ مستحکم کو ابھرا ہوا اور بلند
بنایا ہے جس سے ہوا کا شگاف کرنا اور ہوا مین تیرنا آسان ہو جسطرح سے کشتی کا سینہ
واسطے شگاف آب کے بناتے ہین اور چونکہ اونکو ضرورت زیادہ راہ چلنے کی نہین تھی
اسواسطے اونکو چار پاؤن نہین دیے بلکہ دو پاؤن عطا کئے اور پانچ انگشت کی جگہہ
چار انگشت عطا کئے اور واسطے دفع بول و براز کے ایک ہی مخرج عنایت کیا اور بازو
اور دم مین پر ہای دراز و مستحکم و ہموار عنایت کی اور تمام بدن کو خلقت بال و پر سے
محتاج فرمایا کہ اوسکے اندر ہوا بھر جاوے اور ہوا پر قیام و پرواز آسان ہووے
اور چونکہ طعمہ پرندگان دانہ یا گوشت تھا اسواسطے اونکو دندان نہین دیے بلکہ
بجائے اوسکے منقار سخت عنایت کی تا کہ دانہ اوٹھاتے ہین شکستہ و خستہ نہو جاوے

اور گوشت تو چہنے مین کوئی گزند نہ پاوے اور چونکہ اوسکو چبانے اور پیسنے کے واسطے دانت نہین دیے تو حرارت اندرونی زیادہ دے کہ جو دانہ مسلم خام یا پارہ گوشت خام کہاوے تو ہضم کامل کرے چنانچہ اگر انسان دانہ انگور مسلم کہاوے تو تخم اوسکا ہضم نہین کرسکتا لیکن پرند اوسکو ہضم کرجاتا ہے علاوہ اوسکے جناب باری نے یہہ مقرر کیا کہ بیضہ دیوین کیونکہ اگر حمل رہتا اور بچہ پیٹ مین قیام کرکے بعد چند روز کے اعضا مین استحکام حاصل کرتا تو اوس طایر کو چلنا پہرنا پرواز و جہندگی کرنا دشوار ہوتا۔ پس ہر چیز مناسب اوسکے حال کے ایسی عنایت کی ہے کہ جس پر کوئی جا ے اعتراض و کلام گنجایش کلمہ و کلام نہین ہے۔ پہر تامل کر اس امر مین کہ جو طایر ہوائی ہین اونکے واسطے یہہ مقدر فرمایا ہے کہ ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ مین بچہ نکالین اوس ایام مقررہ اور مدت معین تک بیضہ کو بیرون سے گرم کرتے ہین اور جب بچہ نکلتے ہین تو پیٹ ہوا بہراتے ہین تاکہ چینہ دان کشادہ ہو اور پہر لعاب بہراتی ہین تاکہ جلد ہضم کرے اور پہر دانہ بہراتی ہین۔ اب تو بیان کر کہ یہہ تدبیر کسنے اونکو سکہائی اور یہہ تکلیف کس وجہ سے اور کس کے حکم سے اونہون نے اوٹہائی حالانکہ وہ صاحب عقل و فکر یا صاحب تدبیر و تدبر نہین ہین اور نکو اپنے اولاد سے امید نفع و فایدہ نہین ہے نہ بقاے نام و نشان یا طمع وراثت و استمرار خاندان کا لحاظ نہین ہے پس ان وجوہ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ جب خداوند حکیم نے اوسکو پیدا کیا ہے اوسنے اوسکو مائل تربیت و متحمل محنت و مشقت و مشغوف محبت و شفقت فرمایا ہے تاکہ اونکی نسل کا دوام اور اونکے سلسلہ اولاد کا قیام ہووے۔

اسرار حکمت ۹ ورق بگیان تقسیم ہائیان

جمع کر کے کس طرح جمع کرتے ہیں خاشاک و سست و غیرہ اور بالیان پشم و غیرہ کے بناکر کس طرح تختہ
مرغیاں واسطے بیضہ دینے کے مادہ اور بچہ نکالنے کے واسطے بیٹھ جاتی ہیں جس وقت بچہ
دیتی ہیں تو اپنے شور و شر وغیرہ سے مالک کو اطلاع دیتی ہیں تاکہ اس کے انڈے پرندے
اور کسی چیز سے ضائع و تلف نہ ہو جاوے اور جس وقت تخم آوری سے فارغ ہوتی ہیں تو
واسطے بچہ نکالنے کے مہیا ہوتی ہیں تا اینکہ کھانا پینا کم کر دیتی ہیں اور سب بیضہ جات کے
مجموعہ کو اپنے پر و بال سے پوشیدہ کر کے ہوا اور دیگر اشیا سے محافظت کرتی ہیں
اور مدت مقررہ تک گرم رکھ کر بچہ نکالتی ہیں پس یہ عادت طبعی اور حالات خلقی صانع
حقیقی جل شانہ نے واسطے بقائے نسل کے انکو واسطے مقدور مقرر کی ہیں اب خیال کر
کہ بیضہ کو کس طرح سے مثل قلعہ مستحکم کے استوار و محکم بنایا ہے اور اسکے اندر ایک پوست
باریک و ملائم حائل فرمایا ہے تاکہ اعضائے بچہ کو سختی پوست سخت بیرونی مزاحمت نہ کرے
اور اسکے اندر ایک لعاب سفید اور دوسرا لعاب زرد بنایا ہے پھر اسی دو چیز سے
کیا کیا اعضائے مختلف القوام مختلف الصورت مختلف الالوان مختلف الاشکال پیدا
فرماتا ہے مثل خون و رگ و پے و پوست و استخوان و گوشت و چشم و منقار و ناخن و دل
و جگر و امعا و احشا و سینہ و شکم و بال و پر کے جو رنگہائے گوناگون نقش و نگار سے
ہوتے ہیں پھر خیال کر کہ اوسے مقدار معین میں جو پیدائش اعضائے بچہ میں صرف
ہوتا ہے پھر اوسکے غذا کے واسطے جمع رہتا ہے خاص اوسے مقدار تک کہ جب تک
بچہ نکلنے کے قابل ہو اور بعد اوسکے نہ فاضل رہتا ہے نہ کم ہوتا ہے اور پھر خیال کر کہ
جب بچہ طیار اور قابل نکلنے کے ہو جاتا ہے تو کس طرح سے پوست بیضہ سخت پر طرح سے
شکستہ پر اور شگافتہ کر کے باہر نکلتا ہے پھر خیال کر کہ سنگدان مرغ موافق جثہ و حیثیت

اوسکے پوٹا بنایا ہے اور موافق اوسکے مسلک طعام بھی تنگ و کوتاہ بنایا ہے پس
اگر ایک ایک دانہ سنگدان تک پہنچتا تو بہت تاخیر ہوتی فلہذا اوسکو چینہ دان عطا
فرمایا ہے تاکہ دانے جمع کر چینہ دان میں بھر لیوے اور بتدریج اوس میں سے سنگدان میں
جا کر ہضم ہووے پس گویا چینہ دان اوسکے واسطے توبرہ اور سنگدان اوسکے واسطے
معدہ ہے اور بعض جانوروں کے واسطے منفعت دیگر یہہ ہے کہ اپنے بچوں کو بھراوین
اور اگر چینہ دان نہوتا تو سنگدان سے باہر نکلنا دشوار ہوتا۔

اسرار حکمت ملاحظہ در پرہاے جانوران

مفضل کہتے ہیں کہ مینے کہا کہ بعض ملاحدہ کہتے ہیں کہ اختلاف رنگہاے پر و بال بسبب
اختلاط و امتزاج اخلاط کے ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ رنگ جو تیتری ہاے گوناگون
پر و بال طاؤس و تذرو میں ہیں جو ہے سرو دیگر جانوران رنگین میں کیونکر بنایا ہے
حالانکہ ایک لعاب سفید اور دوسرے لعاب زرد سے نقش و نگار گوناگون و دوائر
اختلاف و گوناگونی جو ظاہر ہوتے ہیں کہ پھولوں ... اوسکے خوشنمائی
خطوط ... اوسکے خوبی و رنگینی اشکال و دوائر و خطوط و نقوط کے
مخلوط ہونے سے ہو نہیں سکتیں پس صرف امتزاج و اختلاط اخلاط سے بدون ارادہ علیم قدیر
و مشیت صانع خبیر کے کیونکر ممکن ہے تعالے اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا
تامل کر اے مفضل کہ کس طرح سے پرہاے طیور باہم بافتہ اور رشتہا مانند جامہ کے
تالیف یافتہ ہیں چنانچہ اگر پر کشادہ کئے جاویں تو تھوڑی کھلتے ہیں لیکن آپس
سے جدا نہیں ہوتے اور باہم جمع رہتے ہیں تاکہ اونکے درمیان میں ہوا بہر جاوے اور
وقت پرواز اونکو ہوا پر سبکدوش رکھے اور خیال کر کہ پروں میں جسم طائر کو مانند عمود غلیظ

مستحکم و متصل بشکل مخروطی بنایا ہے اور سینہ کو مثل سفینہ کشتی کے بنایا ہے تاکہ ہوا کو شگافتہ کرے اور موج ہوا پر مثل سفینہ کے روان ہووے اور پیہ دُم اوسکو خلعت دیا ہے تاکہ اوسمین ہوا بھرے اور شاخہا ے بازو میں پروں کو برابر پیدا کیا ہے جس سے مشابہ کرے اور اوس عمود کو مجوف کیا ہے تاکہ بار گران بال ع پرواز نہو وے۔

اسرار حکمت ۵۸ در ذکر مرغان آبی

اے مفضل خیال کر کہ مرغان آبی کیواسطے کس طرح سے بنایا ہے مدد ساقین پیدا کئے ہیں تاکہ پانی میں کھڑے رہیں اور اس طرح سے وہ دیدہ بان ہیں کیونکہ وہ زمین پر کھڑے ہین اور اس طرح جسے شکاری تاک میں رہتے ہیں جو قت کوئی جانور پانی میں لائق طعمہ نظر آتا ہے فوراً اوٹھا لیتے ہین یا آہستہ آہستہ قدم اوٹھا کر جانب شکار جاتے ہیں اور اگر پائے کوتاہ ہوتے تو اونکے سینہ و شکم سے پانی کو حرکت ہوتی اور جانور ان آبی منفر ہو جاتے اب خیال کر تقدیر خداوند قدیر کو کہ جس جانور کے پانوں دراز ہیں اوسکے گردن کو بھی دراز فرمایا ہے تاکہ زمین سے دانہ چگ سکے اور بعضون کو منقار دراز عنایت فرمائی ہے تاکہ زمین سے طعمہ اوٹھانے میں آسانی ہو پس خیال کر کہ جس چیز میں فکر کریگا اوسکو بالا امثال حکمت اور جس چیز میں غور کریگا اوسکو نہایت درجہ شحون مصلحت و منفعت پاویگا۔

اسرار حکمت ۵۹۔ در ذکر طلب روزی جانوران

اے مفضل خیال کر کہ کس طرح جیسے گنجشک و دیگر طیور واسطے طلب معاش کے جستجو کرتے ہیں اور پرواز کر کے جابجا سے اپنے آذوقہ و روزی کو حاصل کرتے ہیں اور جس وقت جستجو کرتے ہین

اوپر قدرت سے اپنا رزق پاتے ہیں اور یہی امر واسطے سب انسان و حیوان کے
ثابت فرمایا ہے کہ جب جستجو کرتے ہیں تو رزق اپنا پاتے ہیں یہہ بات نہیں ہے کہ جستجو
کریں اور نہ پاویں کیونکہ مخلوقات کو اوسکی ضرورت و حاجت ہے اور اوسکے
کفالت و حاجت براری ذمہ خدا کے ہمیشہ ہے اور یہہ بھی مقدر نہیں فرمایا
کہ ہر ذی حیات اپنا رزق یکجا مجتمع پایا کرے کیونکہ عدم حرکت و جستجو موجب
کسل و فساد اعضا اور موجب تعطل و تقاضا ہو کہ مصالح مطلوب سے محروم
کرتا ہے چنانچہ حیوانات اگر یکجا ہمیشہ پایا کریں تو بسبب کثرت اکل کے ہلاک ہو جاویں
اور عادت حرکات و پرواز وغیرہ جاتی رہے اور اگر انسان کو ہمیشہ یکجا و مجتمع
ملجایا کرے تو کاروبار دنیاوی مفقود اور کسب و صنعت اشیا و معاملات دنیاوی
مسدود ہو جاوے اور بسبب تعطل و تکاسل اور تغافل و تکاہل کے فساد مزاج
اور فساد عادات اور فساد اخلاق اور کثرت ملاعب و ملاہی اور ارتکاب
جرائم و مناہی ہو جاوے اب خیال کرو کہ چمگادڑ شب کو نکلتے ہیں یا [illegible]
کے اونکی غذا اثمار یا اچھی درخت پا کر [illegible] ہوا [illegible] مثل [illegible] وغیرہ
[illegible] پا کرتے ہیں اور [illegible] ہیں چنانچہ جسوقت
شب کو [illegible] اور
[illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible] سکیں پس جو [illegible]
[illegible] کرتے ہیں وہ بحکم خدا غذا اپنا پاتے ہیں اور جسوقت سو نے
[illegible] تو حیوانات ہوائی اونکے موہنہ میں آجاتے ہیں پس جو شخص کہتا

کو جیسا امانت ہوا انکی بیکار ہیں اوسکا قول مہمل و باطل ہے۔ اور حکمت ہای الٰہی سے جاہل و غافل ہے۔

اسرار حکمت ۶۰۔ در احوال شپرہ

اب غور کر کہ خداوند حکیم نے شپرہ کو کسطرح سے خلقت عجیب صورت غریب بخشی ہے کہ درمیان چار پایان و پرندگان کے متوسط الخلقت ہے چنانچہ مثل چار پایہ کے ہاتھہ پاؤن و گوش و دندان عطا کیا ہے اور حاملہ ہونا مقدر فرمایا ہے چنانچہ حاملہ ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے اور دودہ پلاتی ہے اور موںہہ سے چرتی ہے ہاتھہ پاؤن سے چلتی ہے اور بول و براز کرتی ہے یہہ سب باتیں خلاف طیور ہیں اور پہر خلاف چرندگان کے پر رکہتی ہے اور جابجا مثل طیور کے پرواز کرتی ہے اور پہر خلاف پرندہ گان و چرندہ گان کے شب کو آمد و رفت کرتی ہے ظلمت میں دیکہتی ہے اور یہہ گمان باطل ہے کہ غذا اوسکے نسیم ہوا ہے کیونکہ بول و براز اور دانت اوسکے دلالت کرتے ہیں کہانے پینے پر اور اگر احتیاج غذا نہوتی تو خلقت دندان بیفایدہ ہوتے حالانکہ حکیم علیم نے کوئی چیز بیکار و عبث نہین بنائی اور مصلحت عظیم اوسکے خلقت مین یہہ ہے کہ وہ ایک خلقت عجیب اور صورت غریب دلیل ہے اوسکے قدرت نے نہایت اور حکمت بیغایت کے جس سے واضح ہوتا ہے کہ جناب اقدس الٰہی جو چیز جسطرح سے چاہتا ہے بناتا ہے اور جسطرح سے چاہتا ہے اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔

اسرار حکمت ۶۱۔ در ذکر ابن تمرہ

غور کر اے مفضل کہ ابن تمرہ جو برابر گنجشک کے صغیر المقدار ہے بعض اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سانپ اوسکے آشیان کیطرف متوجہ ہوا اوسوقت وہ نہایت مضطر ہوا اور دفع دشمن کیواسطے فکر کے ناگاہ اوسکے نظر خار خسک پر پڑی اوسنے دفعتہً اوٹہا کر اوس افعی کے مونہہ مین ڈالا جبکہ اوسکے حلق مین خار خسک چبہا اوسوقت وہ مضطرب ہو کر

زمین پر گرتا ہے پس غور کرو کہ بدون الہام یا تعلیم حقیقی کے کسطرح اوسنے یہ تدبیر سیکھا پائی اور اگر اس
امر سے ہم تمکو اطلاع نہ دیتے تو کیونکر تمکو معلوم ہوتا کہ اس ہنر میں بھی منفعت ہے
اور وہ طائر بھی یہ حکمت جانتا ہے اسیطرح سے بہت اشیا میں ہزارہا منفعت و حکمت ہیں کہ
انسان کو معلوم نہیں مگر وقتاً فوقتاً تجربہ سے یا سوانح وقت سے یا تعلیم و الہام سے
انکشاف ہو جاتا ہے۔

اسرار حکمت ۲۳ در مگس شہد

خیال کرو کہ مکھی شہد کی کیسا چھتا بناتی ہے اور خانہ اسکے مسدس ہیں ... اور
شہد و موم جمع کرتی ہے ہر شگوفہ و گل سے شیرینی فراہم کرتی ہے ترتیب
خانہا ہے مسدس میں کیا حکمت و صنعت و فراست کو صرف کیا ہے جس سے ...
عاجز ہیں حالانکہ مگس بے عقل ہے ... ادراک نہیں
کر سکتے ایسی صنعت و دستکاری نا ممکن ہے مگر
یہ کہ خدا ... حکمت بالغہ
سے ظاہر فرمائی کہ جس سے اوسکی قدرت لا زوال اور حکمت با کمال آشکارا ہوتی ہے

اسرار حکمت ۲۴ در ملخ

معنی میں غور کرو کہ ملخ جیسی شے کو پیدا کیا اور ضعیف الخلقت و صغیر المقدار بنایا اور
اوسمیں اعضاء صغیر سب اعضا و جوارح کو مرتب فرمایا اور باوجود اس خلقت ضعیف کے
کیا اوسکو قوی و توانا فرمایا کہ جب لشکر اوسکا متوجہ ہوتا ہے تو کوئی بادشاہ با اقتدار
جمعیت ہزاران ہزار پیادہ و سوار بھی مدافعت و مقاومت نہیں کر سکتا نہ کسی حاکم کے
شوکت و اجلال سے گریزان نہ کسیکے حشمت و اقبال سے ترسان ہوتی ہے جب صحرا یا شہر

لہریں شیشہ ہوتی ہے موج موج پیچ پیچ ہر جانب سے کھنچی ہوئی اور تیسرا اور پانی ہے
ہوئے مطلب پانی کا ضرور کرتے ہیں اور پانی کثرت سے جوش جوش آتے ہیں کہ تو یہ فرق ہے گویا
کرتی ہے اب خیال کر کہ اگر مخزن ہنر المقدار کو انسان بنا دے اور تمام خلائق سے
صنعت میں اہتمام کرے تاہم حشر تک اسکا ترجمہ بقدر عشر عشیر آئی ہے نہ ہو سکے اور یہ ہمت بھی ہے
پانی کہ نہ دریں کثرت سے ہوا سے قادر حکیم نے حکمت سے پیدا فرمایا ہے استقلال کہاں ہے
اور ہے کہ کوئی چیز اوسکے قدرت سے خارج ہو اور کوئی چیز اوسکے اختیار سے باہر
نہیں ہے

اسرار حکمت بیچ پیدا کرنے ماہیان دریا

خیال کر خلقت ماہیان دریا میں کہ اونکو بغیر پاؤن کے پیدا کیا کیونکہ اونکو راہ چلنے کے
ضرورت نہیں پس ہاتھ پاؤن کی حاجت نہیں مقام مسکن اونکا آب دریا ہے اور چونکہ
زمین کے نیچے گہرا ہے پانی کا بستا اور سانس لینے کی ضرورت نہیں لیس ہے اور اسکے واسطے پھیپھڑا
نہیں بنایا اور بنایا اونکو دونوں طرف پر پشت میں جس سے وہ شناوری کرتی ہیں جیسے ملاح
اپنی کشتی کو دو طرف سے حرکت دیتے ہیں اور اوسکے جسم کو فلس یعنی سنگ سے مانند حلقہ
زرہ کے پوشیدہ کیا تاکہ آفات سے محفوظ رہے اور چونکہ پانی کے اندر اوسکی بینائی ضعیف
ہے یہی وجہ اوسکو قوت شامہ اسقدر دی ہے کہ دور سے بوی طعمہ کا احساس کرتی ہیں
اور پس گوش اوسکے منفذ بنائے ہیں چنانچہ پانی منہ میں بھر بھر کے بند لیتے ہیں گوش
کے باہر نکالتی ہیں جسطرح سے دیگر حیوانات سانس لیتے ہیں اور تبدیل ہوا و استنشاق سے
راحت پاتے ہیں اب خیال کر کہ نسل ماہیان دریا کسقدر بکثرت ہوتی ہے اور اوسکی علت
یہ ہے کہ اکثر اصناف حیوانات دریائی و حیوانات خشکی ماہیان دریا کھاتی ہیں چنانچہ

انسان وبعض درندگان واکثر مرغان ونیز ماہیان کلان ودیگر اصناف دریائی مچھلی کھاتے ہیں بموجب تدبیر حکمت جناب احدیت مقتضی ہوے کہ بکثرت پیدا فرماوے پس خیال کر کہ حکمت جناب صمدیت کسقدر وسیع وجلیل ہے اور علم انسان کسقدر خفیف وذلیل ہے کہ ادراک حکمت ہاے جناب احدیث سے قاصر ہے غور کر کہ انواع ماہیان واصناف مخلوقات دریائی اور صدفہا دریائی کسقدر بکثرت ہیں کہ کوئی شخص انکا احصا واستقصا نہیں کرسکتا ہے نہ اونکے منافع وفوائد ومصالح پر کما حقہ وقفیت رکھتا ہے بلکہ قلیل قلیل بتدریج بحسب مرور ازمنہ ودہور کے تجربہ واقفیت حاصل کیا جاتا ہے اور واقعات مختلفہ وحوادث متعددہ سے تھوڑا تھوڑا انکشاف ہوتا جاتا ہے چنانچہ قبل اسکے رنگ قرمزی سے کوئی شخص ماہر نہیں تھا تا اینکہ ایک سگ شکاری نے کنارۂ دریا کے کرم قرمز کو کہایا اور دہن خون آلودہ اوسکا لوگوں نے دیکھکر رنگ قرمزی اختیار کیا اسیطرح سے بہت حالات وواقعات ہیں کہ رفتہ رفتہ انسانکو اوسکے مصالح وحالات سے واقفیت حاصل ہوتی جاتی ہے لیکن لاعلمی انسان کو باعث نقص مخلوقات جناب رب العزت میں پیدا نہیں کرتے۔ مفضل کہتا ہے کہ وقت نماز ظہر ہوا اور حضرت نے واسطے نماز کے برخاست فرمائی اور میں نے اپنے گہر کیطرف مراجعت کی وہم برقدم حمد جناب احدیت کی۔

مجلس سوم

مفضل کہتا ہے کہ روز سوم علی الصباح خدمت بابرکت سید عباد شفیع معاد ہادی امم رہنماے عرب وعجم میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ شکر وسپاس بیقیاس سزاوار پروردگار ہے کہ جسنے ہمکو سایر مخلوقات سے برگزیدہ اور عطیہ فضل وشرف سے سرافراز وپسندیدہ

اور علم و معرفت عطا فرما کر ہمکو بندگان خاص اور برگزیدگان با اخلاص فرمایا پس جو شخص
ہم سے کنارہ گزین ہے اوسکا مقام نار جہنم ہے اور جسنے ہماری ہدایتون پر عمل کیا اوسکا
مقام بہشت نعیم ہے اے مفضل میںنے تجھسے بیان کیا حال خلقت انسان و کیفیت
آفرینش حیوان اور عجائب حکمت و غرائب قدرت جناب احدیت لیکن اب تجھسے بیان
کرتا ہون حال آسمان و ستارگان و فلک دوار و گردش لیل و نہار و کیفیت عناصر اربعہ
و بارش باران و حالات معادن جواہرات و اشجار و نباتات وغیرہ۔

اسرار حکمت ۶۵ - در رنگ آسمان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے آسمان کو رنگ کبود بخشا ہے اسواسطے کہ یہی
رنگ مناسب نظر ہے اور اوسکے ملاحظہ سے خیرگی نہین ہوتی اور قوت باصرہ کو اوس سے
تقویت حاصل ہوتی ہے چنانچہ اطبا واسطے ضعیف البصر کے تجویز کرتے ہین کہ رنگ
کبود دیکھے اور متواتر نظر کیا کرے اور یہہ حکمت اطبا نے بعد تجربہ ہاے بسیار و غور ہاے
بے شمار کے اسی امر سے حاصل کی ہے کہ خداوند کریم نے آسمانکو رنگ کبود دیا ہے
اور اوسکے دیکھنے سے خیرگی اور ضعف بصارت یا اور کوئی ضرر نہین ہوتا اسیطرح جسقدر
حکمت آلہی پر غور کیا جاوے سواے مصلحت و منفعت کے کوئی عیب و نقصان
نہین ہے۔

اسرار حکمت ۶۶ - در طلوع و غروب

غور کر طلوع و غروب آفتاب مین کہ جناب رب الارباب نے بسبب طلوع و غروب آفتاب
کے واسطے انتظام اور کار کے لیل و نہار بنایا ہے چنانچہ اگر طلوع آفتاب نہوتا تو بسبب
ظلمت و تیرگی کے تمام عالم تیرہ و تار اور انتظام امور دنیوی خراب ہوجاتا اور بعض انسان

اور آسائش روحانی بدون کیفیت نورانی کے ناگوار ہوجاتا اور اگر غروب آفتاب
نہوتا تو انسان کو کسی وقت قرار وسکون حاصل نہوتا ہر وقت کثرت کاروبار اور
ہر وقت احساس تکلیف عرض اور آزار سے کسی وقت روح کو استراحت اور جسم کو
تکلیف و زحمت سے فرصت نہوتی اور بہت کچھہ اضمحلال جسمانی اور انحلال روحانی
ہوجاتا افعال حواس انسانی مین ضعف و قصور اور اعمال قواے نفسانی مین قصور
ہوجاتا مزدوران و تجار اہل حرفہ و اہل روزگار کسی وقت کاروبار دنیاوی سے خالی
یا محنت و جفاکشی سے متساہل نرہتے علاوہ اسکے اگر شب نہوتی تو زمین کسی وقت
حرارت آفتاب سے خالی نہوتی اور نباتات وحیوانات کو فنا کردیتی فلہذا حکمت
علیم حکیم نے یہہ تقدیر فرمایا کہ کبھی آفتاب ضیا بار سے صفحۂ زمین کو روشن و ضیابار کرے
تاکہ ہر ذی روح اپنا اپنا انصرام کار کرے اور کبھی غروب آفتاب سے تیرہ و تار فرمایا
تاکہ ہر جاندار براحت تمام و آسائش و آرام کچھہ عرصہ تک سکون و قرار کرے پس خیال
کرو کہ لیل و نہار ظلمت و انوار ہر چند گو متضاد ہین لیکن واسطے انتظام عالم موجودات
کے دونون درکار ہین جسطرح سے صاحبان خانہ کبھی کاروبار خانہ کے واسطے شمع
چراغ جلاتے ہین اور کبھی فارغ البال ہوکر گل کردیتے ہین پس خالق قدیر نے
یہہ تدبیر واسطے انتظام انام اور راحت و آرام خاص و عام کے مقدر فرمائی۔

اسرار حکمت ۶۷ - در فصول اربعہ

فکر کرا ے مفضل کہ بسبب بلندی و پستی و تبدیل مقامات آفتاب کے فصول اربعہ
ظاہر ہوتے ہین یعنے بہار و سرما و گرما و برسات چنانچہ سرما مین حرارت جانب
باطن درختان و نباتات پنہان رہتی ہے اور مادہ ہا ے تولید میوجات پیدا ہوتی ہین

اور ہوا مین کثافت ہوتی ہے اور پیدایش ابر و باران کی قابلیت ہوتی ہے اور ابدان حیوانات کو استحکام و قوت ہوتی ہے اور فصل بہار مین مواد متولد شدہ کو حرکت ہوتی ہے اور شگوفہ و گل کی پیدایش بکثرت ہوتی ہے اور حیوانات کو جانب مادہ رغبت ہوتی ہے جس سے وفور نسل اور بقائے نوعیت ہوتی ہے تابستان مین نضج اثمار و فواکہات و میوہ جات اور تحلیل رطوبات فضلیہ اخلاط فاسدہ حیوانات اور تخفیف رطوبات اراضی و زراعات ہوتی ہے تاکہ تعمیر عمارات و دیگر اعمال متعلقہ اراضیات باسانی ہوسکے اور فصل برسات مین ہوا صاف اور مطلع شفاف ہوتا ہے اور زمین بارش سے سیراب اور ابدان حیوانات و نباتات شاداب ہوتے ہین اکثر امراض سے صحت ہوتی ہے حرارت مین قلت ہوتی ہے اگر مصالح فصول تمام و کمال بیان کیا جاوے تو بہت طول ہوجاوے۔

اسرار حکمت ۸۶ در بیان بروج آفتاب

اب غور کرکہ کسطرح سے آفتاب اپنے بروج دوازدہ گانہ مین گردش کرتا ہے یعنی حمل کے بعد ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت پس بعد ختم حرکت بروج دوازدہ گانہ کے ایک دورہ سال شمسی تمام ہوتا ہے چنانچہ اول حمل جب دوبارہ آفتاب پہنچتا ہے تو ایک سال ختم ہوکر دوسرا سال شروع ہوتا ہے اور اسی حرکت آفتاب کی اندر چارون فصل ہوتی ہین اور انھین فصلو نمین جملہ میوہ جات و فواکہ و حبوب و غلہ و شگوفہ و گل و اشجار و نباتات جملہ اقسام کے پیدا ہوکر سب انتظام ضروریات و احتیاج مخلوقات کا بوجہ شائستہ تکمیل پاتا ہے اور حساب سال سے حساب زمانہ کا ہے پیدائش عالم و پیدائش مخلوقات و عمرہائے بنی آدم و وفات

معاہدات ومناکحات ومعاملات واجارات وغیرہ منضبط کیا جاتا ہے پس خیال کر
کہ اگر ایک مقام پر آفتاب رہتا تو اکثر مقامات اوسکے نور وفیض سے محروم رہجاتے
اور عمارات رفیعہ وجبال منیعہ اور سقف ہاے عامہ حائل ہوتے اور چونکہ فیض انوار
اوسکا عام اور نفع اوسکا تمام فرمایا ہے اسواسطے مقدر فرمایا ہے کہ صبحکو مشرق سے
طلوع کرے اور ہر چند مقابل کو اپنے سطح سے فیضیاب کرتا ہوا جانب مغرب غروب کرے و مقامات
مختلف الاوضاع کو اپنے فیض سے کامیاب کرے پس کیا منعم حقیقی ہے کہ آفتاب اوسکی قدرت
کے سامنے ایک ذرہ مخلوق ہے جس سے تمامی جمادات ونباتات وحیوانات کو نفع تمام بخشتا ہے
اور اگر ایکسال یا کمتر ایک سال سے اپنے اوضاع وحرکات سے تخلف کرے یا نہ نکلے تمامی احوال
عالم کو فساد وتعطل اور دوام بقا وثبات اور نظام جمادات ونباتات وحیوانات میں تخلل وتزلزل
ہو جاوے پس خیال کر کہ کیسے کیسے امور جلیلہ ومہام عظیم اوس حکیم علیم نے بطور مجاری عادات
و بطور عموم حالات اور وفور اصلاحات اور مرور اوقات کے جاری فرمائے ہین کہ انسان
وحیوان کو بجز اوسکے کوئی چارہ کار اور سوا اوس اوقات وحالات وکیفیات وحوادثات
و فصول و ادوار روزگار ومجاری حالات لیل ونہار کے اور کچھہ درکار نہین ہے ۔

اسرار حکمت ۶۹ ۔ در نور ماہتاب

غور کر کہ ماہتاب ایک دلیل وجود جناب رب الارباب ہے جس سے عامۃ الناس حساب
ماہ ہاے قمرے کرتے ہین لیکن سال شمسی سے حساب اوسکا موافق نہین ہے اسواسطیکہ
سال قمرے مین چارون فصل پوری تمام نہین ہوتی ہین اور اسیوجہ سے سال قمرے
و سال شمسی مین اختلاف ہوتا ہے لیکن ماہہاے قمری ومانند ماہ مبارک رمضان کے
کبھی سرد یمین کبھی گرمی مین واقع ہوتا ہے (مترجم کہتا ہے یہان حکمت شارع علیہ السلام

لایق صلواۃ اللہ ہے کہ شرع شریف جناب نبوت مآب مین حساب ماہ قمری اسواسطے اختیار کیا گیا
کہ ماہ رمضان ومحرم وعید ہاے ایام ودیگر اوقات عبادت وحسنات وطاعات جناب خالق البریات
با وقات مختلفہ ادا کیجاوے اور کوئی زمانہ وکوئی فصل خالی اس سے نہو کہ لذت عبادت سے
تلذذ وتنعم حاصل نہوی چنانچہ غالبا بارہ برس مین دورہ ختم ہوکر تمامی فصول مین عبادت جناب
احدیت ادا ہوجاتی ہے مثلاً ماہ رمضان ایک سال اگر جیٹھ بیساکھ مین واقع ہوا تو رفتہ رفتہ
ہر فصل مین گذر کر بعد بارہ برس کے پھر اوسی فصل مین آویگا اسیطرح سے عید فطر وعید قربان
وعید مباہلہ وعید غدیر وعاشورہ ودیگر اوقات فضیلت ومصیبت وطاعت وغیرہ بتدریج ہر فصل
وہر زمانہ مین واقع ہونگے پس اگر سال شمسی کا حساب لیا جاتا تو جس فصل مین جو عید یا ایام
عبادت مقرر ہوتے اوس فصل سے تجاوز نہوتا اور یہہ برکت کہان ممکن ہوتی کہ جسطرح انسان
پر واجب ہے کہ انسان اپنی اوقات شبانہ روزی سے تھوڑا وقت اور اپنے قواے
جسمانی سے تھوڑی قوت شکر وعبادت جناب احدیت مین صرف کرے اوسیطرح سے
تھوڑی سے ہر فصل اپنی عبادت وشکریہ جناب احدیت مین صرف کرے۔

تتمہ اسرار حکمت ۶۹

بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ غور کرے مفضل جلوہ ماہتاب عالم تاب مین کہ جناب رب الارباب
نے سویدا ے ظلمت شب دیجور مین اوسکو چراغ پر نور بنایا اور جبکہ حکمت جناب احدیت
مقتضی اسکی ہوئی کہ شب کو سردی وخنکی ہو اور آرام وآسایش حیوان وانسان ہو وہان یہہ
بھی مصلحت ہوئی کہ کبھی کبھی روشنی کیجاوے نہ ایسی روشنی کہ جسطرح سے دنکو شدت ضیا سے
بالکل نورانی اور حدت نور سے بالکل گرم وشعشعانی ہوجاتا ہے بلکہ نور ماہ تابان سے نور
افشانی کیجاوے اور سردی وخنکی کے ساتھہ ایک کیفیت نورانی دیجاوے اور مصلحت

تنویر و تجلی یہہ ہے کہ اگر ہمیشہ ظلمت شب ہوا کرتے تو بسبب تاریکی شب کی بہت حرج کار ہوتا خصوصاً بعض اوقات بسبب شدت گرسیکی ونکو کام نہین کرسکتی یا کبھی ذنکو تکمیل فتہ کار نہین کرسکتی تو قلبہ رانی و تخم ریزی و خشت سازی و چوب تراشی وغیرہ یا مسافرت و اعدد و دیگر کار بار ضروری کرسکین لیکن ہر شب کو نورانی نہین فرمایا بلکہ کبھی تاریکی کبھی روشنی کبھی اول شب کبھی وسط شب کبھی آخر شب کو روشن فرمایا کبھی صورت ہلال کبھی ماہتاب کبھی محاق کبھی تحت الشعاع سے اوسکی نور کو مختلف فرمایا تاکہ وہ مصلحت ارادہ آسائیش و قرار و سکون جو وجود ظلمت شب سے ملحوظ ہے اوسمین فتور یا نقصان و قصور نہونے پاوے اور کسوف و خسوف خورشید و ماہ تابان اور نور کی زیادتی و نقصان مین ایک دلیل نمایان ہے کہ ایزد منان ہر شے پر قادر و توانا ہے جس چیز کو چاہتا ہے نورانی و شعشعانی کرتا ہے اور جب چاہتا ہے اوسی چیز کو تاریک و ظلمانی کردیتا ہے پس لائق ستایش و سپاس ہے حکمت جناب رب الارباب جس کا ہر کام مالامال صدق و صورت مشحون حکمت ہائے بیحساب ہے

اسرار حکمت در بیان ستارہ ہائے آسمان

غور کرائے مفضل کہ کسطرح سے ستارگان ضیا بار بعض ثابت و بیقرار اور بعض متحرک و سیار ہین اور حرکت و سیر اونکی مختلف ہے ایک حرکت عام ہے جو شبانروز مین بسبب حرکت فلک کے مشرق سے جانب مغرب کرتے ہین اور دوسرے حرکت ذاتی و خاص ہے جو مغرب سے جانب مشرق کرتے ہین جسطرح سے حرکت مور چہ جانب چپ و حرکت آسیا جانب راست تصور کیجاوے پس مور چہ کیواسطے دو حرکت موجود ہین ایک بالارادہ دوسرے بالجبر اب اس مقام پر سوال ہے حکمائے یونان سے جو کہتے ہین کہ حرکت کواکب بالطبع ہے تو کسواسطے سب ستارہ ہائے درخشان کو ایک طرز خاص پر و ایک

عنوان خاص پر حرکت نہین کسو واسطے سب کو ایک ایک برج سے دوسرے برج مین انتقال نہین کرتے کسو واسطے یکبارگی حرکت یا ایک ساتھہ سکون نہین کرتے اور کسو واسطے ایک مقدار معین اور ایک انداز معین نہین ہے اور جبکہ ہر ایک کی مقدار معین کا جدا اور سیر و سکون جدا اور مقدار نور و ضیا جدا اور انداز و وضع جدا ہے اور جو کچھہ خالق قدیر نے براہ تدبیر ایک ستارہ کیواسطے مقرر و مقدر فرمایا ہے اوس سے تجاوز نہین ہوتا چنانچہ بعض کواکب متحرک ہین بعض ثابت ہین بعض طلوع کرتے ہین بعض غروب کرتے ہین بعضون کو اوج ہے بعضون کو ہبوط کوئی بہت روشن ہے کوئی کمتر روشن ہے مقادیر و کیفیات ہر واحد مختلف ہے اور یہہ تغیرات و اختلافات و حرکات و اوضاع اسواسطے عطا کئے گئے کہ اونسے حوادث و علامات روزگار و آثار سوانح فلک دوار کا استدلال ہو سکے منجملہ اوسکے علم نجوم ہے جو مخصوص انبیا و مرسلین و اوصیای طاہرین ہے جس سے حوادث آئندہ کا استنباط فرماتے ہین چنانچہ ارباب نجوم مقارنہ و مقابلہ آفتاب و حرکت کواکب و بروج اور تثلیث و تربیع و تسدیس کواکب سے استدلال کرتے ہین اور مسافرین دریا و صحرا شناخت راہ و مقدار شب وغیرہ بسبب ستارہ ہاے آسمانی کی کرتے ہین اور تغیرات فصول اربعہ و تکونات نباتات و معدنیات وغیرہ دریافت کرتے ہین پس اگر حرکت جملہ کواکب نہوتے یا ایک طور پر ہوتے تو یہہ سب مصالح مفقود اور طریقہ تعلم و تعرف مسدود ہو جاتا علاوہ اگر سب ستارونکا حال ایک عنوان پر ہوتا تو قول ملاحدہ دہریہ سے زیادہ تر موافق ہوتا کہ سب کا وجود بالطبع اور اوضاع و حرکات بالطبع ہے فلہذا اب قول اونکا بوجوہ مذکورہ سے از خود باطل اور درجۂ قبول سے عاطل ہے اور وجود حضرت صانع علیم مدبر حکیم ثابت ہے۔

اسرار حکمت اے در بیان طلوع و افول بعض ستارگان

غور کر اے مفضل کہ بعض کواکب کو اندر سال کے طلوع واحوال اور بعض کواکب کو بعض اوقات
ظہور و خفول ہوجاتا ہے مانند ثریا و جوزا و شعرا و سہیل کے اور اگر یہہ اختلاف نہ ہوتا تغیرات
فصول و دریافت احوال دشوار ہوتا چنانچہ ظہور و کمون بعض کواکب دلیل ظہور فصول کی
و احوال مختلفہ ہے اور بعض سے نضج اثمار و میوہ جات اور اوقات مسافرت و تغیرات
فصول کا استدلال کیا جاتا ہے بعض کواکب کبھی پنہان کبھی نمودار ہین اور بعض کواکب
ہمیشہ نمودار و آشکار ہین مانند بنات النعش و جدی و فرقدان و قطب شمالی کے جسکے سبب سے
شناخت سمت قبلہ و جہات اربعہ و راہ ہاے صحرا و دریا کرتے ہین اور یہہ ظہور و کمون کواکب
ہین علامات اوقات زراعات و نصب درختان میوہ جات اور اوقات سفر دریا و صحرا اور زمانہ
بارش باران و ہواے تند و ظہور سرما و گرما و دیگر علامات حوادث روزگار ہین کہ جو متجاوز
از حد شمار ہین اور انوار کواکب ضیا بار مین مصلحت ہاے بیشمار ہین کہ بسبب اوسکے
سفر ہاے صحرا و کوہسار اور عبور سفینہ ہاے دریاے ذخار مین انتفاع ظاہری حاصل ہے
اور علاوہ اسکے حرکات کواکب اسقدر سرعت سے ہے کہ اوس سے زیادہ تر سرعت
متصور نہین ہے پس اگر ستارگان آسمان ہمسے قریب تر ہوتے تو نگاہ ہماری اوسکے
مشاہدہ سے متحیر ہوتی اور وفور شعشعۂ ضیا سے نور بینائی زائل ہوجاتا چنانچہ مشاہدۂ
برق تابندہ و صاعقۂ درخشندہ سے بصارت کو خیرگی حاصل اور کبھی بینائی زائل ہوجاتی
ہے اور اسیطرح جیسے اگر ایک مکان تاریک مین شمع و چراغ جلا کر گرد اگرد حرکت دین تو ناظرین
اوسکے معائنہ سے متحیر اور ادراک سرعت سیر سے متحیر ہوجاوین پس لایق ستایش قدرت
پروردگار قدیر حکمت قدیر خبیر ہے جسنے نور مناسب اونکو عطا کیا سرعت سیر بھی بخشنے
اور دیدہ ہاے انسانی کو بھی مضرت سے محفوظ رکھا اور یہہ جو مصلحتین اور حکمتین منظور نہین

اونکا بہی ہمصنا فرمایا آفتاب و ماہتاب کو زیادہ تر نورانی کیا جس سے نور کواکب خیرہ ہوجاتا ہی لیکن اوسکا نفع جداگانہ مقرر فرمایا اور پہر شب کو تاریک فرمایا جسکے ضرورت بیشمار تہی لیکن پہر اوسکو نور کواکب تابانسے کسیقدر روشنی بخشی تاکہ امور ضروریہ مسافرت و دیگر صناعت کا بالکل انسداد نہوجاوے۔

اسرار حکمت ۲۷ در بیان حرکت فلک

اب خیال کر کہ فلک دوار مع ستارہ ہاے ضیا بار کسطرح سے شبانروز گرداگرد زمین گردش کرتا ہے اور اپنی حرکت مستقل مستحکم سے تجاوز نہین کرتا ہے جس سے انتظام فصول اربعہ و ترتیب حیوانات و نباتات ہوتا ہے پس بدون ارادہ و شعور کے ایسے امور کیونکر ظہور پذیر ہوسکتا ہے اور اگر کوئی شخص بیان کرے کہ یہہ سب بدون مشیت و تقدیر صانع خبیر کے اتفاقاً ظہور پذیر ہے تو اوس سے سوال تعجب انگیز و استفسار حیرت آمیز یہہ ہے کہ جس باغچہ مین نباتات و اشجار اور انواع فواکہ و اثمار اور اقسام ریاحین دلربا رنگ برنگ ہوں اور کوئی دولاب بسامان شایستہ موافق حکمت کے بنایا ہو جس سے باغ کی آبیاری کیجاتی ہو تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نونہالان دلکش و چمنستان فرحت بخش خودبخود آراستہ ہوگیا ہے اور خودبخود حرکت دولاب نے اور خودبخود آبپاشی ہوکر تمام خیابان چمن پیشہ گلشن خودبخود آماشے تمام گلشن پیراستہ ہوگیا ہے پس اگر کوئی شخص حرکت دولاب و سامان اوسکا موافق حکمت و صواب دیکہے اور عجیب مصلحت و طرز مناسب اوس باغ کے سیراب دیکہے معہذا یہہ قول فضول کہے کہ کوئی مدبر نہین ہے تو اوسکو مجنون و دیوانہ و دور از فہم و عقل قرار دینگے کہینگے اور ہرگاہ اس امر کو عقل عاقل باور نہین کرسکتے تو آراستگی کواکب و حرکات افلاک و پیراستگی کائنات کرہ خاک کو بدون مدبر کامل کے کیونکر باور کرسکتی ہے خیال کیجیے

حرکت افلاک وکواکب نورافشاں ایک حرکت دولاب عظیم الشان ہے جسکے منافع وفوائد
کے احصا مین عقل انسان حیران وسرگردان ہے معہذا اگر افلاک مین کوئی شکست وریخت
اورضرورت اصلاح وترمیم ہوتے توکوئی شخص اوسکا سرانجام نکرسکتا پس کیا صانع
حکیم ہے کہ جسکے صنعت محتاج اصلاح ودرست نہین ہے اور جو حکمت ہم نے بیان کی
اوسکے کوئی حکمت نہین ہے۔

اسرار حکمت ۳۷ دربیان مقدار لیل ونہار

غور کر اے مفضل کہ خداوند کردگار نے مقدار لیل ونہار کسطرحسے بطور مناسب جو اندازہ
مناسب تقدیر فرمائے ہے جو اکثر بلاد معمورہ مین پندرہ ساعت سے ذنکو تجاوز نہین
ہوتا پس اگر سو یا دوسو ساعت تک ذنکی مقدار ہوتے تو ہر ذی زمین حیوانات ونباتات
کو آرام وقرار نہوتا اور حیوانات ہروقت چرا کرتے انسان کسیوقت کاروبار سے فرصت
نہ پاتے بلکہ کثرت تمازت آفتاب سے نباتات واشجار خشک ہوجاتے
حیوان وانسان ہلاک ہوجاتے اور اسیطرحسے اسقدر طولانی شب ہوتی
توانسان وحیوان طلب معیشت سے محروم ہوجاتے اور نباتات بسبب سردی
وبرف کے جل جاتے۔

قول مترجم

واضح ہو کہ جس مقام پر زیادہ آبادی ہے وہان پندرہ ساعت تک طول نہار ہی
اور جہان کہیں قدر زیادہ ہے وہان آبادی کمتر ہے چنانچہ سولہ سولہ سولہ ساعت
تک نتہا اے اقلیم ہفتم مین دن ہوتا ہے مگر عمرانات قلیل ہین اور بعد اوسکے پھر دو

عمارات نہین ہے تا اینکہ ایک مقام پر چھہ مہینہ کا دن اور چھہ مہینہ کی رات ہوتی ہے
پس ایک دن و ایک رات ایک سال کا ہے لیکن ذنکو بسبب تمازت آفتاب اور شبکو
بسبب برف باریکی وظلمت و تاریکی کے نباتات وحیوان وانسان کا وجود نہین
ہے اس مقام پر مجکو یہہ مسئلہ یاد آیا کہ ایک پادری نے جناب قدسی مآب والدی
ماجدی سلطان العلما مجتهد العصر مغفور نور الله ضریحہ سے پوچھا تہا کہ اہل اسلام کا
یہہ دعوی ہے کہ شریعت محمدی ناسخ کل ادیان ہے اور کل اقوام پر اور کل ازمنہ مین
جاری ونافذ ہے پس ادائے نماز وروزہ بمقام عرض تسعین جہان چھہ مہینہ دن
چھہ مہینہ رات ہوتی ہے کیونکر ممکن ہے بجواب اوسکے جناب مغفور نے علاوہ دیگر
جوابات کے یہہ فرمایا تہا کہ یہہ شریعت واسطے بنی آدم کے ہے لیکن جہان
وجود انسان وحیوان نہین اور تعیش انسانی ممکن نہین ہے وہان شریعت
کا جاری ہونا ضرور نہین ہے ۔

اسرار حکمت بیچ بیان سرما و گرما

غور کرائے مفضل سرما و گرما مین کہ کس حکمت کے ساتھہ ایام سرما و ایام گرما
مقرر ہین کہ تمامی سال مین بے زیادتی ونقصان کے اعتدال کے ساتھہ بسر اوقات
ہوتی ہے چنانچہ چار فصل مقرر ہین اگر یہ فصل نہ ہوتی تو اصلاح ابدان انسانی
وحیوانی اور تکون نباتات ارضی غیر ممکن تہا اب خیال کر کہ کسطرح سے ایام سرما
رفتہ رفتہ بتدریج آتی ہین اور اسیطرح سے آہستہ آہستہ بتدریج جاتی ہین اور اگر دفعۃً
بعد فصل گرما کی فصل سرما داخل ہوتے تو ضرر شدید پیدا ہوتا اور امراض شدید حادث ہوتے

چنانچہ اگر کوئی شخص حمام گرم سے دفعۃً ہوای سرد مین نکل آوے تو مرض سخت مین مبتلا ہوجاوے
فلہذا جناب باری نے واسطے فصل سرما و گرما کے تدریج مقرر فرمائی اور یہہ دلیل ہے اس امر کے
کہ ایک خداوند دانا خبیر حکیم باتدبیر ہے جو موافق مصالح بندگان حقیر کے تقدیر فرماتا ہے اور اگر کوئی شخص کہے
کہ یہہ تدریج بسبب حرکت آفتاب کے ہے تو اوس سے سوال کر یہہ تدریج و وضع
حرکت آفتاب کو کسنے عطا فرمائی ہے آفتاب خود بشعور ہے اور اگر جواب
دیوے کہ یہہ حرکت اور بزرگی آفتاب کی وجہہ سے ہے تو سوال کر کہ یہہ حرکت
یہہ طریقہ یہہ مقدار آفتاب کو کسنے دی ہے تا انیکہ انتہا ہوگا جواب اوسکا
ایک خالق صانع نے اپنی حکمت شاملہ و قدرت کاملہ سے موافق حکمت قانون
مصلحت کے آفتاب کو پیدا کیا اور یہہ مقدار و یہہ نور و یہہ حرکت خاصہ
بحسب مشیت اپنی عنایت فرمائی کیونکہ ترجیح بلا مرجح محال ہے اور تسلسل علل
ممتنع ہے اور صنعت کا حکمت پر مشتمل ہونا دلیل قطعی ہے اثبات کی کہ صانع
اس صنعت کا علیم و حکیم ہے پس خیال کر کہ اگر فصل گرما نہوتی تو اکثر حبوب و فواکہ و میوہ جات
کا پیدا ہونا اور پختہ و شیرین و خشک ہونا غیر ممکن تھا جسکا پختہ و شیرین ہونا یا خشک ہونا
واسطے ضرورت انسانی کے لازم تھا اور اسیطرح جیسے اگر سرما نہوتا تو اکثر حبوب
و فواکہ میوہ جات کا تکون ناممکن تھا معہذا سرما مین عرصہ دراز تک زراعت
و میوہ جات کا قیام رہتا ہے جسمین مصالح بسیار ہین اور گرما مین قیام کمتر ہے
اور ہر ایک فصل مین منافع بیشمار ہین۔

اسرار حکمت ۵۷ در بیان منافع ہوا

خیال کر اے مفضل کہ ہوا مین کیا کیا منافع بیشمار ظاہر و آشکار ہین چنانچہ اگر چند عرصہ تک
ہوا کو سکون حرکت سے کر کون ہو جاوے تو انسان کو کمال اضطراب ہو اور دم بند ہو کر نہایت
بیقرار ہو جاوے اکثر امراض و آزار درد ہاے دل آزار پیدا ہون بیچارون کو اضمحلال
و فساد ہو جاوے میوہ و بقول مین تعفن و فساد پیدا ہو وبا و طاعون و دیگر آفات کا ظہور اور نقصان
غلہ و حبوب و اثمار موفور ہو پس معلوم ہوا کہ چلنا ہوا کا حسن تدبیر ایزد قدیر سے ہی
اب تجکو یہہ بہی معلوم ہو کہ آواز ایک اثر ہے کہ بسبب اصطکاک اجسام کے ہوا مین تموج
پیدا ہوتا ہی اور وہ ہوا اوس اثر کو قوت سامعہ تک پہنچاتی ہے چنانچہ تمام روز
اور کچہہ رات تک معاملات باہمی مین گفتگو کرتے ہین اور فوراً وہ اثر زائل ہو جاتا ہے
پس اگر کلام کا اثر ہوا مین باقی رہتا جیسا کہ کاغذ مین تاثیر تحریر رہتی ہے تو تمام
عالم آواز سے بہر جاتا اور پہر اختلال کلام سے کچہہ سمجہہ مین نہ آتا اور اسباب کی ضرورت
ہوتی کہ جسسے ہوا تبدیل ہو کر دوسرے ہوا بجاے اوسکے مقرر کیجاوے جسطرح
تبدیل کاغذ کیجاتی ہے پس ہوا سے دیگر کہانسے پیدا ہوتی اور کیونکر اور کسطرح
تبدیل کیجاتی لہذا خلاق حکیم نے اس ہوا کو کاغذ لطیف پنہان بنایا ہی کہ جسسے
نتیجہ کلام حاصل اور ایک شی دوسرے تک واصل اور پہر بعد رفع ضرورت اثر
اوسکا زائل ہو جاتا ہی اور کوئی نقصان یا خرابی یا کہنگی یا شکستگی ہوا مین نہین
ہوتی بلکہ صاف و خالص ہوا باقی رہجاتی ہی اب خیال کر کہ نسیم ہوا باعث صحت جسمانی
و سبب بقاے زندگانی ہے جسکے استنشاق سے دمبدم ترویح اور لحظہ لحظہ تفریح ہوتی ہے
بسبب اوسکے بوے ہر قسم مشام جان تک آتی ہے اور آواز دور دراز اوسکی ذریعہ
سے سامعہ نواز ہوتی ہے بہ نسبت جسطرف ہوا چلتی ہے اوسیطرف زیادہ تر و جلد تر

بوئے اشیاء و آواز ہا سے دور دور دراز پہنچتی ہے اور سردی و گرمی بوسیلہ ہوا کے پہنچکر اصلاح ابدان و اشیاء کرتی ہے اور اوسیکے سبب سے آندھیاں آتی ہین اور اوسیکے ذریعہ سے ابر باران جا بجا پہرتا ہے اور آب باران پہنچاتا ہے اور ہوا اوسکو ایک جگہہ جمع کرتی ہے اور ایک جگہہ سے منتقل و پریشان کرتی ہے درختان و نباتات کو تریح دیتی ہے کشتیونکو جاری کرتی ہے اطعمہ و فواکہ کو لطیف کرتی ہے پانی کو سرد کرتی ہے آگ کو جلاتی ہے چیز ہاے تر کو مانند جامہ تر کے خشک کرتی ہے مجملاً ہوا ذریعہ حیات موجودات اور شگفتگی ریاحین و سرسبزی نباتات و تفریح و ترویح حیوانات و اصلاح اکثر مواد ات ہے۔

اسرار حکمت ۷۶ در بیان فوائد زمین و سکون زمین

خیال کر اے مفضل کہ خلقت عناصر اربعہ کسطرح سے بقدر احتیاج فرمائی گئی ہے جسمین کوئی نقص و اعتراض نہین ہوسکتا چنانچہ خلقت زمین ساتھہ وسعت کے ہوئی ہے تاکہ مساکن و مزارع و اماکن و چراگاہ و سیر گاہ و مقامات تعیش و آرامگاہ اور نخلستان و چمنستان و منابت اخشاب و احطاب اور معادن جواہرات و منبت عقاقیر وادویات کو گنجائش تمام اور وسعت تام حاصل ہو اور اگر کوئی شخص براہ جہالت یا طریقہ سفاہت اعتراض کرے کہ صحراہاے وسیع و بیابان ہاے فسیح سے کیا فائدہ ہے تو جواب دے سکتا ہے کہ وہ مسکن وحشیان و چرندگان و درندگان اور چراگاہ شیران و فیلان و اسپان و دیگر جانوران ہے اور اسواسطے ہے کہ انسان ایک قریہ ایک شہر سے دوسرا آباد کرے یا درختہاے صحرائی کاٹ کر عمارات و ہیزم سوختنی مین صرف کرے یا جانوران سواری و مویشی کی چراگاہ قرار دیوے یا عمارات و باغستان تجویز کرے اور اگر یہ وسعت نہوتی

توانسان ہر شہر و ہر قریہ و ہر قصبہ مین گویا ایک قلعہ مین محصور یا محبس مین محبوس ہوتا
کہ زراعت محدود و مکانات محدود و گذرگاہ محدود سے نہ بڑہ سکتا اور خیال کرکہ ہر گاہ
خداوند حکیم نے اس سطح زمین کو قرارگاہ انسان و آرامگاہ حیوان قرار دیا فلہذا اوسکو
ساکن بنایا تاکہ آمد و رفت نشست و برخاست خواب و بیداری شغل صنعت و دستکاری
زراعت و آبیاری باطمینان ہو سکے اور اگر زمین ہمیشہ متحرک و لرزان ہوتی تو ہر شخص
کو اضطرار خوف و فزع سے ہر وقت انتشار ہوتا چنانچہ جسوقت واسطے عبرت قلیل
سے زلزلہ آجاتا ہے توانسان و حیوان کا آرام زائل ہوجاتا ہے اور اپنی اپنی
مساکن کو ہر شخص چھوڑ دیتا ہے اور اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ زلزلہ
کیون آتا ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ زلزلہ و دیگر آیات ارضی و سماوی واسطے
عبرت بندگان گناہگار اور تخفیف و ترہیب بندگان نیکوکار کے ہی تاکہ قدرت
خالق کردگار اور اقتدار پروردگار دیکھکر ارتکاب معاصی سے پرہیز اور افعال شنیعہ
و اعمال ناشائستہ سے گریز کرین اسیطرح سے جو کچہہ آفات جسمانی اور مصیبات
روحانی اور عذابات آسمانی وارد ہوتی ہین واسطے اصلاح حالات انسانی اور درستی
احوال دنیاے فانی کے ہی اور اگر دنیا مین عوض اوسکا نہین ملتا تو عقبا مین اوسکا
عوض ملتا ہے کہ کوئی چیز دنیاوی برابر ادنا چیز عقباوی نہین ہوسکتی پس
خیال کرکہ زمین کو بالطبع سرد خشک بنایا ہے اور حجریات بہی سرد و خشک
ہین لیکن فرق یہہ ہے کہ حجریات زیادہ تر خشک ہین پس اگر زمین بہی اسیطرح
خشک ہوتی تو تمام روے زمین پتھر ہوتی اور زراعات و نمو نباتات و نصب
درختان و تعمیر عمارات و چراگاہ حیوانات وغیرہ ناممکن ہوتا پس خشکی زمین بقدر

مناسب فرمائی اور ساتھہ خشکی کے ملائمت و نرمی عطا فرمائی تاکہ خاک زمین سے
اعمال ضروریہ و حاجات لابدیہ اور صناعات بدیعہ اور عمارات رفیعہ حاصل ہوسکین اور مہندس
جناب ایزد قدیر نے کمال حکمت و نہایت مصلحت سے اسطرحسے تقدیر فرمایا کہ معظم
معمورۂ قطب شمالی کو بلند فرمایا اور چونکہ سطح زمین کرویت حقیقی سے متجاوز ہے
اسواسطے جانب شمال ہر طرف بہ نسبت جنوب کے بلند ہے اور اکثر دریا مانند
دجلہ و فرات جانب شمال سے جانب جنوب جاری ہوتے ہین اور ازبسکہ پانی
اندر زمین کے تابع روئے زمین ہے تو اسیواسطے اکثر پانی چشمون و نہرون کا شمال
سے جنوب کو بہتا ہے اور اسیطرحسے پانی روے زمین پر بھی اسیطرف بہتا ہے
بحسب ضرورت صرف عمارات و زراعات ہوتا ہے باقی دریا مین شامل ہوجاتا ہے۔

اسرار حکمت ۸۷ در بیان بحار و انہار

پس خیال کرکہ جسطرحسے سطح بام کو ایکجانب سے بلند ایکجانب سے پست بناتے ہین
تاکہ سب پانی ایک جانب منحدر ہوجاوے اسیطرحسے حکیم مطلق و علیم برحق نے
جانب شمال کو بلند اور جانب جنوب کو پست فرمایا ہے اور اگر یہہ حکمت کاملہ مصلحت
شاملہ مرعی نفرمائی جاتی تو پانی کو جریان اور دریا و انہار کو سیلان نہوتا اور ایک
جگہہ پانی مجتمع و استادہ رہکر خراب بیکار اور ہر طرحکا حرج کار اور انصرام امور ضروریہ دشوار
ہوتا اور خیال کرکہ اگر دریا ہاے زمین مین پانی بافراط کثیر بمقدار خطیر نہوتا تو انسان
کو نہایت دقت ہوتی اسواسطے کہ انسان کو واسطے استعمال خورد و نوش شبانہ روز
کے اور حیوانات و مویشی کے ضرورت ہی اور آبپاشی زراعات و آبیاری
باغات و تعمیر عمارات و مکانات کے حاجت ہے اصناف مرغان ہوائی و جانوران

صحرائی و حیوانات دریائی اوس سے منتفع ہوتی ہین اور ہر ذی روح کی حیات
اور قوت نشو و نماہی نباتات اوس سے متعلق ہے اور اشربہ و اطعمہ
گوناگون اوس سے ترتیب پاتے ہین بحالت عطش اوس سے تسکین و تفریح
عظیم پاتے ہین لطافت اغذیہ و حلاوت اشربہ بسبب پانی کے حاصل ہوتی ہے
ابدان و اشیا و البسہ وغیرہ پانی سے دہوتے ہین حمام اور حوض مین غسل
کرکے کثافت بدنی و کلفت جسمانی دور کرلیتے ہین اور اسیطرح سے
منافع بسیار فوائد بیشمار ہین کہ وقت ضرورت معلوم ہوتے ہین کیا تمہکو
شک ہے کہ پانی کثیر دریا ہاے ذخار قلزم ہاے ناپید اکنار مین کیون
ہے پس خیال کر کہ اوسمین اصناف ماہیان عظیم المقدار اقسام
حیوانات آبی کو قیام و قرار ہے جواہرات بے بہا مانند مروارید شاہوار
اور مرجان آبدار اور نگینہ ہاے ضیا بار اور عنبر ہاے خوشگوار
و دیگر اشیاے کثیر المنفعت ادویۂ عظیم الخاصیت مجربات گرانقیمت
پیدا ہوتے ہین سواحل دریا پر اقسام عود و عنبر انواع نباتات
خوش بو و خوش منظر ہویدا ہوتے ہین۔ کشتیان جاری ہوتے ہین
بلاد بعیدہ سے اشیاے نادرہ اور امتعۂ فاخرہ لاکر تجارت کرتے
ہین چین سے عراق مین بصرہ سے کوفہ مین ہند سے عرب مین اسیطرح
سے اکثر بلاد بعیدہ سے تحائف و ہدایا و مال ہاے تجارت لاتے
ہین اور لیجاتے ہین پس اگر پانی محمل سفینہ و کشتی نہوتا تو باربرداری
جانوران سے صرف کثیر اور مصرف کثیر اور زحمت کثیر اور

اندیشہ کثیر متصور تہا اور بدین سبب راہ تجارت وسبیل منفعت مفقود اور حصول اشیاء مقصود ہدایائے نفیسہ معدوم اور دستیابی ادویہ واشیائے ضروریہ وصنائع واسباب لابدیہ مفقود ہوجاتا ہے

اسرار حکمت ۹۷ دربیان ہوا و آتش

اب واضح ہو کہ اگر ہوا مین وسعت و لطافت نہوتی تو انسان کیواسطے سانس لینی کی گنجایش اور بسبب کثرت ابخرہ وادخنہ و بوہائے فاسدہ سے ایک لحظہ آسایش نہوتی اور ابر و باران وجملہ کائنات آفاق کا انتظام برہم ہوجاتا اور اسیطرح جیسے اگر آگ ہوا مین مبسوط مانند نسیم کے مخلوط ہوتی تو تمام عالم کو جلا دیتی لیکن چونکہ احتیاج انسانی طرف آگ کے زیادہ تر اور ضرورت شبانروزی بیشتر ہے اسواسطے اوسکو سنگ و آہن و چوب مین مخزون فرمایا و استعداد وجود وقابلیت آتش کو اونکی اندر مکنون فرمایا تاکہ بقدر حاجت و مقدار ضرورت لیکر فتیلہ و روغن و ہیزم سکے ذریعہ سے کام مین لاوین اور جسقدر احتیاج ہو اوسکے منافع سے منتفع ہوون اور جہانتک ممکن ہو اوسکے مفاسد سے محترز ہوون پس اگر مخزون نہوتی اور مثل آب کے منبع سے جاری یا مثل دریا کے ساری یا مثل ہوا کے منتشر اور آفاق عالم مین محیط و منبسط ہوتی تو فرط حرارت سے کائنات کو ہلاک اور شعلہ سوزان سے جلا کر خاک کر دیتی اور اگر درون آہن و سنگ و چوب مین استعداد وجود نہوتا تو ہمیشہ حفاظت فتیلہ و چراغ دشوار ہوتے اس خیال کر کے منافع آتش کو مخصوص انسان فرمایا اور بدین غرض اوسکو عقد دست و انگشت واسطے استعمال آتش کے عطا فرمائے لیکن بہایم وحیوانات کو کچھہ کام آتش سے تو اونکو یہ آلات بھی نہین دیے کیونکہ ماکولات مین اونکو احتیاج

آتش نہین اور جلد پر وبال اونکو حفاظت سرما و گرما کی بقدر کافی دئے گئے او
محنت و مشقت وحبست وخیز و رفتار و پرواز اور صبر و تحمل اونکو عطا فرمایا اور
منجملہ فوائد آتش کے ایک فائدہ یہہ بھی ہے کہ اوس سے شب ہائے تاریکین روشنی
کیجاوے چنانچہ شمع و چراغ مین انسان کیواسطے فوائد عظیمہ منافع جسیمہ ہین بدون
اوسکے شبکو کتابت وخیاطت وانواع دستکاری واقسام صنعت اور تزئین محافل
وترتیب مجالس وآرائش امکنہ وعمارت وضروریات معالجات ومداوات نا ممکن
ہوتا پس اگر شبکو روشنی شمع وچراغ نہوتی تو انسان گویا زندہ درگور اور جملہ
حالات شب مین کور تھا پس فوائد و منافع آتش قابل احصاو لایق استقصا
نہین ہین چنانچہ اوس سے پخت طعام کرتے ہین جامہ خشک کرتے ہین بدن گرم کرتے
ہین و دیگر اشیا کی دستکاری جلاکر یا گرم کرکے کرتے ہین۔

اسرار حکمت در بیان ابر و ہوا

اے عقل غور کر کہ کبھی آفاق کو ابر سے چھپاتے غلیظ و کثیف اور کبھی زوال ابر
سے عالم کو صاف ولطیف فرمایا کیونکہ دونون حالتین واسطے انسان کے
ضرور ہین چنانچہ اگر ہمیشہ ابر و باران رہتا تو ہوا سرد و فاسد ہوجاتی اشیا مین
تعفن پیدا ہوتا بدن سست رہتا انواع بیماری پیدا ہوتی راہین خراب ہوجاتین
عبور و مرور انکو دشوار ہوجاتا اور اگر ہمیشہ آفاق عالم صاف رہتا تو زمین
خشک ہوجاتی نباتات واشجار جل جاتے چشمہ وانہار باقی نہ رہتے ہوا مین گرمی
و خشکی ہوجاتی انواع امراض گرم وخشک حادث ہوتی اسواسطے حق سبحانہ تعالی
نے کبھی اسطرح کیا کبھی اوسطرح کیا کہ ایک دوسرے کی اصلاح کرے اور سب اشیا

اصلاح و استقامت درست رہین لیکن اگر کوئی شخص یہہ اعتراض کرے کہ کسی چیز مین مضرت نہوتی تو ضرورت اصلاح نہ رہتی جواب اوسکا یہہ ہے کہ مناسب حال انسانی یہہ ہو کہ کبھی اوسکو مضرت و الم مصیبت و غم لاحق ہو تاکہ معاصی و آثام سے پرہیز اور شر و فساد سے گریز کرے چنانچہ حالت امراض جسمانی مین ضرورت استعمال ادویۂ تلخ و ناگوار واسطے اصلاح حال کے لازم ہوتا ہے اور حالت شر و طغیان روحانیہ مین واسطے اصلاح روح کے بسبب حدوث آفات و آلام روحانی کے اکثر فتنہ و فساد انسانی سے باز رہتا ہے اور دفع اسقام جسمانی اور آلام روحانی کیواسطے مصروف دوا و دعا مشغول امور خیرات و جویای نیکی ہاے دنیا و عقبے ہوتا ہی

تمثیل غور کراے مفضل کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی رعیت پر تقسیم مال و دولت اور بخشش نعمت کرے تو کسقدر اوسکی ثناخوانی اور شکرگذاری اور نیکنامی بیجا لاتے ہیں اب خیال کر کہ حق سبحانہ تعالے اپنے اعاظم جود و نوال اور مکارم احسان و افضال سے جو بارش باران سے معمورۂ روی زمین کو سیراب اور سطح کرۂ گیتی کو انواع ریاحین و اثمار و حبوب و اشجار و جریان چشمہ و انہار سے سبز و شاداب فرماتا ہے اور بسبب اوسکے نعمتہاے گوناگون اور سبزہ و گلہاے بوقلمون انواع اشجار و نباتات و اقسام فواکہ و غلہ ہاے بے نہایات سے ہر انسان و حیوان کو کامیاب فرماتا ہے مقابل اوسکے کوئی بخشش سیم و زر یا عطاے لعل و گوہر کچھ وقعت نہین رکھتی حالانکہ انسان قدر نعمت باران سے غافل اور فوائد عظیمہ سے جاہل اور شکر منعم حقیقی سے متساہل ہے اور اگر باقتضاے مصلحت ربانی و حکمت یزدانی بارش مین تاخیر ہوتی ہے تو انسان غافل کسقدر آتش غیظ

وغضب سے افروختہ اور سوزش رنج وملالت سے دل سوختہ ہوجاتا ہے اور اوسکے سبب نہا
ہی اور عطایاے شبان روزی کو فراموش کرکے کفران نعمت اور گستاخانہ سرزنش
وملامت کرتا ہے حالانکہ اگر کوئی منعم کسیوقت ازروی مصلحت کے احسان وانعام سے باز رکھے
تو ہمکو کیا استحقاق ہے کہ بردستی اوسکے انعام کے طلبگار اور غیظ وغضب کے ساتھ اوس
احسان کے خواستگار ہون حالانکہ یہہ تصور کرنا چاہئے کہ جسنے اوس نعمت عظیم کو ازخود ہمکو
عطا فرمایا اور جسنے اوس نعمت مین فوائد عظیمہ اور منافع عمیمہ وجسیمہ ظاہر فرمائے ہین
اوسکو کیا نہین معلوم ہے کہ اس تاخیر انعام واحسان مین کیا فائدہ اور کیا نقصان
ہے بس یقین کرنا چاہیے کہ جو منعم اوسکے فوائد سے واقف ہے وہ اس مصلحت تاخیر کا
بھی عارف ہے اور صلاح دنیا وعقبا بھی اسمین ہے مگر انسان کی ناشکری وبے صبری
کے سبب سے کفران نعمت ہاے جمیل اور فقدان ثوابہاے جلیل ہوتا ہے اور ایک
لذت حقیر کیواسطے نقصان کثیر اور نفع عاجل کیواسطے ثواب آجل زائل ہوتا ہے۔

اسرار حکمت ۸۰ در بیان نزول باران

خیال کر کہ حکیم قدیر نے کس حکمت وتدبیر سے نزول باران مقدر فرمایا ہے کہ ابر ہوا
پر جاری ہوتا ہے اور بالاے آفاق عالم سے پانی برساتا ہے تاکہ ہر مقام پست وبلند اور
نشیب وفراز سیراب ہوجاوے اور اگر ایک سمت سے یہہ گراتا تو سب کوہسار وصحرا ونشیب وفراز
زمین کو محیط ہوتا اور اگر کثرت سے جاری ہوتا تو سب غرق ہوجاتا اور جو منفعت کہ بارش سے
ہوتی ہے وہ منفعت نہوتی اور جو نشو ونماے نباتات بارش سے ہوتی ہے اور بتدریج
آبپاشی ہوکر فواکہ واثمار وازہار کا ظہور ہوتا ہے وہ کیفیت اجراے آبشار وانہار سے نہین ہوتی
اور اوسکے آبپاشی مین انواع مشقت وزحمت اور تنازعات ونفسانیت درمیان اہل

مملکت ور عیت ہوتی ہے اور ضعفا لوا فو یا محروم کرتے ہین پس بہتر اس کی مصلحت
نہین ہی کہ اوپر سے بارش کیجاوے اور سب دشت و کوہسار صحرا و سبزہ زار
اور تمامی چراگاہ حیوانات حدائق و زراعات اشجار عظیم و نباتات خفیفہ و ہر خس و خاشاک
نشیب و فراز عالم خاک سیراب ہوجاوے اور اسطرحسے نزول باران مقدر فرمایا
کہ قطرہ قطرہ ہوکر زمین پر گرے تاکہ برگ و بار اشجار یا در اوراق ریاحین وازہار
اور قعر زمین و سطح سبزہ زارین غواصی کرکے ہر برگ و ہر بیخ کو شاداب کرے اور زراعات
نازک حبوب و غلہ و شاخسار گل و لالہ کو مضرت نہ پہونچاوے پس اگر مثل سیل کے
یکبارگی پانی گرتا تو زراعات و درختان نازک کو ضرر پہنچتا اور زمین مین جابجا
نشیب ہوجاتا جسطرحسے پرنالے سے زمین و درخت کو نقصان ہوتا ہے اسواسطے مقدر
فرمایا کہ بتدریج و تاخیر قطرہ قطرہ ترشح کرے باطن زمین کو سیراب کرے زراعات و نباتات
کا نشو و نما کرے فصل استاد کو مضرت نہ پہچاوے اور بارش باران مین بہت
مصالح ہین کہ ابدان و اجسام کو ملائم و نرم کرتا ہے اور ہوا کو صاف کرتا ہی آفاق عالم
کو شفاف کرتا ہی اور امراض و وبا و طاعون و امراض عفونت آب و ہوا کو زائل کرتا ہے
اور آفات و امراض زراعات و درختان کو منعدم کرتا ہے اگر کوئی شخص اعتراض کرے
کہ بعض اوقات کثرت بارش سے نقصان اور حدوث امراض و آفات ہوتا ہے
جواب اوسکا یہ ہی کہ جسطرحسے مصلحت جناب باری فوائد و منافع باران مین ہے
اوسیطرحسے نقصان و آفات پہنچانی مین ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے قرآن شریف مین
فرماتا ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال
والانفس والثمرات یعنے ہم تمکو بلاء خوف و گرسنگی اور نقصان مال و فرزندان

مین مبتلا کرین گے۔

اسرار حکمت ۸ دربیان کوہسار

فکر کر اے مفضل کہ کوہسار عظیم المقدار کس طرح سے خاک و سنگ سے بلند و استوار ہین جاہلان غافل کو یہہ گمان باطل ہے کہ زیادتی خلقت زمین اور ایک امر فضول بے تمکین ہی حالانکہ یہہ خطای صریح اور کج فہمی پر تفضیح ہی اسواسطے کہ اوسکے منافع عظیم فوائد جسیم موجود ہین چنانچہ اکثر اوقات اوسپر نزول ثوارق و ہبوط صواعق ہوتا ہی جس سے اور اماکن محفوظ رہتے ہین اور سال بھر مین اکثر لوگ بقدر حاجت سنگ لیکر منتفع ہوتے ہین اور اکثر چشمہ وانہار اوس سے جاری ہوتی ہین اور اکثر نباتات وعقاقیر وادویہ اوسپر پیدا ہوتے ہین اور اکثر جانوران درندہ و وحشیان صحرا اوسکے غار مین مقیم رہتے ہین اور اکثر حصنیاے متین وقلعہ ہای مستحکم واسطے حفظ ارباب عناد واہل فساد کے بنائے جاتے ہین اور اکثر اوقات سنگہای مختلفہ کو تعمیر عمارات و دیگر صناعات وآلات وادوات مین استعمال کرتے ہین اور اکثر جواہر وفلزات اوس سے حاصل ہوتے ہین اور منافع دیگر ہین کہ سوا خالق جبال حکیم ذوالجلال کے ہر شخص اوس سے واقف احوال نہین ہو سکتا ہی۔

اسرار حکمت ۸۲ دربیان معادن جواہر

تفکر کر اے مفضل معادن جواہر وفلزات مین کہ حکیم علیم نے کیا کیا اشیای کثیر المنفعت پیدا فرمائے ہین مانند گچ اور چونہ اور ہرتال اور مردار سنگ اور سنگ سرمہ اور پارہ اور جست اور قلعی اور سیسہ اور لوہا اور فولاد اور نقرہ و طلا و یاقوت و زبرجد و زمرد والماس وانواع حجریات کے اور کیا کیا چیزین جاری فرمائی ہین مثل قیر اور مومیائی اور گندھک اور نفط وغیرہ کے بس خیال کر کہ کس کس کام اور کس کس امر مین اونکا استعمال کیا جاتا ہے اور کیا کیا فوائد عظیمہ اور منافع جسیمہ اوسمین موجود ہین ارباب عقل و فراست

پر مخفی نہین رہ سکتا کہ یہہ سب اشیا صانع علیم نے واسطے رفع ضروریات انسان کے
بنائی ہین لیکن باوصف اسکے پھر اسقدر افراط و تفریط اونکی رفع ضروریات مین نہین
فرمائی جس سے انتظام عالم برہم ہوجاوے چنانچہ طلا و نقرہ کو با فراط ارزان نفرمایا
اور علم کیمیا کو انسان سے مخفی فرمایا کیونکہ اگر طلا و نقرہ معادن سے یا علم کیمیا سے بکثرت اور
بآسانی حاصل ہوتا تو قدر اوسکی جاتی رہتی اور خرید و فروخت اشیا اور معاملات دنیا کے
سبیل باقی نرہتی اور خراج سلطنت و سامان حکومت و خزینہ اہل ثروت و دفینہ ارباب حکمت
و مصارف ریاست و حکومت اور ذخیرہ معاش اولاد اور وظیفہ اعاشہ اعقاب و احفاد و دیگر
مصالح عباد مفقود ہوجاتا پس صنعت برنج و قلعی و شیشہ وغیرہ مین انسانکو ممنوع نہین فرمایا
اور جن چیزون کی صنعت مین مضرت ہے اوس سے محروم فرمایا ہے اور اگر تلاش معادن جواہرات
مین بہت کوشش کیجاوے تو انتہائی امر یہہ ہے کہ ایک نہر عظیم ملیگی جس سے گذر مشکل ہے اور وہ
ہمیشہ جاری رہتی ہے ایک سمت اوسکے پہاڑ نقرہ کی ہین اتنے سے کمال قدرت و جلال صنعت
اوسکی آشکار ہے کہ اگر اوسکو منظور ہوتا تو پہاڑ کے پہاڑ طلا و نقرہ کے واسطے انسانکے موجود کردیتا
مگر پھر اوسکی قدر و قیمت کیا رہتی اور معاملات و صنعت و زیور مین کیا کام آتا بدینجہت حکیم علیم
نے اوسکی افراط سے ملقت نفرمائی اور بقدر ضرورت اوسکی آفرینش و افزائش فرمائی خیال کرو کہ اگر کوئی
جانور فاخرہ یا خاصت نادرہ کمیاب بیش بہا و خوشنما نظر آتا ہے تو اوسکی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے
اور اگر بکثرت دستیاب ہوتا ہے تو قیمت و قدر اوسکی کم ہوجاتی ہے پس نفاست شیر اوس چیز کی کم یابی مین ہے

حکایت

ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عہد خاقان خلد آشیان مین بعض وزرای سلطنت
نے چند ماہرین دستکار امانت شعار کو واسطے تلاش معادن جواہرات آبدار کے روانہ کیا

ایک کوہ عظیم دار العبادہ شہر یزد مین واقع ہی جسمین ایک نقب عظیم بعض سلاطین ماضیہ نے کہودی
ہی اور کما حقہ اوسکے حالات کی اطلاع نہین ہے منظور ہوا کہ اوسکی اسرار سے واقفیت اور
اوسکے حالات سی معرفت حاصل کرین چنانچہ دو شخص اوسکے اندر گئی اور راہ مین ایک چاہ عمیق تہا
اوسکے اندر پہنچی ایک شخص سر چاہ پر کہڑا رہا دوسرا اندر گیا اندر چاہ کے نقب ہای متعددہ
بجہات مختلفہ پائی ایک سمت راہ چلا تو آخر کار پہر ایک چاہ عمیق پایا اوسکے اندر گیا تو پہر نقبہای
عظیم نظر آئے چنانچہ چند نقب طی کئے تو ایک درہ وسیع نظر آیا جسکی سقف سی پانی گرتا تہا اور
ایک طرف ایک تالاب تہا جسمین پانی جمع ہوتا تہا اور دوسری طرف مثل چاہ عمیق کے ایک
گودال عظیم تہا اوس تالاب سے پانی اوسمین گرتا تہا اور پانی گرنیکی آواز سے معلوم ہوتا تہا
کہ بہت عمیق ہے اوسکے کنارے سے راہ تاریک تہی ہزار کوشش سے وہانسے گذر ہوا پہر ایک
نقب پر پہنچا اسیطرحسے جاتی جاتے ایک مقام پر پہنچا کہ جہان کچھہ استخوانہای بوسیدہ اور لباس
ہای کہنہ پڑا ہوا تہا معلوم کیا کہ یہانتک کچھہ لوگ آئی تہے اور مرگئے ہر چند چاہا کہ چراغ روشن
کرے لیکن روشن نہوا پہر جرات کرکے آگو بڑہا اور ہاتہہ سے ہر طرف ٹٹولکر چلا جاتا تہا تا اینکہ
ایک چاہ صفہ وسیع تک پہنچا وہان کسیقدر روشنی جہت سی ظاہر ہوئی ہر چند ہاتہونسے تلاش کیا مگر
کوئی رخنہ نقب نہ معلوم ہوا ایک طرف ایک سنگ عظیم پڑا تہا اوسکے ہر طرف
ہاتہہ سے تفحص کیا تو معلوم ہوا کہ کسی چاہ پر پڑا ہے اور اوسکے ساتہہ جو گہڑی تہی
اوسکے اندازہ سے معلوم ہوا کہ وقت زوال ہی اور یہ اول صبح داخل نقب ہوا تہا
اوسوقت نماز ظہر و عصر اوسنے ادا کی اور توکل بخدا پہر مراجعت کی حق تعالے
نے اوسکو اوسی راہ واپس پہنچایا جس راہ ہوکے گذر کر آیا تہا تا اینکہ وقت
نماز عشا کے اپنی مقام پر پہنچا جہان رفیق اوسکا منتظر تہا اور اوسکی طرفسے ناامید ہو چکا تہا

اور جو اثنای راہ سے سنگریزہ جمع کر لایا تہا وہ لاجورد خوشرنگ خوشرنگ تہے اور جب یہہ شخص بمقام چار صفہ کے پہنچا تہا تو اوسنے بہت صدای بلند سی آواز دی تہی رفیق کہتا ہی کہ وقت زوال کے ایک صدای ضعیف سنائی دی تہی - وہان اوس قریہ مین ایک شخص سن رسیدہ ملا اوسنے حال سنکر کہا کہ عنوان شباب مین مجکو بہی شوق ملاحظہ نقب ہوا تہا اور چند احباب لیکر داخل نقب ہوا اور وہ سب حال بیان کیا جو اوس شخص نے دیکہا تہا زیادہ اوس سے یہہ بیان کیا کہ جب چار صفہ تک پہنچا تو ایک چاہ عمیق دیکہا اوسکے اندر گیا اوسکے مقر مین ایک راہ تہی اوس راہ مین قریب چار فرسخ کے گیا تو پہر چار صفہ نظر آئے اوسمین ایک طرف روشنی تہی اور وہان طلا و نقرہ کہ بہت چمکدار نظر آتا تہا جب قریب اوسکے گیا تو کچہہ پانی عمیق حائل تہا ایک رفیق نے چاہا کہ شناوری کرکے عبور کرے لیکن وہ غرق ہوگیا معلوم ہوا کہ یہہ معدن عظیم ہے اور اکثر حالات صنعت کاری پڑے تہے معلوم ہوا کہ یہان تک لوگ پہنچے لیکن ناکام رہے چونکہ یہہ نقل عجیب و غریب تہی اور مضمون حدیث سے موافق تہے اسواسطے مسطور ہوئی اب یہہ ترجمہ حدیث مفصل کیا جاتا ہی -

اسرار حکمت ۴۲ در بیان فواکہ و زراعات

غور کرای مفضل کہ واہب بے منت محسن بے صنعت نے نباتات و اشجار مین کیا کیا منفعت بخشی ہی بہبودی اقسام واسطے تمام خورد و نوش کے اور برگ نباتات واسطے علوفہ حیوانات کے لکڑی چوب اشجار واسطے جلانے کے اور اصناف صنعت اور تجارت اور تعمیر مکانات اور بنانے اشیای مختلفہ کی اور پوست درخت و برگ و بار و صموغ و ازہار واسطے اکثر ادویہ امراض و آزار کے مقدر فرمائے ہین اوسمین منافع بیشمار فوائد بسیار آشکار ہین اگر بدون درخت کے

یہ میوہ جات ہمکو ملتے تو ہزاروں فوائد دستکاری و صنعت کاری جو سقف مکانات اور دریچہ و
درہای مکانات اور تختے و کرسی و دیگر اشیا مین چوب سخت سے ہوتے ہین مفقود ہو جاتین اور کشتی یا
دریائی اور دیگر اشیای ضروری معدوم ہو جاتین اور علاوہ اسکے جو فرحت و انبساط مشاہدہ
سبزہ زار شگوفہ و گلہای پربہار اور جسقدر سرور و نشاط ملاحظہ اشجار و اثمار و ریاحین و ازہار سے
حاصل ہی کسی چیز سے حاصل نہین ہے ۔

اسرار حکمت ۸۹ در بیان زراعات

غور کرای معتقل حکمت خداوند قدیر کو زراعت مین ایکدانہ سے سو دانہ پیدا فرماتا ہی اگر اوسکا فضل کم
شامل حال نہوتا تو ایک دانہ سے ایکدانہ پیدا ہوتا پس قوت سال آیندہ کہانے آتا اور زراعت مین
کہانسے صرف کیا جاتا اور کیونکر زندگی اہل دنیا بسر ہوتی چنانچہ اگر کسی بادشاہ کو منظور ہوتا ہے
کہ کوئی شہر آباد کرے تو تخم ریزی کیواسطے غلہ دیا جاتا ہی اور سال بہر خراج نہین لیا جاتا تا انکے
واسطے سامان قوت اور کاشتکاری فراہم ہو جاوے پس غور کر کہ اب جو کچھ عقلا تربیت و آبادی کیواسطے
بہزار غور و فکر تدبیر کرتے ہین خداوند حکیم نے پہلے سے بغیر فکر و تشویش کے مقدر اور مقرر فرمایا ہے
اور اوسی انداز پر عقلا تدبیرات عمل مین لاتے ہین چنانچہ حق تعالے اسقدر کاشتکاری مین منفعت
بخشی ہے کہ مقدار تخم ریزی اور رسد اوقات اور زراعت کو کافی ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے درختہای
خرما و دیگر درختہای عظیم کیواسطے یہہ مقرر فرمایا ہی کہ حوالی و اطراف مین اوسکے بہت درخت پیدا
ہوتے ہین جنکو اوکہاڑ کر جابجا لگا دیتے ہین اور بڑے درختون کو قطع کرکے اوسکی چوب کے
جابجا استعمال کرتے ہین اور اوسکی جڑسے پہر شاخین نمودار ہو کر بار ور ہوتی ہین اور کوئی
درخت ضایع ہو جاتا ہے تاہم مثل اوسکے موجود رہتے ہین ۔

اسرار حکمت ۸۵ در بیان ماش و مونگ وغیرہ

غور کر اے مفضل کہ کسطرح سے حلیم قدیر نے دانہای حبوب کو پیدا کیا اور کس صورت سے ماش اور مونگ اور باقلا وغیرہ کو سہو پیدا کیا اور ان پر مثل کیسہ خریطہ کے غلاف چڑہایا ہے تاکہ اوس خریطہ وکیسہ مین بمحافظت تمام تربیت پاوین جبتک دانہ اونکے مستحکم نہوون غلاف اونکے شگافتہ نہوون اور بعد اوسکے غلاف اونکے شگافتہ ہوکر دانہ نمودار ہوتے ہین جس طرح سے بچہ شکم مادر مین غلاف مشیمہ مین تربیت پاتے ہین اور جب اعضا مستحکم ہوجاتے ہین تو وہ غلاف چاک ہوکے پیدا ہوجاتے ہین۔

اسرار حکمت ۱۹۶ در بنای گندم

غور کر اے مفضل کہ دانہ گندم کو ایک پوست سخت مین پیدا فرمایا اور ہر دانہ پر ایک نیزہ لگایا کہ چڑیان نکہا سکین اور اونکو درختون کو نازک کیا جس پر مرغان صحرائی نہ بیٹہ سکین اگر کوئی سوال کرے کہ کبہی کبہی بعض طیور دانہ کہا جایا کرتے ہین تو جواب یہہ ہی کہ وہ بہی مخلوقات خدائے ہین اونکے واسطے بہی کسیقدر اوسمین مقدر فرمایا ہی لیکن غلاف سخت اور نیزہ اسواسطے مقرر فرمایا ہی کہ زیادہ تر ضرر نہ دے سکین اور اگر یہہ محافظت نفرماتا تو سب غلہ بسبب طیور کے ضایع ہوجاتا اور بالکلیہ باقی نہ رہتا اور اسقدر کہاجاتے کہ خود ہلاک ہوجاتے اور مزارعین کیواسطے باقی نرہتا اور صاحبان قوت لاہیوت محروم ہوجاتے فلہذا جناب باری نے اسطرح سے مقدر فرمایا کہ دانہ ہای غلہ ایک حجاب مین محفوظ رہین اور بجز دانہای قلیل کے طیور کو میسر نہ آوی اور زیادہ تر واسطے انسان کے باقی رہے کیونکہ وہ مستحق تر اور بسبب محنت وزحمت ہای کاشتکاری کے لایق تر ہین اور اونکی امزجہ کے واسطے موافق تر ہے اور واسطے غذای انسانی کے بخوبی مرغوب تر ہے اور اگر درخت اوسکا مانند درختہای میوہ دار کے بلند وعظیم ہوتا تو ہمیشہ بار اوسکے بالیون کا سرقہ ہوتا اور نزاعات مفسدات باہم شرکا وخاصیان ودیگر اشخاص

مین رہا کرنا اور ہمیشہ محافظت کیواسطے نگہبان کی ضرورت ہوئی فلہذا جناب باری نے ایک فصل خاص مین درختہاے نرم و نازک مین بکثرت اوسکی آفرینش فرمائی اور بقدر ضروری نسانی اور بقدر قلیل موافق قوت حیوانی کے اوس سے بہرہ یاب فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۸ دربیان آفرینش درخت و گیاہ

تامل کر اے مفضل کہ درختہای وگیاہ ہای زمین ہمیشہ محتاج غذا ہین اور مثل انسان و حیوان کے اونکو دہان نہین دیا گیا ہی اور حرکت ایک مقام سے دوسرے مقام پر نہین کر سکتے جس سے تحصیل معاش کر سکین لہذا اونکی ریشہ و رگہای باریک کو تمام جسم مین ساری کیا ہے اور بیخ و اصول اونکا زمین مین مرکوز کیا ہی تاکہ غذا اپنے اندرون زمین سے چوس کر حاصل کرین اور ہر برگ و بار و شگوفہ وازہار تک بخوبی لیجاوین جسطرح سے اطفال پستان مادر چوسا کرتے ہین اور شیر مادر سے بیکر تربیت و پرورش پلتے ہین اسیطرح سے اطفال نباتات و اشجار پستان مادر زمین سو منہ مین لیکر شیر رطوبات زمین چوستے ہین اور خیال کر کہ ستون ہاے خیمہ و خرگاہ کو کسطرح سے استاد کرتے ہین اور طناب و رسن سے اوسکا استحکام کرتے ہین تاکہ کسیطرف نگرین اسیطرح سے حضرت حکیم قدیر نے سب اشجار و نباتات کو مثل خیمہ ہای بلند کے استاد کیا اور درختہای عظیم مثل صنوبر و خرما و خیار کو ملبند فرمایا اور ریشہ و اصول سے اوسکا استحکام فرمایا تاکہ ہواہای تند سے نگرین پس تامل کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے جو صنعت تین تعبیہ فرمائی ہے اوسی پرتو پر حکما و عقلا نے اپنی صنعت مین دستکاری کی ہے اور صنائع ربانی بدایع یزدانی مقدم ہے صنعت ہاے انسانی پر۔

اسرار حکمت ۹ دربیان برگ و گل

غور کر اے مفضل خلقت برگ و بار اشجار مین کہ بعض برگ غلیظ و عریض و طویل مین اور بعض

برگ لطیف و قصیر و صغیر ہین رگہای باریک و نازک سے مثل جامۂ نادرہ و لباس فاخرہ کے بافتہ اور مثل نساج عنکبوت کے تارہای لطیف سے ساختہ ہین اگر کوئی شخص ہاتھہ سے بناوے تو ایک سال مین ایک برگ خوش اسلوب درستی بناوے ہرچند کہ آلات دستکاری اور سامان صنعت کاری بہم پہنچاوے یا عقلا سے مشورہ کاری یا حکما سے رازداری کیجاوے تاہم ایک برگ درخت کی صنعت سے عاجز آوے مگر خیال کر کہ ایک وقت قلیل ایام بہار مین نساج قدرت جناب احدیت اور صنایع حکمت جناب صمدیت عز اسمہ کیا کیا برگ و بار نیلا فرشی پر اور کیا کیا شگوفہ و ازہار اور کیا کیا شقایق و لالہ زار اور کیا کیا سبزہ و ریاحین ہویدا فرماتا ہی کہ دامن ہاے صحرا و بیابان خیابان ہاے گلشن و گلستان کنارہای دریا و کوہ بھر جاتے ہین ہر طرف بعض حکیم قدیر ذو المنن سے بدون حرکت و محن کے چمن چمن لالہ و نسترین سبزہ و یاسمن انواع گلہای گلشن چشم زدن مین ہوجاتے ہین پس خیال کر کہ ہر برگ کو رشتہ ہای نازک اور رگہاے باریک و تارہاے لطیف سے بافتہ فرمایا ہے کہ برگ ہای درخت حرکت سے پاشان و ہوا سے پریشان نہوں اور بذریعہ ریشہ و رگ ہای لطیف کے طراوت آئے نفوذ کر کے درختوں کو سبز و شاداب اور برگ و بار کو باآب و تاب رکھے اور رگہاے درخت سے بعض رگوں کو استحکام و قوت بخشی اور بعض کو تازگی و لطافت بخشی جس طرح سے خیمہ کو ستون ہاے قوی و استوار اور طناب ہاے رسن سے مستحکم تر و پائدار بناتے ہین پس وہ رگ و بلا مثل طناب و ستون کے وسایل استحکام ہین اور مثل عروق عضلات کے ذریعۂ تغذیت و ترطیب اشجار و تربیت نباتات دراز ہار ہین۔

اسرار حکمت ۸۹ در بیان ہستہ و دانہ میوہ جات

تفکر کر اے مفضل حکمت خالق اکبر یات دانہ میوہجات ہین کہ دانہ میوہ دستہ خرما کو سخت
و درشت بنایا ہے تاکہ عرصۂ بعید و مدت مدید تک محفوظ رکہہ سکین آب و ہوا سے فاسد
و خراب نہو جائین پس وقت ضرورت بو دیئے جا وین اور اوس سے پہر درخت پیدا ہوجاوین
ادویہ و عقاقیر مین استعمال کر سکین اور اسواسطے سخت بنایا ہے کہ مغز میوہ اوسمین
چہپان رہے اور مغز و تخم اوسکا پاشان نہوجاوے اگر سخت و درشت نہوتا تو مغز
اوسکا پاشان ہوجاتا اور خود فاسد ہوکر بونے کے لایق نہوتا اور استعمال ادویہ کے
لایق نرہتا چنانچہ بعض دانہ کہائے جاتے ہین بعض سے روغن کشید کرتے ہین بعض کو
معالجات امراض مین استعمال کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۹ دربیان لذت خرما و انگور و دیگر میوہ جات

غور کر اے مفضل کہ مغز خرما و انگور و دیگر میوجات موفور مین خالق نور صانع غیور نے
کیا کیا لذت و حلاوت ہائے نامحصور بخشی ہے اور مثل ثمر درخت حنظل و چنار کے بد ذائقہ
و ناگوار نہین فرمایا ہے تاکہ انسان لذتہائے گوناگون سے متمتع اور حلاوتہائے تازہ
سے منتفع ہووے اور غور کر کہ سال بہر مین ایک مرتبہ ایام خزان مین
سب درخت اپنا لباس درخت گرادیتے ہین اور حرارت غریزی اور قوت طبعی بیخ
و شاخ کے اندر محتبس ہوجاتی ہے جس سے قابلیت تولید میوہجات پیدا ہوتی ہے
پس فصل بہار مین وہ قوت زندہ ہوکر حرکت کرتی ہے پہر درخت خلعت برگ و گل
سے کامیاب و سبز و رنگ تازہ سے سبز و شاداب ہوجاتا ہے ہر درخت اپنے اپنے
وقت پر انواع فواکہ و گلہای پر بہار سے طبق طبق نثار کرتا ہے پس کاشانہ دنیا گویا
ضیافت خانہ ہے اور ہر شاخ درخت باردار گویا خدمتگار ہے کہ انسان کیواسطے طبق اٹہا

اطعمہ لذیذہ اور مشتہا بہاے حلویات لطیفہ ہاتہون پر لئے استادہ ہے سرشاخ سایہ گستر
گویا باغبان گلشن ہے جو گلدستہ گلہاے گونا گون اور شگوفہ ہاے بوقلمون واسطے نثار آمیز
مہیا و آمادہ ہے اگر تجکو عقل و شعور ہے تو اپنی مہربان رحیم محسن کریم کی معرفت اور اوسکی
عنایت و حکمت سے واقفیت حاصل کر اور اپنے ولی نعمت کی اس دعوت و ضیافت کا
شکریہ ادا کر کیونکہ یہہ سب فواکہ اثمار نزہت ریاحین و ازہار الوان فواکہات لطیفہ و انواع
میوہ جات شریفہ درختان گلشن و گلستان پیداوار کوہستان و بیابان تیرے واسطے پیدا ہوئے ہین
اور تو اوسکی نعمت کا کفران اور اوسکی حکم سے عصیان کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۱۹ در بیان پیدائش انار

غور کر اسی مفصل کر ملقت انار مین کیا کیا آثار قدرت کردگار ہے چنانچہ اوسکی اندر
ثمر و تخم پیدا کیا ہے اور ہر گوشہ پر ایک پردہ لطیف ایک پوست باریک سے ہویدا
کیا ہے ہر گوشہ مین دانہاے انار اسطرح پر نصب ہین کہ گویا سلک ہاے گوہر شاہوار
کو منعقد یا ہر خانہ مین نگینہ ہاے جواہر آبدار کو مرصع فرمایا ہے اور اونمین چند حصہ
کو محفوظ و مغلوف اور ہر حصہ کو ایک لفافہ پوست باریک لطیف مین جدا جدا ملفوف
کیا ہے اور اس پوست کے لطافت و بافتگی و ساختگی سے عقل انسانی حیران
اور ان سبکو ایک پوست سخت و استوار مین مثل قلعہ استوار کے محصور و مستور
اور آفات و صدمات سے محفوظ و مامون فرمایا ہے پس تدبیر شریف و حکمت منیف
اوسمین یہہ ہے کہ اگر سب دانہ یکجا مثل کوزہ کے ایک پوست سخت مین مجتمع ہوتے
اور ہر حصہ منقسم اور شحم اندرونی سے منتظم نہوتا تو سب دانون کو غذا کا وصول
اور ہر دانہ کو نشو و نما حصول نہوتا اور شگافتہاے لطیف سے ہر حصہ کے محافظت

تاکہ ایک دوسرے کی رطوبت سے فساد یا کوئی حصہ فاسد ہو تو دوسرے حصہ کو بعد اوسکے
مضرت و کساد نہ پہونچے اور پہر پوست سخت و مستحکم سے سب کی حفاظت فرمائے تاکہ گزند سرما
و گرما اور فساد ہوا سے محفوظ رہے کیونکہ اوسمین شربت لطیف و زلال منیف بہرا ہے
اور شان آب لطیف یہہ ہے کہ جلد فاسد و خراب ہو جاوے حالانکہ عرصۂ دراز تک انار
رہتے ہین اور غذا و دوا مین استعمال کیے جاتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۲ در بیان کدو و خربزہ و خیار وغیرہ

غور کر اے مفضل کہ حکیم قدیر نے بعض درختون کو بلند و ایستادہ کیا اور بعض درختون
کو زمین پر پہن و افتادہ کیا تاکہ ہر صورت سے اوسکی قدرت آشکار اور ہر روش پر اوسکے
حکمت نمودار ہو چنانچہ درختان کدو و خربزہ و ہندوانہ و خیار کو زمین پر پہنا در فرمایا اور
اوسمین پیدائش میوہائے بزرگ مقدر فرمایا پس اگر زمین پر مثل دیگر درختان نخل
کے ایستادہ ہوتے تو بار گران میوجات بزرگ کا کیونکر تحمل کرتے اور قبل رسیدگی
و بالیدگی کے شکستہ و خستہ ہو کر ضایع ہو جاتی اسواسطے مقرر فرمایا کہ درخت اوسکی
زمین سے ملحق رہین اور پہل اونکے شاخہای درخت سے ملحق رہین چنانچہ کدو و ہندوانہ
کو گرد اگرد شاخہای نباتات کے الحاق ہوتا رہے جسطرح سے اطفال و نباتات و بچہ ہای حیوانات کو پستان
امہات سے الصاق رہتا ہے اور جس طرح سے بچہ پستان مادر چوس کر پرورش پاتے ہین
اوسیطرح سے یہہ پہل آغوش مادر اور رضاعت شیر رطوبت سے نوازش پاتے ہین
اور خیال کر کہ پیدائش ایسے فواکہ کی عین شدت گرمی مین مقدر فرمائی تاکہ حرارت
و یبوست فصل اوس سے زایل اور ہیجان مواد حارہ کو تسکین اوس سے حاصل ہو لیکن
بلا قصد و بلا شعور کے طبیعت انسانی اوس پر مایل ہے اور اوسکے ادراک مصلحت

وحکمت سے ہر شخص غافل ہے پس اگر شدت سرما مین یہہ اشیا پیدا ہوون تو کسی کو رغبت
اور اوسکے استعمال سے منفعت نہو مگر بعض اقسام نوا کہہ خیار و تربز سرما مین پیدا
ہوتے ہین کیونکہ اوسکی آفرینش ناممکن نہین فرمائی ہے اور اوسمین یہہ مصلحت مرعی
فرمائی ہے کہ بعض اوقات علاج امراض مین ضرورت اور تسکین مریض کی حاجت ہوتی ہے
لیکن بالطبع رغبت نہین ہوتی ہے اسواسطے پیدائش بکثرت نہین ہوتی اور جو کہ
ہر فصل مین ایسی اشیا کی ضرورت نتھی اسواسطے اوسکا درخت کلان و مستحکم فرمانیکی حاجت
نہین اسیواسطے اوسکو فصل مخصوص و شہر مخصوص و مقدار مخصوص پر خلق فرمایا
فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۳ وبیان درخت خرما

خیال کر اے مفضل خلقت درخت خرما مین کہ نر و مادہ پیدا فرمایا ہے تا وقتیکہ نر و مادہ کو
یکجا نکرین بارور نہین ہوتا جسطرح سے مرد و عورت انسان کے یکجا نہون بارور نہین ہوتے
اور خیال کر کسطرح سے اوسکے پوست کو تار و پود سے مثل جامہ کے بافتہ کیا ہے اور کسقدر
سخت و مستحکم فرمایا ہے تاکہ بار ہاے خوشہ ہاے گران سے خمیدہ نہون اور ہوا ہاے تند سے
ضرر رسیدہ نہون اور چوب درخت خرما سقف ہاے مکان و پل ہاے دریا مین کار آمد ہون
اور اسیطرح سے چوبہاے دیگر اشجار عظیمہ مثل تار و پود جا بسنگین کے ریشہ ہاے محکم و گہاے
مستحکم سے اسطرح سے بافتہ ہین کہ یکذات و یک لخت ہوگئے ہین اور اس استحکام کے ساتھ
خمیدگی و نرمی بھی عطا فرمائی ہے کہ جس سے آلات و ادوات و در ہاے مکان
و خانہ ہاے جانوران بن سکین پس اگر مانند سنگ کے سخت و سنگین ہوتی تو کرسیان و صندوق
و پنجرہ و دیگر اشیا انبنا سکتے اور منجملہ مصالح عظیمہ کی یہہ بھی مقدر فرمایا کہ پانی مین غرق نہوون

تاکہ اوس سے کشتیان بن سکین اور انسان و حیوانات و اسباب و جواہرات و جملہ اشیا کا ایک جزیرہ سے دوسری جزیرہ مین ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا آسان ہو پس اگر یہہ امر مقدر نفرماتا تو اسباب کے باربرداری مین کسقدر دشواری ہوتی یا اگر اوسطرف راہ خشکی نہوتی تو کیونکر دہانسے ہر شہر مین مرور یا اسباب و اشیا کا لیکر بلاد بعیدہ مین عبور کرنا ممکن نہوتا۔

اسرار حکمت ۹۴ در بیان ادویہ

خیال کر اے مفضل کہ ادویہ و عقاقیر مین اللہ تعالی نے عجب عجب منفعت و خاصیت بخشی ہے کوئی دوا اعماق بدن اور عروق و مفاصل سے مواد غلیظہ و فاسدہ و سوداویہ کو کھینچ کر نکال دیتی ہے مانند افتیمون و شاہترہ کے اور کوئی دوا ریاح غلیظہ کو دفع کرتی ہے مانند سکنجبین کے اور کوئی دوا تحلیل ورم کرتی ہو و علی ہذا القیاس پس خیال کر کہ کسنے یہ خاصیت و قوت عنایت کی ہے سوا اوس شخص کے کہ جسنے واسطے مصلحت عباد کے ادویہ کی خلقت فرمائی اور کسنے اونکے منافع و خواص سے واقفیت دی بجز اوسکے کہ جسنے یہہ خاصیت اومین ودیعت فرمائی اور ہمکو عقل و خردمندی عنایت فرمائی اور اگر گمان کیا جاوے کہ لوگون کو باتفاق یا تجربہ اسکا ادراک ہوا تو جانورون کو کیونکر اوسکا ادراک ہوا چنانچہ بعض جانور اپنی جراحات کا علاج کرتے ہین اور اچھے ہو جاتے ہین اور بعض جانور اپنے امراض کا مداوا کرتے ہین اور صحت پاتے ہین اور بعض طیور آب دریا سے حقنہ کرتے ہین اور اوس سے دست آتے ہین اور اسیطرح سے بہت معالجات ہین کہ حیوانات کو بذریعہ الہام حضرت خالق الانام القا ہوئی ہین اور اگر تجھکو شک ہو کہ جسقدر گھاس پھوس اور خس و خاشاک صحرا و بیابان یا ویرانہ و خرابہ و کوہستان مین پیدا ہوتے ہین

یہہ سبب زیادہ و فضول غیر ضروری و غیر معمول ہین تو ایسا گمان فضول خود نامعقول و
نامقبول ہے کیونکہ اکثر غذا ہای وحشیان صحرا اور دانہ و تخم اوسکے علوفہ پرندگان ہوا
اور شاخ و برگ و چوب اوسکے ہیزم مسافران و شہریان یا دوای امراض انسان
و حیوان ہے بعض اشیا سے پوست حیوانات کے دباغی کرتے ہین بعض چیزون سے رنگ
نکالتے ہین اور بعض گیاہ ہاے حقیر سے کاغذ بناتے ہین جسکے محتاج بادشاہ و وزیر
غنی و امیر ہین بعض گیاہ سے بوریا و حصیر بناتے ہین بعض سے غلاف و کیسہ بناتے ہین
بعض نباتات کو صندوق ہاے شیشہ مین بہرتے ہین اسطرحسے صدہا منفعت ہین
کہ انسان اوسکا احصا نہین کرسکتا پس عبرت کرنا چاہیے ہر چیز صغیر و کبیر قلیل و کثیر
نفیس خواہ قیمتی ہو خواہ غیر قیمتی ہو چنانچہ فضلہ انسان و سرگین حیوانات سی خسیس حیثیت تر
کوئی چیز نہین ہے مگر اس نجاست و خباثت پر اوسکو جمع کرکے زراعات غلہ و فواکہ و خضراوات
مین استعمال کرتے ہین اور بدون اسکے اصلاح زمین و قوت زراعت کسی دوسری
چیز سے بہم نہین پہچا سکتے حالانکہ کسقدر اوسکو کثیف و حقیر و مکروہ جانتے ہین کہ اوسکے
قریب نہین جاتے پس قدر و قیمت ہر چیز کی وقت ضرورت خاص یا حالت خاص یا مقام
خاص پر ظاہر ہوتے ہی بلکہ ہر چیز کے واسطے دو قیمت دو بازار ہین ایک بازار کسب
و تجارت ہے اور ایک بازار علم و معرفت ہی اگر کسی چیز کی قیمت بازار تجارت مین کم ہی
تو بازار علم و معرفت مین اوسکی قیمت بیشتر ہے بلکہ استدلال و اعتبار اوسکا بہا ہی
ہی چنانچہ اگر طالبان علم کیمیا کو معلوم ہو کہ فضلہ انسا مین کیا کیا منفعت ہی تو اوسکو
گران ترین قیمت پر خرید کرین مفضل کہتا ہی کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام
تک باختتام پہنچا تو حضرت نے واسطے نماز کے برخواست فرمائی اور ارشاد کیا

کہ پھر صبح کو حاضر ہونا مفضل نیک انجام بفرحت و سرور تمام اپنی مقام پر واپس آئے اور جو خزائن علم و معرفت جواہر اسرار حکمت سے مالامال ہو کر شکریہ جناب احدیت بجالائے ۔

اسرار حکمت ۹۵ در بیان مجلس چہارم و خطبہ حضرت امام علیہ السلام

مفضل سے روایت ہے کہ جب سفیدی صبح پر ضیا نمودار اور شعاع خورشید خاوری صفحہ گیتی پر آشکار ہوئی تو بعد نماز کے وظائف معمولی سے فارغ ہو کر حضور لامع النور میں اوس آفتاب ہدایت سپہر ولایت و امامت کے حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ تحمید و تمجید بیقیاس اور تنزیہ و تقدیس تقدسی اساس سزاوار نام نامی ملک العلام ہے کہ جسکا نام سب ناموں سے قدیم تر اور جسکا نور سب نوروں سے عظیم تر ہے اور وہ خداوند علام صاحب جلال و اکرام خالق انام اور صانع مکان و زمان لیالی و ایام ہے واقف اسرار نہان و عالم رازہای نہان ہے نامہای مبارک اوسکے سینہ ہا و اولیا میں مخزون اور علم اوسکے اعتبار سے مکتوم و مکنون ہیں صلوات زاکیات و تحیات بابرکات اوس جناب رسالت مآب کو کہ جسنے تبلیغ آثار وحی و نبوت اور تادیہ احکام رسالت کا کما فرمایا بہ بشارت مثوبات اخروی سے ترغیب اور عقوبات عذابہای عقبا و سے تخویف و ترہیب فرمائی راہ مستقیم شرع متین اور جادہ قویم دین مبین کی رہنمائی فرمائی معرفت جناب رب العالمین اور عقاید حق و یقین کے ہدایت فرمائے انوار مشعل ارشاد و ہدایت سے ظلمت کفر و جہالت دور فرمائی تاکہ بعد دلیلہای واضح اور حجت ہای لایح کے جو شخص ضلالت اختیار کرے اوسکو داخل دار البوار مستوجب عقوبات ابدیہ کیا جاوے اور جو شخص ایمان لاوے اور دلائل واضح کو قبول کرے اوسکو مستحق

نعیم دار القرار فرمایا جاوے اور درود و سلام تحفۂ آل پاک حضرت خیر الانام ابد الآبدین دہر الدہرین ہے کہ جو سزاوار تحیات بابرکات او سلامہاے بلانہایات ہین۔

اسرار حکمت ۹۶ دربیان اقوال منکرین جناب احدیت

اے مفضل بیان کیا ہمنے دلائل علم وحکمت اور شواہد آثار قدرت جناب رب العزت جیسا کہ پیدائش انسان وحیوان اور آفرینش نباتات و درختان ہین آشکار و نمودار ہین پس جو لوگ کہ حکمت و تدبیر ربانی اور علم و تقدیر یزدانی سے انحراف کرتے ہین وہ ماحونین کفار اور منکرین صانع آفریدگار ہین اور تابعان مانی نابکار قائل دو خداوندکار ہین اور حکمت مکارہ و آلام اور مصائب و اسقام سے جاہل اور مصالح موت و فنا سے غافل ہین اور بعض حکماے طبیعین کہتے ہین کہ اشیاے موجودات از خود آتے ہین و جاتے ہین اور بدون تدبیر حکیم و مشیت صانع علیم کے از خود موجود و معدوم ہوا کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۱۰۷ بیان مصالح وبا وطاعون و دیگر امراض

خیال کراے مفضل کہ اکثر آفات آسمانی اور حوادث زمانی اور بعض امراض جسمانی مانند وبا وطاعون اور یرقان و ملخ و مرگ و دیگر سوانح ایجہانی ایسے ہوتے ہین کہ جو خلق کثیر اور جم غفیر کو گزند پہچاتے ہین بدینوجہ کافران جاہل اور ملحدان باطل اقرار وجود جناب واجب الوجود سے انحراف اور حکمت و تدبیر حضرت معبود قدیر سے استنکاف کرتے ہین جواب باصواب اونکا یہہ ہے کہ اگر خالق باتدبیر صانع خبیر نہو تو چاہیے کہ آفت ہاے عظیم اور فسادہاے جسیم اس سے زیادہ تر حادث ہوجاوین مثلاً آسمان زمین پر گر جاوے ساری دنیا دریامین غرق ہوجاوے

آفتاب کسیدن نہ نکلے دریا و نہرین ایک دم سے خشک ہو جاوین ہوا کی حرکت بالکل موقوف ہو جاوے یا دریا اسقدر جاری ہو کہ سب کو غرق کر دے یا طاعون و وبا و ثلج و تگرگ اسدرجہ نازل ہون کہ تمام عالم کو ہلاک کرین اور ہرگاہ ایسا نہین ہوتا بلکہ کبھی بعض اوقات بعض حدود مین بعض آفات حادث ہوتے ہین اور کبھی قلیل ہوتے ہین اور کبھی بالکل نہین ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ جس جگہ اور جسوقت حکیم قدیر کو تخویف یا تعزیر فرمانا منظور ہوتا ہے اوسی جگہہ چند عرصہ تک اسطرح کے آفات نازل فرماتا ہے تاکہ اس تادیب و تنبیہ سے خواب غفلت و نشہ معصیت سے ہوشیار ہون اور جب وہ آفات زائل ہو جاوین تو فضل جناب پروردگار و احسان حضرت پروردگار کے شکر گذار ہون۔

اسرار حکمت ۹۷ دربیان مصائب و آلام

اہل مفضل تابعان ملحدے و کافران وجود ربانی کہتے ہین کہ اگر کوئی خالق کریم صانع رحیم ہوتا تو دنیا مین آلام و مکروہات صدمات و آفات نہوتے اور ہمیشہ واسطے انسان کے سامان عیش و نشاط عنوان فرحت و انبساط مہیا ہوتا کوئی رنج و ملال کسیوقت و کسی حالت مین لاحق حال نہوتا جواب اوسکا یہہ ہے کہ اگر ایسا نہوتا تو اسقدر فتنہ و فساد حسد و عناد کے ثوران نخوت و غرور اور کفران و الحاد کو طغیان ہوتا کہ امور دنیاوی و عقبادی کا انتظام درہم برہم ہو جاتا اور کوئی شخص کسی شخص کا پرسان حال یا متفقدا حوال یا شریک رنج و ملال یا معین افعال و اعمال نہوتا چنانچہ جو لوگ کہ ابتدا سے ناز و نعمت سے پرورش اور عیش و آرام سے آسائش پاتے ہین اونکا طغیان و کفران اس ہر

پہنچاہی کہ طریقہ آدمیت اور مرتبہ بشریت سے خارج ہو کر تعمیل احکام خالق انام و شکر نعمت مفضل منعام نہین کرتے نزول قضا و قدر یا حدوث آفت و ضرر سے کچھہ نہین ڈرتے ضعفان خستہ حال و مصیبت زدگان شکستہ بال پر رحم نہین کرتے نہ کسی مظلوم کی حمایت نہ کسی مغموم کی اعانت کرتے ہین نہ کسی فاقہ کش کی مصیبت نہ کسی بیمار کی اذیت مین مددگاری نہ کسی دردمند کی تکلیف پر اشکباری نہ کسی غریب کے دلفگاری مین غمگساری کرتے ہین لیکن جب کسی مصیبت مین گرفتار ہوتے ہین یا بشدت بیمار ہوتے ہین تو او سوقت اونکو لذت راحت و نعمت یاد آتی ہے اور ذائقہ مصیبت و اذیت سے تنبہ ہوجاتی ہے حالات دردمندونسے عبرت ہوتی ہے اور دستگیری ضعفا خبرگیری غربا کی ہمت ہوتی ہے افعال بد سے ندامت ہوتی اکثر معاصی اور گناہونسے نفرت ہوتی ہے جناب احدیت کو یاد کرتے ہین درگاہ صمدیت مین فریاد کرتے ہین پس جو لوگ کہ رنج و مصیبت یا درد و اذیت یا تکلیف و خدمت کو اس دنیا مین ناپسند کرتے ہین حال اونکا مثل اطفال نادان کے ہے کہ دوا تلخ و ناگوار سے رنجیدہ اور پرہیز طعامہای لذیذ سے خاطر کشیدہ و کبیدہ ہوتے ہین تعلیم و تادیب سے آزردہ تربیت و تہذیب سے افسردہ ہوتے ہین علوم و صنعت سے برگشتہ اور تربیت والدین و معلم سے بیزار ہوتے ہین و خواہش دلی یہہ ہے کہ عمر عزیز اپنی ملاعبت و ملاہی معاصی و مناہی مین صرف کرین اور باوصف درد و آزار کے طعامہای لذیذ و خوشگوار تناول کرین اس امر سے غافل ہین کہ یہی شغل و تعطل و تکاہل و تساہل موجب تضییع اوقات و نقصان سرمایہ تعیشات و مضرت صناعات و تجارات و املاک و اسباب نجات سے اور تحصیل علم و آداب موجب و فور

حسنات و سعادات اور باعث حصول نعمات و برکات ہے اور بحالت امراض و آزار بین طعامہای لذیذ و خوشگوار باعث مضرتہای بیشمار موجب وفور آزار ہین حالانکہ بہت سے رنج و آلام ہین کہ انجام کار باعث راحت ہای تام و مسرت ہای تمام ہوتے ہین اور بہت سی ادویہ تلخ و ناگوار ہین کہ آخر کار باعث زوال امراض و استقام و موجب رفع درد و آلام ہین

اسرار حکمت ۹۴ در بیان عصمت خلائق

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ سب آدمی ابرار و نیکو کار خوش کردار و پرہیزگار گنہ سے بر کنار پیدا ہوتے تو ضرورت بعثت انبیاء یا تادیب معلم اطفال یا حاکم امراض و اسقام نہوتے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اگر ایسا کیا جاتا تو ضمیر مدح و تعریف حق پرستان شکر و توصیف نیک سرشتان استحقاق ثواب و حسنات عملی و اہلیت عذاب و عقوبات مجاز معدوم ہو جاتی اگر کہا جاتا کہ بدون استحقاق ثواب کے مثوبات اخروی سے ممتاز و نعیم بہشت عنبر سرشت سے سرافراز کیا جاتا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ کوئی صاحب عقل سلیم اس امر کو پسند نہین کرسکتا ہے کہ سعی و کوشش عمل مین بدلا وے اور مثل زمین گیران مفلوج کے نعمت پاوے یا قید خانہ مین محبوس رہے اور دولت پاوے یا جنکو صحت جسمانی اور سلامت عقل انسانی حاصل ہو وہ بدون حس و حرکت یا کسب و صنعت کے فرش غفلت و بطالت پر پڑا رہے ایسی نعمت ہای بہشت اور ثوابہای آخرت صاحبان استحقاق کے سزاوار ہے کہ جو دنیا مین سعی و کوشش کے ساتھہ اعمال و طاعات امور خیرات و مبرات بجا لاتے ہین وہ اجرت اوسکی عقبا مین پاتے ہین جیسا کہ مزدور دنیا مین لوگ دیکھتے ہین ویسا

مہمل دار آخرت مین پاتے ہین قول مترجم حکما کے نزدیک وضع الشئی علی غیر محلہ ظلم ہے
یعنے کسی چیز کا بے محل استعمال کرنا ظلم ہے بس نعمت بہشت عنبر سرشت نالائق
یا غیر مستحق کو حوالہ کرنا عین ظلم ہوتا چنانچہ نعمت ہای بہشت کو سزاوار ہوتا کہ جناب باری مین
گذارش کرے کہ خداوند تونے کس قصور پر مجکو نا اہل و نالائق کے حوالہ کردیا۔ اگر کہا
جاوے کہ ممکن تہا کہ بدون عصمت کے تکلیف طاعت کیجاتی اور بہرحال بہشت عنبر
سرشت عنایت کیجاتی جسکا جی چاہتا افعال حسنہ کرتا جسکا جی چاہتا نکرتا خواہ
کار عذاب کرتا خواہ کار ثواب کرتا خواہی نخواہی داخل بہشت ہوتا تو جواب یہہ ہے
کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اسقدر ارتکاب جرم و عصیان کا وفور اور اشاعت ظلم و عدوان
کو ظہور ہوتا کہ دروازہ امن و امان مسدود اور آسایش و آرام انسان و حیوان
نابود ہو جاتا سر رشتہ خلق و ایجاد اور انتظام و عدل و داد اور نظم و نسق امور
عباد مفقود ہو جاتا۔

اسرار حکمت ۹۹ بیان نزول بلایا و مصائب

بعض ملحدین کفار کہتے ہین کہ جب آفات روزگار نازل ہوتے ہین تو نیکوکار
و بدکردار کو شامل ہو جاتے ہین حالانکہ سزاوار عدل و حکمت جناب کردگار یہہ ہے
کہ نیکوکار و بدکار یکسان مورد آزار و اضرار کیئے جاوین یا بدکردار نجات پاوین
اور نیکوکار مبتلاے آفات ہو جاوین جواب اوسکا یہہ ہے کہ عموم آفات و بلیات
مین حکمت و مصلحت جناب خالق البریات یہہ ہے کہ صالحان و نیکوکار بعد زوال
آفت کے حصول لذت نعمت جدید اور قدر راحت و صحت قدیم سے واقف ہو کر
شکر جناب احدیت اور طاعت بارگاہ صمدیت بجا لاوین اور جزای صبر و شکر عمدہ طور سے

پاوین اور اگر اوسی بلامین فوت ہوجاوین تو معاصی و آثام جرائم و ازلام یا تکالیف واستقام یا مصائب و آلام آیندہ سے نجات پاوین عقبا مین پاک و پاکیزہ داخل عنبر سرشت فرماے جاوین - لیکن فساق و فجار اشرار و بدکار اپنے افعال و کردار کے دنیا مین سزا پاتے ہین اور ایام ابتلاے آزار و اضرار مین ارتکاب معاصی و ہوس سے باز رہتے ہین یا ہلاک ہوکر داخل دار البوار ہوتے ہین پس واجب ہی کہ بعد صحت کے اپنے پروردگار کے شفقت و مرحمت اور نعمت و مکرمت کو یاد کرے اور اپنی بدکرداری پر ندامت و شرمساری اوسکی نعمت کی شکرگذاری جرائم و معاصی سے پرہیزگاری اختیار کرے اور خیال کرے کہ جسطرح ہمارے پروردگار نے ہمارے عقوبات سے درگذر فرمایا ہے اسیطرح سے جو لوگ ہم سے بدی کرتے ہین یا نافرمانی کرتی ہین اونکی نسبت ہمکو بہی نظر عفو و مرحمت مبذول کرنا چاہیئے -

اسرار حکمت ۱۰۰ در امراض و آلام جسمانی

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ آلام جسمانی اور ایذاے بدنی جس سے جسم و حیات انسانی فانی ہوجاوے کیا فایدہ رکہتا ہے مثلاً جل جانا ڈوب جانا دب جانا یا دیگر آفات سے مرجانا تو جواب یہہ ہے کہ اسمین بہی رعایت مصلحت دونون صنف کی ہے کیونکہ نیک کردار و نیکوکار تکالیف دنیوی اور ارتکاب معاصی آیندہ سے نجات پاتے ہین اور بسبب اس تکلیف کر درجات اعلی پاتے ہین اور اشرار و فجار اپنے اعمال زشت کے سزا پاتے ہین اور یہہ تکالیف اونکے واسطے موجب تخفیف عذاب و تقلیل عقاب ہوجاتے ہین ایام ابتلا مین ارتکاب کثرت معصیت سے باز رہتے ہین اور مجمل کلام یہہ ہے کہ خالق رحیم صانع حکیم یہہ سب امور بحسب مصلحت

حال بنی آدم اور مناسب احوال عالم امضا فرماتا ہے جسکی مصلحت سے انسان
ناواقف اور اسرار حکمت سے غیر عارف ہے بدینوجہ اوسکو مکروہ و ناگوار و نازیبا
و ناسزاوار سمجھتا ہے چنانچہ اگر ہوائے سخت کسی درخت عظیم کو گرادیتی ہے تو
آدمی اوسکو باعث ضرر یا بحسب ظاہر اوسکو شر تصور کرتا ہے لیکن جسوقت
کہ چوب درخت امور ضروری مین صرف کیجاتی ہے یا تخت و کرسی و دروازہ
و صندوق وغیرہ مین مستعمل کیجاتی ہے تو فوائد عدیدہ منافع پسندیدہ ظاہر
ہوتے ہین اسیطرح سے حکیم عادل جو آفات و عاہات ناگہانی ابدان انسانی پر
نازل فرماتا ہے عین مصلحت و صواب اور کمال حکمت جناب رب الارباب ہے
اگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ مفاسد لاحق انسان نہوتے تو کیا مضرت ہوتی جواب
اوسکا یہہ ہے کہ ایک ضرر صریح یہہ ہے کہ باوصف خوف حوادث و آفات زمان اور
اندیشۂ امراض و اسقام ابدان کے کسقدر غفلت و تظلم و تمرد اور کسقدر طغیان
تحسد و تعاند و تحقد پیدا ہے اگر آفات و بلیات سے بالکل اطمینان اور عوارض
و امراض جسمانی سے امن و امان کا بالکل ایقان و اذعان ہوتا تو کسقدر فتنہ
و فساد فراوان ظلم و عناد بے پایان آشکار و نمایان ہوتا فراغت و اطمینان
کے ساتھ بدکاری امن و امان کے ساتھ گناہگاری کیجاتی نیکوکارون مین
کبھی توفیق طاعت گذاری یا توجہ نیکوکاری یا ہمت پرہیزگاری نہ پائی جاتی
چنانچہ ظاہر و آشکار ہے کہ بحالت ثروت و استطاعت ایام راحت و نعمت
بیشتر اکثر افراد انسانی بسبب ملاعب و ملاہی مرتکب محرمات و مناہی شاغل
جرائم و عصیان و انواع ظلم و طغیان رہا کرتے ہین اور ہرگاہ کوئی حادثۂ عظیم یا وجعۂ الیم

یا خطرۂ جسیم نازل ہوتا ہے تو ارتکاب معصیت سے پرہیز اور ظلم و جور سے گریز کر دیتے
عبادت و طاعات کی طرف میلان ہوتا ہی اور دل اونکا معصیت و غفلت سے متنبہ
و پشیمان ہوتا ہی پس اگر یہہ حوادث نازل نہوتے تو طغیان و عصیان کو حد سے
زیادہ تجاوز ہو جاتا اور اونکے اجساد ناپاک سے زمین کا پاک کرنا لازم ہوتا جس طرح سے
امم سابقہ کیواسطے بسبب وفور معاصی و آثام اور شیوع رجس و ازلام کے بذریعہ
عقوبت ہای طوفانی یا موت ہای ناگہانی یا نزول دیگر آفات آسمانی اونکا ہلاک کرنا
لازم اور سطح زمین کا اونکے اجساد ناپاک سے پاک کرنا مستحتم ہوا۔

اسرار حکمت ۱۰ در بیان مصالح موت و فنا

بعض ملاحدہ کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں کوئی شخص نہ مرتا کسی بلا میں مبتلا ہوتا تو بہتر تھا
لیکن یہہ گمان ضعیف توہم سخیف محض خطا و فضول نامربوط و نامعقول ہی اسواسطے
کہ جو شخص پیدا ہو چکا یا آیندہ پیدا ہوگا ہمیشہ زندہ و برقرار رہتا تو سطح زمین پر کوئی
گنجائش اور کہیں جای قیام و آسائش باقی نہ رہتے نہ زراعات و نباتات
عمارات کیواسطے گنجایش ہوتی خیال کر کہ اسوقت ہر شخص کو فنا و زوال کا یقین ہے
اور موت و ارتحال اوسکے ذہن نشین ہی لیکن باوصف اسکے مزارع و مساکن قلیل
کیواسطے کسقدر دل آزار و عزیت آزاری کسقدر قتل و خونخواری اور کسقدر
بندگان خدا پر ظلم و ستمگاری کرتا ہے پس اگر انسان پیدا ہوتا اور نا پید نہوتا
تو کسقدر حرص و طمع دولت یا بخل و خست یا شرارت و شقاوت یا ظلم و بدعت اختیار
کرتا نہ کسی حال پر قناعت کرتا نہ کوئی چیز کسیکو عنایت کرتا نہ کبھی رنج و ملالت یا زحمت
و اذیت کو فراموش کرتا کیونکہ موت و فنا کے یادگاری سب رنج و آلام سے تسلی دیتی ہے

اور اوس درد دلگداز کے تذکاری سب دردون سے تسلی دیتی ہے اور جسقدر
دنیامین مقام اور اس سرائے بیوفامین زیادہ تر قیام ہوتا ہے اوسقدر انسان
کو امور دنیا سے بشقت بال سوانح دنیا سے رنج و ملال لاحق حال ہوتا ہے یہانتک کہ اوسکو
اپنا جینا وبال ہوجاتا ہے چنانچہ اکثر کبیر السن طویل العمر اپنی زندگانی سے دلتنگ و
پریشان اور موت و فنا کے خواہان ہوتے ہین اگر کہا جاوے کہ دنیامین رنج مصیبت
تکلیف و زحمت نہوتے تو آرزوی مرگ و رحلت نہوتے تو جواب اسکا سابقًا کہا گیا
کہ اگر ایسا نہوتا تو باعث طغیان و فساد اور موجب مضرت معاش و معاد ہوتا اور اگر
کہا جاوے کہ توالد و تناسل برطرف ہوجاتا تو ضیق مکانات و مساکن و نزاعات
نہوتا جواب اوسکا یہ ہی کہ جو خلائق کہ پیدا ہونی اتی تہی اور قابلیت وجود
رکہتی تہی وہ اس خلعت حیات نفسیہ اور نعمت و لذات دنیاویہ اور مثوبات
عقباویہ سے محروم ہوجاتے اور یہہ نعمات موجودہ صرف اوسی جماعت مخلوقہ کے نسبت
مخصوص ہوجاتی جو پیدا ہوچکی تہی اور فیضان رحمت و نعمت جناب فیاض علی الاطلاق
کو چاہئے کہ بے بخل و ضنت تمام موجودات پر عام اور جملہ مخلوقات پر تام ہو نہ یہہ کہ جو
مخلوقات کہ استعداد وجود و قابلیت شہود رکہتے ہین اوسکے فیض عام اور جود تام
محروم و ناکام رہے اگر کہا جاوے کہ سب افراد انسان جو پیدا ہوچکے ہیں اور جو القراض
عالم تک پیدا ہونگے دفعةً واحدةً پیدا ہوجاتے اور کبہی ناپید نہوتے تو جواب یہ
ہی کہ وہی مفاسد ضیق مساکن و معایش و آسایش اور کثرت ارتکاب قبائح
و فواحش ظاہر ہوتی جیسا کہ سابقًا بیان ہوا اور علاوہ اوسکے قطع توالد و تناسل
مین جو فوائد معاشرہ و مباشرت و تسلسل انتساب و قرابت اور طریقہ ازدواج و حقوق

زوجیت اور عزیز داری و خویشی کے موانست و صلہ ارحام کی رعایت اور ایک دوسرے
سے اعانت و معاونت ہوتی ہے سب برطرف ہوجاتی تربیت اطفال اور محبت
اطفال اور موانست اطفال اور حقوق والدین اور حقوق زوجین سب مفقود
ہوجاتے از سبیل ثوابہای آخرت یا موانست و مجالست و موالفت و موافقت جو
بسبب خویشی و قرابت کے حاصل ہوتی ہے سب مسدود ہوجاتی پس یہہ سب امور
مذکور دلیل واضح اور برہان قاطع ہین اس بات پر کہ جو خلاف تقدیرات آسمانی
تدبیرات ربانی خیال کرتا ہے وہ محض نادانی اور جہالت نفسانی اور وسوسہ
شیطانی سے خیال کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۴ اور بیان نعمت و آسایش عاصیان و زحمت صالحان

کبھی یہہ گمان ہوتا ہے کہ دنیا کا مدار ظلم و فساد پر نظر آتا ہے صاحبان قوت و اقتدار
ضعیفان دلفگار پر ظلم و جفا کرتے ہین مال و متاع اونکا غصب کرلیتے ہین مایہ و بضاعت
اونکا پامال کردیتے ہین صالحان نیک کردار مبتلاے فقر و آزار رہتے ہین فاسقان
بدکار کفار و فجار عافیت ہای بسیار نعمت ہاے بیشمار مین بسر کرتی ہین بدکارون کو سزا نہین
ملتی نیک کردارون کو فوراً جزا نہین ملتی اگر کوئی مدبر عالم ہوتا تو چاہیے تھا کہ صالحون کو
دولت فراوان دیوے ظالمون کو روزی سے محروم کردیوے اور گویا کہ ظلم ضعفا سے باز رکھے
جو شخص معصیت کرے اوسپر فوراً عقوبت نازل کرے جواب باصواب اوسکا یہہ ہے
کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی فضیلت انسان کو حیوان پر نہوتی کیونکہ انسان کو ہر کام و ہر
امر مین ازروی ارادہ و اختیار دیا گیا ہے تاکہ تحصیل رضای کریم کارساز اور تعمیل احکام
خدای بندہ نواز بارادہ و اختیار کرین اور مثوبات اخرویہ و سعادت عقبا و اعتقاد

اقرار کرین اور اس ذریعہ سے طاعات الٰہی اور امتثال اوامر ونواہی شریعت رسالت پناہی بجا لاوین اگر ایسا ہوتا تو مثل بہائم ووحوش کے بخوف عصا و تازیانہ یا بالطمع علف ودانہ کام کرتے اور کوئی شخص بطمع ثواب یا خوف عذاب عبادت نکرتا بلکہ مثل بہائم کے مدار عمل کا نفع وضرر عاجل پر ہوتا ثواب وعقاب آجل سے غافل ہوتا ہر صالح واسطے وسعت دولت کے کار خیر کرتا اور ہر شخص بسبب خوف نزول عقوبت کی معصیت سے پرہیز کرتا پس لائق مدح وستائش دنیوی یا قابل ثواب ونعمت اخروی کیونکر ہوتا علاوہ اسکے یہہ کلیہ نہین ہے کہ ہمیشہ نعمت وراحت مخصوص فساق وفجار اور زحمت وکلفت مخصوص ابرار ونیکوکار ہووے جس سے ابرار اپنی نیکوکاری سے بیزاری اختیار کرین اور فساق اپنی بدکاری پر اصرار کرین بلکہ کبھی صالحین کو رفاہ ونعمت فراوان ملتی ہے اور کبھی طالعین پر عقوبت فوری نازل ہوتی ہے چنانچہ عزرحبار اور فرعون نابکار ودیگر ظلمہ اشرار کو غرق سے ہلاک کیا وبخت نصر کو منسخ کر دیا بلیس کو قتل کیا اور اسیطرح سے بعضون کو باد صرصر سے بعضون کو وبا وطاعون سے وبعضون کو زلازل وخسوف زمین سے ہلاک کیا اور کبھی سزای فساق وفجار یا جزاے صلحا ونیکوکار کو موقوف بدار القرار فرماتا ہے پس یہہ امر مخالف حکمت وتدبیر اور منافی عدل وتقدیر جناب ایزد قدیر نہین ہے اسواسطے کہ بادشاہان دنیا کبھی بعض نافرمانون کا انتقام یا فرمانبردارون کا انعام بعد مرور ایام فرماتے ہین اور کبھی فی الفور اوسکا انتظام کرتے ہین پس یہہ امر خلاف تدبیرات شاہانہ اور تدارکات فرزانہ اور انتظامات عاقلانہ نہین سمجھا جاتا۔

اسرار حکمت ۲۳ اور بیان حسن انتظام عالم

ہرگاہ دلائل واضحہ و براہین لائحہ سے ظاہر ہوا کہ خالق مخلوقات صانع مصنوعات
خالق برحق حکیم مطلق ہی تو البتہ بعد اذعان اس امر کا کرنا لازم ہی کہ جو کچھہ انتظام عالم
موجود نمایان و مشہود ہے اوسمین حکمت ہاے نامحدود مصلحت ہای نامعدود ہیں
انتظام کائنات بہمہ وجوہ تعریف کے لایق اور حکمت و مصلحت کے موافق ہی ہر چیز
مین حکمت ہاے گوناگون مشحون اور ہر چیز مین فوائد و مصلحت از حد افزون نمایان
و مکنون ہین اسواسطے کہ تین حال سے خالی نہین ہے اول یا یہہ کہ خالق کردگار عاجز
و ناچار ہے جسکو افعال خیر و مصلحت کرنا دشوار ہے دوم یا یہہ کہ خالق عالم جاہل ہی جو طریقہ
تدبیرات و انتظامات سی غافل ہے سوم یا یہہ کہ جناب احدیت صاحب شرو دنائت ہے جسکو
افاضہ خیر و صلاح مین بخل و ضنت ہی لیکن یہہ تینون امور جناب ایزد متعال مین بہمہ
وجوہ محال ہین کیونکہ جسنے خلقت ارضین و سموات ایجاد انسان و حیوانات انواع
نباتات و جمادات کو باین کثرت و عظمت باین وسعت و فسحت ارزانی فرمایا وہ عاجز نہین
ہوسکتا اسیواسطے اوسکو قادر علی الاطلاق کہتے ہین اور جسنے یہہ انتظامات عالم علوی و سفلی
اور تدبیرات موجودات ارضی و سماوی آشکار فرمائی ہین وہ جاہل نہین ہوسکتا
اسیواسطے اوسکو عالم علی الاطلاق کہتے ہین اور جسنے اسقدر نعمت ہاے فراوان اور لذت ہاے بے پایان عطا فرمائی ہین وہ
شرارت و خست سی منسوب نہین ہوسکتا اسیواسطے اوسکو فیاض علی الاطلاق
کہتے ہین پس جو کچھہ کہ اوسنے حسن تدبیر و حسن تقدیر سے انتظام عالم فرمایا ہی عین حکمت
و صواب اور لایق مدح و ستایش بیحساب ہی اگرچہ عقل انسانی اوسکے ادراک حکمت
سے قاصر اور دیدہ انسانی اوسکے مشاہدہ اسرار سے خاسر ہے چنانچہ جبتک کہ خاص و
عام تدابیر ملوک و حکام اور اسرار انتظام و انصرام مہام سی ناواقف ہوتے ہین بالعموم متحیر و

متاثر و متحیر ہوکر حسن تدبیر سے انحراف کرتے ہین لیکن جسوقت کہ مصالح و فوائد سے
آگاہ ہو جاتے ہین تو اوسکی حسن تدبیر کا اعتراف کرتے ہین پس اسی طرح سے افعال
حضرت ذوالجلال والکمال کا قیاس کرنا چاہیے کہ سراسر حکمت و صواب سے مالامال ہین
اور دلیل واضح تر یہہ ہے کہ اگر ایک دوا کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ استعمال کرین اور
اوس سے اثر حرارت یا برودت مشاہدہ کرین تو حکم کرتے ہین کہ یہہ دوا حار ہے یا بارد
ہے پس ہرگاہ موجودات عالم مین حکمت ہاے گوناگون و منفعت ہاے از حد افزون
ہر روز مشاہدہ کرتے ہین جسکا عشر عشیر ادراک نہین کرسکتے تو کسواسطے یہہ کافران جاہل
بہ تدبیر صانع کے قایل نہین ہوتے۔ اگر بفرض محال بعض موجودات عالم کی حکمت
مخفی و پنہان ہو اور بعض مصنوعات عالم کی حکمت ظاہر و نمایان ہو تو عاقل کو
لازم نہین ہے کہ بعض مخفی کی حکمت مہمل و باطل یا تدبیرات الہی و مصالح مخفی سے
اوسکو عاری و عاطل سمجھے کیونکہ جس بعض مین حکمت و مصلحت پائی گئی ہے وہ اس
امر کے دلیل کافی ہے کہ کوئی حکیم خبیر و دانا و بصیر مالک تدبیر و تقدیر ہے اور یہہ گمان
ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوئی مدبر حکیم اور مقدر علیم نہین ہے حالانکہ جس چیز کو بنظر حیرت
دیکھا جاوے وہ چیز نہایت استقامت و کمال صنعت کے ساتھہ موجود اور اوسمین
سراسر علامت منفعت مشہود ہے اور جو وضع و اسلوب واسطے انتظام عالم کے
خیال کیا جاوے اس انتظام موجود سے بہتر نا ممکن ہوگا چنانچہ حکماے فلاسفہ نے
جو کہ دعواے علم و حکمت کرتے ہین جبکہ حسن تدبیرات و حسن انتظامات عالم کا مشاہدہ
کیا تو صرف حسن انتظام و حسن تقدیر و حسن تدبیر کے نام پر قناعت نہ کی بلکہ نام اوس
کا زبان یونانی مین قوسموس بمعنی زینت رکہا جس سے معلوم ہو کہ باتفاق حکما

وعقلا یہہ عالم زیب و زینت سے آراستہ اور ہر حسن و خاشاک عیب و منقصت سے
پیراستہ ہے اس انتظام موجود سے بہتر ہونا محال اور اس شہود سے کمتر و بدتر
ہونا خام خیال ہے۔

اسرار حکمت ۱۴ ۔ بیان اسکا جس حکمت کو نہیں پہنچتے اوسکو خطا کہتے ہیں
لائق تعجب ہے حال عاصیان جاہل و ملحدان غافل کہ صناعت طب مین حکم سنجانا جنین
کرتے باوصفیکہ خطاے طبیبان و مصالحجان مشاہدہ کرتے ہیں اور انتظامات عالم
موجود مین حکیم کو خطا و اہمال کرتے ہیں حالانکہ جناب حکیم علی الاطلاق سے کوئی خطا سہو
نہیں کرتے اور نہ کوئی چیز مہمل و فضول یا بیسود و نامقبول پاتے ہین بعض اشخاص
دعوئے علم و حکمت کرتے ہین اور ہرگاہ کسی چیز کی اسرار حکمت اور آثار مصلحت ادراک
نہیں کر سکتے تو فعل جناب رب العزت کی مذمت کرتے ہین چنانچہ مانی نقاش دعوی
علم اسرار حکمت کرتا تھا لیکن بعض اشیا کی حکمت نہ سمجھ سکتا تھا تو اوسکی خلق کو خطا اور
خالق کو جاہل تصور کرتا تھا تبارک اللہ العلیم الکریم وسبحان اللہ العلی العظیم۔

اسرار حکمت ۱۵ ۔ بیان عدم امکان معرفت کنہ ذات باری و مثالہا

بعض ملحدین نافرجام جاحدین قیام قائل ہین کہ جو چیز حواس خمسہ سے دریافت نہو سکے یا عقل
انسانی سے مدرک نہو سکے وہ چیز بے اصل و بے اعتبار ہے اور چونکہ حق تعالے ادراک حواس
انسانی سے باہر و از عقل ادراک متجاوز ہے تو اوسکا وجود بیکار و ناسزاوار ہے
جواب باصواب اوسکا یہہ ہے کہ بہت سے موجود ایسے ہیں کہ مرتبہ ادراک محدود ہے اور قابلیت
مشہود واسطے ادراک و شہود کے شرط ہے لیکن جو چیز کہ مرتبہ شہود مین نامحدود اور بہر
رویت بھی مفقود اور محسوسات مین نامعدود ہے تو وہ چیز ادراک نظر سے نامشہود ہے اور بسبب

واسطے ادراک عقل انسان کے ایک حد و پایان ہے کہ زیادہ اوس سے ادراک کرنا
خارج از امکان ہی چنانچہ اگر کوی سنگ اوج ہوا مین بلند نظر آوے تو یقین کیا جاویگا کہ
کسی شخص نے پھینکا ہے پس یہہ یقین براہ عقل وگیاست ہی نہ براہ مشاہدت و رویت
کیونکہ حکم عقلی یہہ ہے کہ سنگ خود بخود بلند نہین ہوسکتا پس یہان چشم اپنی ادراک
کی حد تک یعنے جہانتک مشاہدہ کرتی ہے اوسیقدر ادراک کرتی ہی زیادہ حد سے تجاوز
نہین کرتی اور عقل اپنی حد ادراک تک حکم کرسکتی ہی زیادہ تجاوز نہین کرسکتی اسیطرح سے
عقل کو معرفت خالق حکیم مین ایک ادراک معین ایک مرتبہ محدود ہی کہ زیادہ اوس سے
تجاوز نہین کرسکتے۔ چنانچہ ہر انسان جانتا ہی کہ اوسمین روح و جان ہی لیکن نہ دیکھتا ہی
نہ حواس خمسہ سے محسوس کرتا ہے نہ اوسکی حقیقت جانتا ہی اسیطرح سے بسبب عقل کے جانتا ہے
کہ کوی صانع ہے جسنے پیدا کیا ہی لیکن کنہ ذات و صفات اوسکی نہین جان سکتا۔

اسرار حکمت ۱۲ در بیان سبب تکلیف معرفت جناب احدیت

اگر کہا جاوے کہ بندۂ ضعیف کو کسواسطے تکلیف دی کہ عقل لطیف سے اوسکی معرفت
حاصل کرے حالانکہ عقل اوسکے ادراک حقیقت سے قاصر اور حواس اوسکے احساس سے
خاسر ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ صرف اوسیقدر معرفت جناب اقدس آلہی واجب ہی کہ جسقدر
امکان ہے اور وہ اسیقدر ہے کہ اوسکی وجود فایض الجود کا ایقان اور اوسکی اوامر ونواہی
کے امتثال کا اذعان کرے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات یا حقیقت صفات کو پہچانے چنانچہ بادشاہ
رعیت کو یہہ تکلیف نہین کرتا کہ یہہ بات جانو کہ بادشاہ کا قد دراز ہے یا کوتاہ برنگ سفید ہے
یا برنگ سیاہ بلکہ اسیقدر تکلیف دیتا ہی کہ اوسکے بادشاہی اور وجود جہان پناہی کا ایقان
اور اوسکے فرمانبرداری کا اذعان کرین خیال کرکہ اگر کوی شخص آستان ایوان شاہی پر حاضر

ہو کر بادشاہ سے یہہ عرض کرے کہ میرے سامنے حاضر ہو تاکہ مین تجھکو دیکھکر خوب پہچان لون ورنہ تیرے وجود کا یقین نکرونگا تیرے احکام کے اطاعت نکرونگا تو وہ شخص اس عرض بے ادبانہ کلمات گستاخانہ پر لایق عقوبت شاہی مستحق غضب جہان پناہی ہوگا اسیطرح سے اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اطاعت جناب اقدس آلہی نکرینگے جبتک کہ اوسکے کنہ ذات پاک یا حقیقت صفات کا ادراک نکرینگے تو یہہ شخص بالضرور لایق عذاب جباری مستحق عقاب قہاری ہوگا

اسرار حکمت ۱۰۷ در بیان چگونگی معرفت صفات خالق موجودات

اگر کہا جاوے کہ ہم اوسکو جواد و کریم عزیز و حکیم رحمان و رحیم و دیگر صفات کے ساتھ کیون نام لیتے ہین جبکہ ادراک حقیقت صفات سے بھی عاجز ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ سب صفات اقراری ہین نہ صفات احاطہ بذات اسواسطے کہ ہم یقین کرتے ہین کہ خداوند تعالی حکیم ہے مگر کنہ حکمت اوسکی نہین جان سکتے اور حق تعالے قدیر ہے مگر کنہ قدرت اوسکی نہین پہچان سکتے اسیطرح سے جملہ صفات کمالیہ کا اوسکے واسطے اقرار کرتے ہین لیکن کنہ و حقیقت صفات نہین پہچان سکتے چنانچہ آسمان کو دیکھتے ہین اور اوسکے وجود کا یقین کرتے ہین لیکن حقیقت جوہر آسمان نہین جانتے اور سمندر کو دیکھتے ہین مگر عمق یا طول و عرض یا ابتدا و انتہا اوسکی نہین پہچانتے پس حقیقت ذات جناب اقدس آلہی رفیع تر اور بالاتر ہے اس بات سے کہ کسی مثال سے اوسکی تمثیل یا کسی چیز سے اوسکی تشبیہ دیجاوے لیکن عقل انسانی بالضرور معرفت خالق صانع کی رہنمائی کرتی ہے اور جسقدر معرفت اوسکی واجب ہے اوسیقدر رسائی کرتی ہے

اسرار حکمت ۱۰۸ اسباب اختلاف در ذات و صفات ایزد کائنات

اگر کہا وے کہ اوسکی معرفت ذات و صفات مین کسواسطے اختلاف کرتے ہین جواب اوسکا

یہہ ہی کہ شہباز بلند پرواز عقول انام اوسکے کنگرہ رفیع ایوان حقیقت تک پہنچنے سے
قاصر اور دیدۂ فکر و اوہام مشاہدہ سرادقات جلال و عظمت سے خاسر ہی ہر چند سمند سبک
خیال میدان بے پایان معرفت مجد و جلال مین تک و تاز کرے یا کرکس نگاہ دوربین اوسکے
اوج معرفت قدس و کمال مین پرواز کرے لیکن اوسکے ادراک کنہ ذات کا حصول یا حقیقت صفات تک
وصول نا ممکن ہی اسواسطے کہ اپنی اندازۂ ادراک اور مقدار احساس اور مرتبۂ ذات سے
تجاوز کرکے معرفت اوس چیز کی چاہتا ہی جو سب سے بالاتر و لطیف تر و پاک تر و شریف تر
ہی چنانچہ اکثر اشیا ذات جناب اقدس الٰہی سے پست تر ہین لیکن انسان اوسکے
ادراک سے متحیر اور اوسکے معرفت مین متفکر ہی منجملہ اوسکے ایک آفتاب عالمتاب ہی جسکی حقیقت
مین اختلاف اقوال ذوی الالباب ہی بعض فلاسفہ کہتے ہین کہ ایک فلک ہی جو آتش
سوزان سے لامع ہی اور اوسکے دہانہ ہی جس سے شعلۂ آتش ساطع ہی اور بعض کہتے ہین
کہ جرم تو دالی بسیط ہی جو مثل ابر کی محیط ہے اور بعض کہتے ہین کہ آبگینہ ہی جو قبول
تاثیر اس عالم سے کرتا ہی اور شعاع اپنی تمام عالم پر ڈالتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ جسم
لطیف ہی کہ آب دریا سے منعقد اور اجزای لطیف سے منجمد ہوا ہے اور بعض کہتے ہین
کہ اجزای کثیرۂ آتش کا ارتفاع اور ایک جنبہ سے اجزای [illegible] کا اجتماع ہوا ہے
بعض کہتے ہین کہ جوہر نجمی ہی علاوہ عناصر اربعہ کے بعد اوسکے شکل آفتاب بن
گیا ہی بعض کہتے ہین کہ وہ صفحۂ عریض ہی بعض کہتے ہین کہ [illegible] ہی بسیط جسم اوسکے
مقدار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ [illegible] بعضے کہتے ہین کہ [illegible]
بعضے کہتے ہین کہ ایک جزیرۂ عظیم سے [illegible] کہتے ہین
کہ ایک سو ستر درجہ برابر زمین کے سے بس اختلاف اقوال نسبت آفتاب مین

دلیل ناطق ہے اس امر کے کہ اوسکی حقیقت سے کماہی کیفیہ واقفیت و آگاہی
نہین ہوئی ہے اور اپنے اپنے گمان اور خیالات سے سخن پردازیان و بلند پروازیان
کرتے ہین حالانکہ چشم ظاہر سے اوسکو مشاہدہ کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سے
مجبور و دریافت اصلیت سے معذور ہین پس کیونکر ادراک حقیقت ذات وکنہ صفات
خالق کائنات کرسکتے ہین جو احساس چشم و گوش ادراک عقل و ہوش سے نہایت دور ہے
مترجم کہتا ہے کہ حکماے متاخرین نے ماہیت آفتاب مین اقوال متقدمین سے بھی اختلاف
کیا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ کوئی دوسرا جوہر ہے علاوہ عناصر اربعہ کے بشکل کرہ ہی
اور مقدار اوسکے ایک سوچہ درجہ برابر زمین ہے اور حکماے فرنگ کہتے ہین کہ ہر ایک
کوکب ایک کرہ ہے جسمین ایک عالم مثل دنیا کے آباد ہے غرض ہر شخص ایک قول
جدید اپنی نادانی سے تجویز و تشخیص کرتا ہے اور رجما بالغیب اپنی راے سے ایک
امر تازہ ہٰذہ تخصیص کرتا ہے والعلم عند اللہ۔

اسرار حکمت ۹۰ در بیان مخفی بودن جناب احدیت از خلق

اگر کہا جاوے کہ جناب خالق کائنات ادراک و احساس مخلوقات سے کسواسطے
پنہان ہوا جواب اوسکا یہہ ہے کہ ذات اقدس ربانی دیدۂ عقل و ہوش انسانی
سے اسطرح سے پوشیدگی و پنہان نہین ہے جسطرح سے سلاطین و حکام دیدۂ خاص
و عام مشاہدہ انام سے پس پردہ و حجاب یا ذریعہ تستر و نقاب کے مخفی و مستور
ہوتے ہین بلکہ اسوجہ سے ذات اوسکی مخفی و مستور ہے کہ ذات مقدس جناب
صمدیت احساس حواس سے ارفع و اعلا و ادراک عقل و وہم سے الطف و اخفا
ہے چنانچہ نفس ناطقہ انسانی ایک مخلوق یزدانی منجملہ مخلوقات ربانی ہے اور اوسکے

وجود کو سب یقین کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سے معذور معرفت ذات سے
مجبور ہین اگر کہا جاوے کہ حق تعالے کسواسطے ادراک و اوہام سے عالی اور حس
انام سے مخفی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو چیز خالق جملہ کائنات صانع تمامی مصنوعات
ہو لازم ہے کہ ذات و صفات اوسکی سب سے مباین و مغایر اور حقیقت اوسکی سب
سے مقدس و رفیع تر ہو اگر کہا جاوے کہ معنے لطیف کیا ہین جواب اوسکا یہہ ہے
کہ جس چیز کے معرفت حاصل کرتے ہین اوسکی معرفت مین چار سوال کرسکتے ہین
اول یہہ کہ موجود ہے یا نہین دوم یہہ کہ حقیقت و ماہیت ذات کیا ہے سوم یہہ کہ
کیفیت صفات کیا ہے چہارم یہہ کہ علت و غایت وجود کیا ہے - لیکن یہہ حالات
و وجوہات ذات خالق موجودات مین نہین جان سکتے بجز اسکے کہ اوسکے وجود کا ادعان
اور اوسکے صفات کا بالاجمال ایقان کرسکتے ہین لیکن کنہ ذات یا کنہ صفات خالق
ذوالجلال پہچاننا محال ہے اسواسطے کہ حق تعالے ہر چیز کی علت ہے اور اوسکی کچھہ
علت نہین ہے کیونکہ علت و غایت اوس چیز مین ہوتی ہے جو معلول کسی علت
کا ہو حالانکہ وہ معلول کسی علت کا نہین ہے اور علم انسانی اسیقدر کافی ہے کہ
وجود فایض الجود اوسکا بالیقین جانے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات و صفات کو بھی پہچانے
چنانچہ علم وجود نفس ناطقہ مستلزم اسکا نہین ہے کہ اوسکی حقیقت و ماہیت کو
بھی جانے بلکہ تصدیق وجود اوسکا بوجہ من الوجوہ کافی ہے اسیطرح سے امور روحانیہ
لطیفہ کو ہم جانتے ہین کہ موجود ہین لیکن حقیقت اوسکی نہین جانتے ہین اگر کہا جاوے
کہ یہان قصور علم و عجز عقل اسقدر بیان ہوا کہ گویا حق تعالے بہمہ وجوہ مخفی و پنہان
و علم و معرفت حق تعالے خارج از امکان ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ معرفت کنہ

ذات و صفات اوسکی مخفی تر سے ہے لیکن وجود اوسکا سب چیز سے قریب تر اور قدرت
اوسکی سب چیز سے واضح تر اور دلائل و براہین سے موجود ہونا اوسکا روشن تر و لائح
تر ہے پس ایک جہت سے حق تعالیٰ اسطرح سے ظاہر و عیان ہے کہ کسی پر مخفی پوشیدہ نہین
اور ایک جہت سے اسطرح غامض و پنہان ہے کہ کسی کو معرفت اوسکی حاصل نہین چنانچہ
حال عقل بھی اسیطرح ہے کہ ذات عقل مخفی و پنہان ہے اور وجود عقل ظاہر و نمایان ہے

اسرار حکمت در بیان افعال طبیعت و فرق از افعال جناب احدیت

اصحاب طبیعت و ارباب حکمت جنکو طبیعین کہتے ہین اس امر کے قائل ہین کہ طبیعت کوئی کام
بیفائدہ نہین کرتی اور ہر چیز کو کوشش کرکے اوسکی منتہائی کمال کو پہونچاتی ہے جواب
اوسکا یہہ ہے کہ طبیعت کو کسنے یہہ ارادہ و شعور دیا کہ جس سے بحکمت کاملہ ہر شے کو بحد
کمال پہونچایا اور کسنے واقفیت حقایق اشیا عنایت کی جس سے ہر شے کی حد قابلیت سے
تجاوز نہ کیا اور ایسا علم و حکمت دیا کہ جسکے ادراک سے فکر ہاے عقلا اور عقل ہاے کملا کو
قصور اور علم ہاے علما اور فراست ہاے حکما کو فتور ہے پس اگر طبیعت کو ایسا ادراک
و شعور حاصل ہے جو عقول انام سے ارفع اور افہام و اوہام ذوی الافہام سے اوسع ہے
تو اقرار کرنا لازم ہوا اوس امر کا کہ جسکا انکار تھا اور انکار کرنا ممتنع ہوا اوس امر کا کہ
جسکا اقرار تھا یعنے وجود مدبر حکیم صانع علیم سے انکار تھا مگر اوسکا اقرار کرنا لازم ہو گیا
اور وجود موجودات و شہود مصنوعات کا خود بخود موجود ہونا بے نظم و نسق بے ارادہ
و تدبیر کے مشہود ہونا اقرار کیا تھا اب اوس سے انکار کرنا ممتنع ہو گیا — اب صرف اسقدر
فرق باقی رہا کہ ہم اوسکو صانع علیم خالق حکیم کہتے ہین اور وہ لوگ اوسکو طبیعت کہتے ہین
لیکن اگر طبیعت کو بلا ارادہ و شعور سمجھتے ہین جسطرح سے کہ ہم سمجھتے ہین تو یہہ امر بالکل خلاف

قیاس ہی کیونکہ ایسے افعال پر از حکمت ہاے گوناگون جانب طبیعت بے شعور منسوب کرنا محض باطل و نامقبول ہی اور ایسے صنائع بدیعت مشحون کا جانب بیوقوف منسوب کرنا بالکل نامقبول و نامعقول ہے چنانچہ ہر ذرہ ذرات ممکنات سے و ہر موجود موجودات کائنات سے باواز بلند ندا کرتا ہے کہ ہمارا کوئی صانع حکیم خالق علیم قادر مطلق مدبر برحق ہے

اسرار حکمت ۱۱ در بیان اتفاق در ایجاد خلق

بعض حکما قائل ہین کہ عمد و تدبیر با حکمت و تقدیر اس خلق و ایجاد مین نہین ہی بلکہ محض برسبیل اتفاق ایجاد خلق ہوتی ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ کبھی برخلاف مجراے عادت کے مولود پیدا ہوتا ہے ایک عضو زاید ہوتا ہے یا ناقص ہوتا ہے یا قبیح و بدطلعت پیدا ہوتا ہے اگر کوئی مدبر حکیم ہوتا تو ایسا نہوتا لیکن ارسطاطالیس حکیم نے اس قول کو رد کیا ہے اسطرحسے کہ اگر بسبب عوارض رحم کے نقصان خلقت مولود ہو تو یہہ نہین کہا جاسکتا کہ کوئی مدبر حکیم نہین ہے بلکہ ہرگاہ تمامی امور ممکنات قانون حکمت اور رعایت عمدہ صنعت کے ساتھہ بروفق مصلحت مشہود ہین تو یقین ہوتا ہے کہ یہان بعض عوارض و امراض کے باعث ایسا ہوا ہے خیال کر اے مفضل کہ اصناف حیوان یا انسان ایک منہج اور ایک مثل پر پیدا ہوتے ہین دو ہاتھہ دو پاؤن یا انگشتان یا دیگر اعضا اوسی طورسے ہوتے ہین جو حضرت باری نے اوس صنف کیواسطے مقدر یا مقرر فرمائے ہین لیکن بعض اوقات برخلاف اوسکے ظاہر ہونا دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ کوئی نقص یا علت رحم مادر یا نطفہ پدر مین ہے جس سے ناقص مولود ہوا چنانچہ بلاتشبیہ کوئی دستکار کہ کبھی صرف کو خطا ہو جاتی ہے متکثر صنایع عجیبہ و بدایع غریبہ کو بنا یا ہو اور بسبب نقص آلات یا ادوات یا مادہ کے اوس تعمیر مین نقص پایا جاوے تو یہہ گمان نہین ہو سکتا

کہ وہ صاحب علمت و تدبیر یا صاحب ارادہ و تقدیر یا عالم و حلیم و خبیر نہین ہے اگر کہا جاوے
کہ خدا قادر و حلیم کامل ہے کہ اوس علت رحم و فساد مادر کو زائل کر دے تا کہ مولود مستوی
الخلقت کا وجود ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اسواسطے ایسا نہ کیا کہ لوگ اس امر کا گمان نکرین
کہ ہمیشہ ایک حالت و ایک حیثیت پر بہ اقتضای طبیعت خلقت ہوتی ہے اور بجز اس صورت
خاص کے دوسری صورت پر ایجاد خلقت نہین ہو سکتی بلکہ حق تعالے قادر و حکیم ہے
کبھی مرض دیتا ہے کبھی شفا دیتا ہے کبھی اسطرح پیدا کرتا ہے کبھی اوس طرح پیدا
کرتا ہے قدرت اوسکی باکمال اور حکمت اوسکی لایزال ہے تمامی خلائق اوسکی رحمت
و قدرت و حکمت کی محتاج بالذات اور وہ ہر شے سے مستغنی بالذات و الصفات ہے صاحب
قدس و جبروت مالک الملک الملکوت ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین و تعالی اللہ الملک الحق المبین

خاتمہ

ای مفضل اب تو حمد و سپاس جناب احدیت اور ستایش بارگاہ صمدیت کو اور شکر
نعمت ہاے بلانہایت جناب رب العزت کر اور اوسکے انبیای کرام و اولیای عظام
کے اطاعت کر اور جو کچھ مینے مضامین ہدایت و ارشاد اور حالات عالم کون و فساد اور
کیفیات خلق و ایجاد اور طریقہ معرفت حضرت رب العباد بیان فرمایا اوسکو یاد کر کیونکہ
وہ دلائل حقہ و شواہد صادقہ شموع انوار ہدایت و لموع تجلیات بصارت ہین مفضل
نے عرض کی کہ اے مولاے دو جہان آقای انس و جان سب کا یاد رکہنا دشوار ہے
پس حضرت امام علیہ السلام نے دست مبارک سینہ مفضل پر رکہکر فرمایا کہ حکم خدا
سے یاد رکہنا اور اس حدیث شریف کو فراموش نکرنا پس فوراً ایک غش طاری ہوا

اور مفضل کچھ دیر تک بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا حضرت امام عالیمقام نے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی مفضل نے عرض کیا کہ حضرت کی دستیاری اور یمین مددگاری سے مجھکو اسطرح سے یادگاری ہے کہ گویا لوح خاطر پر مسطور اور صفحۂ کف دست پر تحریر ہی حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی جان و دل کو آپ پر فدا کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اس نعمت عظیم اور دولت جسیم سے مسرور الحال اور ہر وسوسۂ شیطانی سے فارغ البال ہو اور اطمینان رکھہ کہ عنقریب ہم القا کرینگے علم عوالم ملکوت اور کوائف عوالم جبروت اور حالات آسمان و زمین اور جو کچھہ کہ حق تعالے نے آسمانوں مین یا زمینوں مین یا درمیان اونکے پیدا فرمایا ہی اور ہم بیان کرینگے تجھسے عجائب مخلوقات و غرائب اصناف ملیکہ ارض و سموات اور حالات صفوف و مقامات تا مقام سدرۃ المنتہےٰ اور بیان کرینگے احوال تمامی عالم جنیان و انسیان و حالات طبقات زمین و ماتحت الثرےٰ چنانچہ جو کچھہ ہمنے بیان کیا ہی وہ ایک جزو مختصر و قلیل ہے مقابل اوس بیان عمدہ و جمیل بتیان بسیط و طویل کے پس اب تو رخصت ہو اور ہمیشہ بغضل و عنایات جناب احدیت سے ممتاز اور ہماری محبت و [illegible] و مصاحبت سے سرفراز رہیگا اور تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ و ذی وقار رہیگا ہر مومن تیرا طلبگار و دوستدار اور جان و دل سے تشنۂ زلال دیدار رہیگا مفضل کہتا ہی کہ مینے بکمال ابتہاج و انبساط مراجعت اور نہایت سرور و نشاط کے ساتھہ معاودت کی
تمام ہوا خلاصۂ حدیث مفضل کہ بہترین تحلی الجواہر البیان فوز و فلاح خوشترین ضیاء البصائر و اعیان صدق و صلاح انوار نواظر منتظران نجات و نجاح ہی و الحمد للہ اولا و آخرا و الصلوٰۃ و السلام علی سید الانام محمد و آلہ البررۃ الکرام

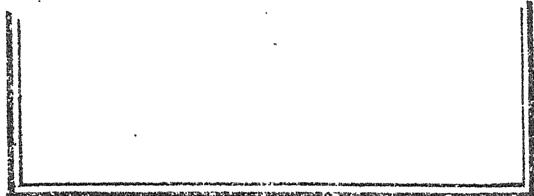
بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

بعون خالق کون و مکان کتاب اندرزنامہ مقبول



باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد بار اول ۱۳۱۵ھ

در مطبع نامی واقع لکھنؤ طبع گردید



بسم الله الرحمن الرحیم

صد پند سودمند لقمان حکیم برای تربیت فرزند پرورده ناز و نعیم

اول آنکه ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس (۲) هرچه از پند و نصیحت گوئی نخست بران کار کن (۳) سخن باندازه خویش گوی (۴) قدر مردم بدان (۵) حق همه کس ا

بشناس (۶) راز خود را نگاهدار (۷) یار را وقت
سختی بیازمای (۸) دوست را بسود و زیان
امتحان کن (۹) از مردم ابله و نادان بگریز
(۱۰) دوست زیرک و دانا گزین (۱۱) در کار خیر
جد و جهد نمای (۱۲) بر زنان اعتماد مکن (۱۳)
تدبیر با مردم مصلح و دانا کن (۱۴) سخن نجحت
گوی (۱۵) جوانی را غنیمت دان (۱۶) بهنگام
جوانی کار دو جهانی راست کن (۱۷) یاران و
دوستان را عزیز دار (۱۸) با دوست و دشمن ابرو

گشاده دار (۱۹) مادر و پدر را غنیمت دان (۲۰)
استاد را بهترین پدر شمر (۲۱) خرج باندازه
دخل کن (۲۲) در همه کار میانه رو باش (۲۳)
جوانمردی پیشه کن (۲۴) خدمت مهمان اجنبی
ادا کن (۲۵) در خانه که در آئی چشم و زبان نگاهدار
(۲۶) جامه و تن پاکیزه دار (۲۷) با جماعت یار باش
(۲۸) فرزند را علم و ادب بیاموز (۲۹) اگر ممکن باشد
تیر انداختن و سواری بیاموز (۳۰) از کفش و موزه
که پوشی ابتدا از پای راست کن و بدر آوردن از

پای چپ پا گیر (۳۱) با هر کس کار باندازهٔ او کن (۳۲)
بشب چون سخن گوئی آهسته و نرم گوی و بروز
چو گوئی بهر سو نگاه کن (۳۳) کم خوردن و خفتن و گفتن عادت
انداز (۳۴) از هر چه بخود نه پسندی بدیگران مپسند (۳۵)
کارها با دانش و تدبیر کن (۳۶) نا آموخته استادی
مکن (۳۷) با زن و کودک راز مگوی (۳۸) بر خیر کسان
دل منه (۳۹) از بد عملان چشم وفا مدار (۴۰) بی اندیشه
در کار مشو (۴۱) ناکرده کرده مشمر (۴۲) کار امروز
بفردا میفکن (۴۳) با بزرگتر از خود مزاح مکن

(۴۴) با مردم بزرگ سخن دراز مگوی (۴۵) عوام الناس را
گستاخ مساز (۴۶) حاجتمند را نومید مکن
(۴۷) از جنگ گذشته یاد مکن (۴۸) خیر
کسان بخیر خود میامیز (۴۹) مال خود را بدوست
و دشمن خود منمای (۵۰) خویشاوندی از خویشان
مبر (۵۱) کسان را که نیک باشند بغیبت یاد مکن
(۵۲) بخود منگر (۵۳) جماعت که ایستاده باشد
تو نیز موافقت همه کن (۵۴) انگشتان همه
مگذران (۵۵) پیش مردم خلال دندان مکن

(۵۶) آب دهن و بینی بآواز بلند مینداز (۵۷) در فاژه

دست بر دهن نه (۵۸) برروی مردم کاهلی

مکش (۵۹) انگشت در بینی مکن (۶۰) سخن هزل

آمیخته مگوی (۶۱) مردم را پیش مردم خجل

مکن (۶۲) غمازی بچشم و ابرو مکن (۶۳) سخن گفته

دیگر بار مخواه (۶۴) از سخن که خنده آید حذر کن

(۶۵) ثنای خود و اهل خویش کسی مگوی

(۶۶) خود را چون زنان میارای (۶۷) هرگز بی‌اد

فرزندان مباش (۶۸) زبان نگهدار (۶۹) در وقت

سخن درست مجنبان (۷۰) حرمت همه کس را
پاسدار (۷۱) به بدآمد کسان همداستان مشو
(۷۲) مرده را به بدی یاد مکن که سودی ندارد
(۷۳) تا توانی جنگ و خصومت مساز (۷۴) قوت
آزمایی مباش (۷۵) آزموده کس را جز
بصلاح کجان مبر (۷۶) نان خود بر سفره
دیگران مخور (۷۷) در کارها تعجیل مکن (۷۸) برای
دنیا خود را در رنج میفکن (۷۹) هر که خود را نشناسد
او را بشناس (۸۰) در حالت غضب سخن فهمیده

گوی (۸۱) با آستین آب بینی پاک مکن (۸۲)
بوقت برآمدن آفتاب مخسپ (۸۳) پیش مردم
مخور (۸۴) از بزرگان براه پیش مرو (۸۵) در میان
سخن مردم میا (۸۶) پیش پیش بزانو منه (۸۷)
چپ و راست منگر بلکه نظر بسوی زمین دار
(۸۸) اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو (۸۹) پیش
مهمان بر کسی خشم مکن (۹۰) مهمان را کار مفرمای
(۹۱) با دیوانه و مست سخن مگوی (۹۲) با فاسقان
و اوباشان بر سر محله ها منشین (۹۳) بیهوده

وزبان آبروی خود مریز (۹۴) فضول و متکبر
مباش (۹۵) خصومت مردم بخویش مگیر
(۹۶) از جنگ و فتنه برکران باش (۹۷)
بی کاره و انگشتری و درم مباش (۹۸) مراعات
کن چندانکه خود را خوار نسازی (۹۹) فروتن
باش (۱۰۰) زندگانی کن بخدای تعالی
بصدق ٭ بنفس بقهر ٭ با خلق بانصاف
ببزرگان بخدمت ٭ بخردان بشفقت
بدرویشان بسخاوت ٭ بدوستان

[illegible]

یاران به نصیحت * بدشمنان بحلم * بجاهلان
بخاموشی * بعالمان بتواضع * باین طریق بسر بر
مال کسی طمع مکن * و چون پیش آید منع مکن
لیکن چون پیش آید جمع مکن * و گفت سه هزار کلمه
در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازان گزیده ام
دو ازان یاد دار و یکی را فراموش گردان
یعنی خدا تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش
کن و نیز فرموده اند که خاموشی هفت خاصیت
دارد زینتیست بی پیرایه هیبتیست بی سلطنت عبادت

بمحنت حصاری بی دیوار بی نیازی بقدر
فراغ از کرام کاتبین پوشیدن نعیمها بیت
بطبعم هیچ مضمون به ز لب بستن نمی آید چو خموشی
معنیی دارد که در گفتن نمی آید فرد سینه ها را
خامشی گنجینه گوهر کند ٭ یاد دارم از صدف
این نکته سر بسته را ٭ نقل ست که از وی پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه
از مرد منی بیرون آید دوم آنکه مرد از منی بیرون آید

تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

بسمک القدوس قدسی منی الهی این چه فضلست
که با دوستان خود کرده که هرکه ترا شناخت
ایشان را یافت + و هرکه ایشان را شناخت
ترا یافت + الهی اگر بدعا فرمانست قلم
رفته را چه درمانست + الهی نه ظالمی که

گویم زنهار * و نه مرا بر تو حقی که گویم بیار * چون
با دل بر داشتی با آخر فرو مگذار یا غفار *
الهی پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن
پنداشت را در آب انداختم * الهی اگر کار
بگفتارست بر سر همه تاجم * و اگر بکردارست
به پشه و مور محتاجم * الهی بیزارم از طاعتی
که مرا بعجب آرد * مبارک معصیتی که مرا بعذر
آرد الهی عاجز و سرگردانم * نه آنچه دارم
دانم و آنچه دانم دارم * الهی گناه در جنب

کرم تو نو نیست زیرا که کرم تو قدیم گناه اکنو نیست +
الهی اگر عبد الله را بخواهی سوخت دوزخی
دیگر باید آلایش او را + و اگر بخواهی نواخت
بهشتی دیگر باید آسایش او را + الهی مکش
این چراغ افروخته را + و مسوز این دل سوخته را
مدر این پرده دوخته را + و مران این بنده
آموخته را + الهی همه توئی یا هیچ در کار ما هیچ
الهی اگر یکبار گوئی بندهٔ من + از عرش
بگذرد خندهٔ من + الهی از همه تو ترسند

و عبدالله از خود زیرا که از تو همه نیک آید و از
عبدالله همه بد + الهی گفتی کریمم امید
بر آنست چون کرم تو در میانست نومیدی
حرامست + الهی طاعت فرمودی و توفیق
باز داشتی + از معصیت منع کردی و بران
داشتی + ای دیر خشم زود داشتی + آخر مرا
در فراق بگذاشتی + الهی اگر امانت انه امیم
آن روز که می نهادی میدانستی که چنینیم + الهی
همچو بیدی میلرزم که مبادا بهیچ نیرزم + الهی

تا از مهر تو اثر آمد * دیگر مهرها بسر آمد * الٰهی
من کیم که ترا خواهم چون از قیمت خویش
آگاهم * بلا از دوست عطاست * از بلا نالیدن
خطاست * درویش آب در چاه دارد و نان
در غیب * نه پندار در سر و نه زر در جیب *
گفت نوشیست همه زهر خاموشی زهریست
همه نوش * هرچه بزبان آید * بزیان آید *
فریاد از معرفت رسمی و عبارت عاریتی و عبادت
عادتی و حکمت تجربتی و حقیقت حکایتی * نفس

بت ست و قبول خلق زنار جمله حقیقت را
گفتم بیکبار + محبت با محنت قرین ست +
عاشق را یک بلا در پیش و دیگری در کمین ست +
محبت در یکوقت محنت جواب ادای من فدای
آنکه خویش را از آب داد + چنان نمای که
باشی + دست و پای عبدالله بجام بسته که با خام
نشسته + اگر شریعت خواهی اتباع و اگر حقیقت
خواهی انقطاع باقی همه صداع + درویشی
چیست خاکی بیخته و آبی بر و ریخته نه کف پا

را ازو دردی و نه پشت پار ازو گردی +
کار عنایت دارد نه طاعت + ابراهیم را
از ان چه که پدرش آزرست + آنجا که شناختست
نه عرش است و نه کرسی + سخن جمله گفتم دگر
چه پرسی + دی رفت و باز نیاید + فردا اعتماد
را نشاید + وقت را غنیمت دان که بسی بر نیاید
که کسی را از ما یاد نیاید + در مذهب دوستی دعا
لجاج است + زیرا که حق داند که بنده بچه محتاج است
قصهٔ دوستی ای چرا دراز است + از انکه دوست

لطه یعنی مستغنیم از گردیدن و نه گردیدن یعنی مقتضای دوستی آنست که بر رضا و عطای او صبر کند و بر خلاف رضای دوست طلب کردن نمود با ستیزه با او گردن نهادن است ۱۲

بی نیاز ست ÷ آنچه منصور گفت من گفتم

او آشکارا گفت من نهفتم ÷ اگر یک کس از

دوستانِ او قبول کردی رستی ÷ و اگر یک

کس از دوستانِ او ترا قبول کردی پیوستی

هر که دانست که خالق در حق خلق بد نکرد از

غیبت برست ÷ و هر که دانست که قسام قسمت

بد نکرد از حسد برست ÷ طومار قسمت بیک خط ست

گفتارِ آدمی سقط ست ÷ می پندارند

که دارند باش تا پرده بردارند ÷ اگر جا خضری

بانگی + واگر غافلی هزار سخن بدانگی + دوستی گزین
که هیچ ملول نشود + سلطانی گزین که هرگز معزول
نشود + کاشکی عبدالله خاک شدی تا نامش از
دفتر وجود پاک شدی + این کار نه بزورست
و بزرگی این کار بخدمت ست و بزیرکی + بلا
نیکو بود زیرا که درمیان بلا او بود + هر سر که در
سجود نیست کفچه ایست + و هر دست که در جود نیست
کفچه ایست + دوست را از در بیرون کنند از
دل بیرون نکنند + این کار بدل آگاه است

نه بدستار و کلاه است + سگ گزنده در خرقه
افگنده به که صوفی پراگنده + از عارف
نشان در جهان نیست + زبان که از معرفت
نشان دهد در جهان نیست + سبحان الله
روزی بدین روشنی بیننده نه + و کاری
بدین نیکوئی پذیرنده نه + عارف از ذکا
منکر چه باک + نه دریا بدهان سگ پلید نه سگ
هفت دریا پاک + اگر داری مگوی + و اگر نداری
دروغ مگوی + و اگر داری مفروش و اگر نداری

مخروش * الهی اگر همه عالم باد گیرد چراغ
مقبلان کشته نشود * واگر همه عالم آب گیرد
داغ مدبر شسته نشود بوجهل از کعبه می آید
ابراهیم از بتخانه * کار عنایت است باقی
دیگر همه بهانه * انکار مکن که انکار شوم است * انکار
کننده ازین کار محروم است * ظلم اگر چه بسیار
بود بسر آید * ظالم اگر چه جبار بود بسر در آید *
اگر بر روی آب روی خسی باشی * واگر بر هوا پری مگسی
باشی * دل بدست آر تا کسی باشی * یکو وسکے

پستی + بجوانی مستی + به پیری سستی + خدای را

کی پرستی + حقیقت دریاست شریعت

کشتی + از دریا بی کشتی چون گذشتی +

نماز بسیار گزاردن کار پیرزنان ست +

روزه بسیار داشتن صرفه نان ست + حج

گزاردن تماشا کردن جهان ست +

دل بدست آوردن کار جوانمردان ست +

جوانمرد چون دریاست بخیل چون جوی +

پس گر از دریا جوئی نه از جوی + تصرف

در تصوف کافری ست ✤ خرسندی بی همتی ست ✤
خوش خوئی سلیمی ست ✤ نیاز نوحه گریست ✤
ناز مشاطه گریست ✤ شاهد بازی با غیر
حق انبازی ست ✤ این همه که گفتم
نشان مستی ست ✤ و دلیل خود پرستیست ✤
اصل توحید ازین همه بریست ✤ تمامی این کار
بی نشانیست ✤ بنای کار اعمال عبدالله بر سه
چیز است اثبات حقیقت بی افراط ✤ و نفی تشبیه
بی تعطیل ✤ و بر ظاهر رفتن بی تخلیط ✤ و ل

در خلق بند که خسته شوی ❊ دل در حق بند

که رسته شوی ❊ اگر طالب راه پاک کن پشت

بر آب و خاک کن ❊ چون اغیار بگذاشتی و

مسافت از میان برداشتی ❊ از خود رمیدی

و با دوست آرمیدی ❊ و دیدی آنچه دیدی

بعون اللہ تعالی

رسالہ خواجہ عبداللہ انصاری باختتام رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے
خیر خلقہ محمد و آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین
اما بعد بدانکہ این رسالہ ایست مشتمل بر آنکہ حکما
از کتب قدما اختیار کردند و فوائد بسیار در ضمن
ہر حرفی مرقوم میشود و از ہر امری کہ کنند می از
ہر اشارتی بشارتی مستفاد ست و این رسالہ موسوم

بہ تحفۃ الملوک و منسوب بچہل باب و ہر باب
چہار نصیحت باب اول در آنکہ چہار چیز
پادشاہی را نگہدارد رعایت و محافظت
دین و وزیر امین با تمکین و نگہداشتن عزم
و نگہداشتن حزم باب دوم در آنکہ چہار چیز
نتوان کرد الا بچہار چیز پادشاہی نتوان کرد
الا بعدالت محبت نتوان کرد الا بتواضع دشمن
ہلاک نتوان کرد الا بدوستی بمراد نتوان
رسید الا بصبر باب سوم در آنکہ چہار

چیز را از چهار چیز چاره نیست بادشاه را از
سیاست وزیر را از امانت رعیت از رعایت
لشکر را از تربیت باب چهارم در آنکه چهار
چیز را با چهار چیز احتیاج ست سلطان را
بوزیر دانا دلیران را بسلاح علم را بعمل وعده را
بوفا باب پنجم در آنکه چهار چیز را درزی
باید ساخت دوست دانا را بدست آوردن
با برادران نکوئی کردن و در آبادانی کوشیدن
و بر خلق خدا بخشیدن باب ششم در آنکه

چہار چیز نباید کرد تا حسرت نباشد رجوع کار ہا بنا سزایان نکوئی با ناکسان بدی با نیکان وشتاب در فسق و عصیان باب ہفتم در آنکہ چہار چیز از ہمہ خلق نیکوست عدالت و راستی عقل و خرد صبر و سکون شرم و حیا باب ہشتم در آنکہ چہار چیز از ہمہ خلق بدست بغض و حسد عجب و نخوت خشم و غضب کسالت و بی نمازی باب نہم در آنکہ چہار چیز آفت سلطان ست غفلت امیران خیانت وزیران گستاخی حقیران

حد نظیران باب سیم ہم در آنکہ چہار کس را

مدارا باید کرد با سلطان ستمگار با طائفہ

ہوشیار با مردم بیمار با یار نکو کار باب یازدہم

در آنکہ چہار چیز موجب ثبات سلطنت ست

عدالت و شجاعت مروت و فتوت سخاوت

و عطیت مرحمت و شفقت باب دوازدہم

در آنکہ چہار چیز موجب نیکبختی ست اصل پاک

دست پاک و دل پاک رای مستقیم باب سیزدہم

در آنکہ چہار چیز موجب جمعیت ست ایمنیت

نعمت مراجعت استقامت باب چهاردهم
در آنکه چهار چیز باعث دولتست فرزندانی
تأیید سبحانی احکام پسندیده امام برگزیده
باب پانزدهم در آنکه چهار چیز موجب بدبختی
است کاهلی جاهلی ناکسی بیکسی باب شانزدهم
در آنکه چهار چیز همه کس شرطست اطاعت
نصیحت شفقت امانت باب هفدهم
در آنکه چهار چیز موجب شادمانیست نواخت
سلطان دعای زاهدان بیان بزرگان

دیدن دوستان باب هفتم در آنکه بر چهار
چیز مغرور نباشد قرب سلطان زهد شب بیداران
پند حاسدان دوستی زنان باب نهم
در آنکه چهار چیز کارها تمام کند پیوستن با بزرگان
شنیدن پند دوستان تفکر در داستان پیری
راستان باب دهم در آنکه چهار چیز نشان الهی
است عجب و تکبر عیب جستن بخیلی کردن از
سفله امید نیکی دشمن باب یازدهم در آنکه
چهار چیز نشان سعادت است قبول عهد درست

تواضع در همه حال سعی در کسب کمال باب
بست و دوم در آنکه چهار چیز نشان شقاوت است
صحبت با جاهلان داشتن نکوئی با بدان کردن
نصیحت از جاهلان و فضولان شنیدن عمل
بقول زنان کردن باب بست و سوم
در آنکه از چهار چیز احتراز باید کرد عُجب و تکبر
خشم و غضب بخل و امساک شتاب و تعجیل
باب بست و چهارم در آنکه چهار چیز موجب
هلاک ست خبث و غیبت تکبر و نخوت حسد و حماقت

طمع و شہوت باب بست و پنجم در آنکہ چہار
چیز موجب ترقی باشد ہم آسایش ترک ہوس و
ہوا اختیار لطف و مدارا تحمل در قضا شکر بر عطا
باب بست و ششم در آنکہ چہار چیز را تغیر ممکن نیست
گردانیدن قضا را باطل کردن حق را نیک خو
گردن بدخو را خوشنود کردن خلق را باب بست و ہفتم
در آنکہ چہار چیز را آخر دنباید دانست و شمن آتش
و سیل و بیماری باب بست و ہشتم در آنکہ چہار
چیز مخل ست ظلم امیر خیانت وزیر غفلت وزیر

ستم بر حقیر باب بیست و نهم در آنکه چهار چیز را
بقا نبود حاکم ظالم وزیر بیخرد و مال حرام گردش ایام
باب سی ام در آنکه چهار چیز بچهار چیز تمام شود
دانش بعقل طاعت بورع عمل بصدق
نعمت بشکر باب سی و یکم در آنکه چهار چیز عاقبت
چهار چیز است عاقبت خشم پشیمانی عاقبت لجاج
رسوائی عاقبت بدگوئی دشمنی عاقبت کاهلی خواری
باب سی و دوم در آنکه چهار چیز شخص ضعیف
میکند دشمن بیشمار قرض بسیار کثرت عیال

خیال محال باب سی و سوم در آنکه
چهار چیز چهار چیز آورد خاموشی راحت
فضولی ملالت سخاوت مهتری شکر
افزونی باب سی و چهارم در آنکه
چهار چیز چهار چیز برد شهوت قوت
کمالات دولت ناسپاسی نعمت
تکبر مروت باب سی و پنجم در آنکه چهار
چیز را نتوان یافت سخن گفته را تیر انداخته
را قضاے رفته را عمر گذشته را

باب سی و ششم در آنکه چهار چیز را چهار
چیز لازم ست سؤال کردن را خواری
عاقبت نشنیدن را پشیمانی هزل گفتن را
سبکساری با پادشاه دلیری کردن را
هلاکی باب سی و هفتم در آنکه چهار چیز دلیل
نادانی ست با ناآزموده دلیری کردن
از زن چشم وفا داشتن با کودک
صحبت گذاشتن بر ابله اعتماد کردن
باب سی و هشتم در آنکه چهار چیز

نقصان عمرست به پیری مجامعت بسیار
کردن بگرما به رفتن میوه خوردن با زن
صحبت داشتن باب سی و نهم
در آنکه چهار چیز چهار کس انباشد
در و غگورا مروت بخیل را سعادت
حسود را راحت بدخو را مهتری
باب چهلم در آنکه چهار چیز اصل
سعادت ست فرمان بردن حقتعالی
متابعت رسول صلی اللہ علیہ و

و آله و اصحابه وسلم خوشنودی مادر و

پدر راضی داشتن علما و صلحا و فقرا

و شفقت بر خلق خدای تعالی

جل جلاله و عم نواله

تمام شد رسالۀ تحفة الملوک در سنه ۱۳۰۸ هجری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بیعد مر آفریدگاری را

کہ سینۂ عارفان مخزن اسرار خود ساختہ

و لوحِ دلِ محبّان از نقش غیر خود پرداختہ ای خالی کردہ

و درود وافر بر جان پاکیزۂ خلاصۂ موجودات

خواجۂ کائنات محمد مصطفی صلے اللہ علیہ و علی آلہ و سلم

که به تشریف خطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰاکَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰالَمِیْنَ مشرف و مخصوص ست
باد و بر همه اولاد و یاران و پس روان او
بدان ای عزیز وفقک الله تعالی بما یحب و
یرضی که این چند سخن از کلام اهل حکمت و معرفت
جمع آورده شد و منهاج العارفین نام نهاده
تا مگر از شنیدن و خواندن اینکس را فائده
حاصل آید بدان ای عزیز زنهار بغیر حق
اعتماد نکنی تا پشیمان نشوی از حق غافل مباش

تا شیطان بر تو راه نیابد بهیچ چیز مغرور مشو تا هلاک
نگردی دل از حرص خالی کن تا راحت یابی
در کار حق باش تا کار تو ساخته گردد جز
حق دوست مگیر تا خسته نگردی دل بکس مبند
تا زیان نکنی کس را عیب مکن تا بعیب خود
مبتلا نشوی غیبت را دوست مدار تا حق از تو
دشمن نگردد در تنگیها صبر کن تا فرح یابی طمع
از دل دور کن تا خوار نگردی نیکی اندیشه
کن تا همه نیکی پیدا آید از همه نومید شو تا امید تو

برآید کار باخلاص بکن تا جزا یابی غم دنیا مخور

تا امل تو تباه نشود راستی ورز تا رستگار

شوی گنه بر کس منه تا در گنه نیفتی آزار کس

مخواه تا امان یابی کس را بحقارت منگر

تا خوار نشوی از جهت دنیا اندوهگین مباش تا

پریشان نگردی قدر نعمت بشناس تا از تو بستانند

از همه جدا شو تا بحق برسی غم فردا مخور تا امل کوتاه

شود مرگ را یاد کن تا دل بدنیا نگراید در امانت

خیانت مکن بیهوده گوئی را سر همه آفتها دان

فراخ کردن عاقبت و خیم شمر منت بر دار
و منت منه تمام را، بخود راه مده اگر
در بند چیز کسانی خود را بنده ایشان دان
در حق خود خطا مکن حاجت روائی را
کار بزرگ دان عقوبت باندازه گناه
کن خلق را بخود امید وار گردان در
هر جائیکه باشی خدای را حاضر دان
و گستاخ مباش ضعیف ترین خلق را
قوی ترین قوی دان زنان را بر مردان

در ہیچ جا است پاردان عہد را در حال سخط و رضا نیکو نگہدار چون با اہل دنیا نشینی دین را فراموش مکن ترک گناہ گیر اگر لقمہ حلال خواہی توقع از کس مکن تا عزت یابی فروتنی کن تا بہ بزرگی رسی از خلق عزلت کن تا بحق انس گیری شکر نعمت حق بجا آر اگر نعمت دنیا و دین خواہی امین باش تا امان یابی با حق باش اگر عیش جاودانی خواہی خدمت

خشم و غضب ۱۲

بزرگان کن تا ببزرگی رسی صبر پیش گیر

اگر عافیت خواهی خود را بحق بسپار

تا بسامان شوی دست در دامن صاحب

دولتان زن اگر دولت خواهی خود را هیچ قدر

منه تا با قدر گردی از صحبت اہل دنیا پرہیز

تا تیره دل نشوی در حق بین تا از خود فانی

گردی قناعت کن اگر توانگری خواهی همت

بلند دار تا قیمت بیفزاید گرد آز خود را قدر منه

تا با قدر گردی بر حرف کس انگشت منه تا مُوَخَذ

نگردی حریص مباش تا خوار نگردی توفیق[ط‍ه]
از حق بین تا غره نشوی دل بکس مبند
تا زیان زده نشوی در کس مبین اگر معرفت
خواهی از همه مفلس شو اگر محبت خواهی بردبار
باش تا بگشایند در بند چیزے مباش تا
آزاد شوی خود را مبین تا بمعرفت رسی
بصدق طلب تا بیابی حرمت نگهدار تا محترم
شوی خوشخوے باش تا عزیز گردے
سودائی پیشه گیر که دران سودی کنی

ط‍ه [illegible]

خشم فرو خور تا راحت یابی تسکین باش
تا مقبول شوی کارے کن که پشیمان
نگردی در عیب خود فرو شو اگر باکاری
کار دیگران کن اگر بیکاری با همه نرمی و
مدارا کن بر نعمت کس حسد مکن تا عافیت یابی
بار همه بکش تا محتشم گردی بر زیردستان
شفقت کن تا برهی در کارها آهستگی کن
تا شیطان بر تو ظفر نیابد دلها را دریاب
تا خوشنودی حق یابی بدخوئی ترک ده

تا عیش بر تو تلخ نگردد در معامله سخت مپیچ

تا خسته نگردی با همه آسانی کن تا برهی

دیگران را از خود بهتر دان تا از خود خلاص یابی

درشتی بگذار تا نزدیک همه دوست گردی

یار همه باش اگر مرد راهی از خود طلب اگر

جوانمردی حق را یاد کن تا دل تو سیاه نگردد

درماندگان را دریاب تا در نمانی در گذاره

تا در گذارند از افتادگان مگذر تا در نیفتی

جز حق میندیش اگر طالبی خلاف ترک ده

تا بسلامت مانی از حکم سر متاب تا عاصی نشوی

افتاده را دریاب تا دستگیر یابی با هر کس

نشین تا تباه نگردی ترک لذت گیر اگر لذت

خواهی انصاف خلق بده تا ستمگار نشوی

آن کار کن که حق پسند د و آن پسند که

حق پسند د آنکه با تو بدی کند با وی نیکی کن

با قافله رو که رهزنان بسیار اند و دشمنان

در کار اند سر برین در سر یا برو سر خود

گیر سر خط فرمان نه اگر بنده خود خواه مباش

اگر دولت خواهی دوستی آن به که برای
خدا بود بار خود بر کس منه اگر عزت
خواهی بزرگی بر هیچکس منه تا خوار نگردی جهان را
در باز اگر صادقی در دریا غرق شو تا گوهر یابی
تیر بلا را هدف شو اگر دوستی رهبر طلب
اگر رهروی راه خرابه گیر اگر عاشقی
خود را مباش تا خود را باشی اندیشه دنیا
دور کن تا پریشان نشوی خود را در رنج بدار
تا راحت یابی پند بشنو تا سود کنی خود را

گم کن تا بجوئیدت بکوشش تا بیابی مے در

ما لا یعنی مشغول مشو تا حسرت نخوری

قفس نفس را استوار کہ دروغگوست

بحق پناه گیر تا خلاص یابی و توقت را

بشناس اگر صرافی نقد را بار مگیر

اگر قلاشی طمع از خلق بردار تا محتاج

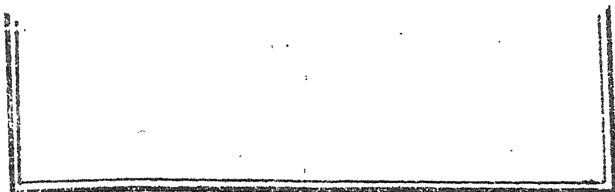
نگردی نفس را پاسدار تا بجان نرسی

ہوائے نفس را خلاف کن اگر دلاوری

بقناعت دنیا را خریدار مشو تا زیان نکنی

اختیار خود را در گوشهٔ نه تا مختار گردی
سودائی کن که حق سود آن بود پاس
انفاس دار اگر بیداری دل را
دریاب اگر هشیاری همه حال با ادب
باش اگر مقبول شوی یاد دوست چندان
کن که خود را فراموش کنی قدر خود بشناس
تا با قدر گردی کار باندیشه کن تا زیان نکنی
از حق نصرت خواه تا یاری یابی بحق
بگریز تا از دشمن برهی یک همت باش

تا جمعیت یابی یادِ خدا موجب راحت است
تا دانی بے یار شو تا یار یابی بیکس باش
تا بکس باشی بیخود باش اگر یگانگی
میخواہی بے ہمہ باش تا بحق باشی والسلام



بسم الله الرحمن الرحیم

می سرایم نغمهٔ حمد خدا | آنکه مرسل ساخت خیر الانبیا
وه چه مرسل هادی جن و بشر | وه چه هادی قاسم خلد و سقر
رهبر باشد بتوحید اله | تا که دارد ز آتش دوزخ نگاه
رحمت حق بر روان پاک او | بر همه اولاد و اصحاب نکو

در سبب تألیف

یا الهی رابط شیرین کلام | میکند نظم این در معجز نظام
تا بود اهل سعادت را ثواب | تا شود اهل شقاوت را عقاب
از تو میدارم امید تمام | تا شود مقبول قلب خاص و عام

فصل ۶ در بیان هفتاد و سه افعال ذمیمه که از روی احادیث صحیحه و کتب فقه اجتناب از آن باعث حصول دولتست و ارتکاب آن موجب شمول نکبت

(یعنی با نقص خوار[ی] است ۱۲)

رمز فهمان حدیث مصطفی
میکنند از خامه گوهر فشان
کز احادیث رسول پاک دین
گر شده هفتاد افعال ذمیم
مجتنب را میشود دولت حصول
اولا ابوین خواندن بنام
خواب تنها در شب تاریک هم
ریزهٔ نان را نخوار بیما منه
پوشت سیر و هم پیصل گاهی
با بزرگان گوی سبقت مسیاز

تا قلان شرع پاک مجتبی
اینچنین شرح بیان را در زبان
هست مستنبط بفیضان یقین
لازم آمد اجتنابش ای ندیم
مرتکب را میشود نکبت شمول
پس برهنه بول کردن ای کلام
زین نمط بشمرده اند اهل قلم
دامن دولت ز کف هر گز منه
تا شوی در هر دو عالم نیکروز
هم خلال از گاه دیواری مساز

زود تر از سجده سر برداشتن — هست آداب خدا بگذاشتن
گر فتد شی دست خود را پس ببوس — دست معشوق رضای حق ببوس
در مقامات نجاست از غلو — لازم آمد اجتناب ای نیکخو
کاسه و دیگی که ناشسته به شب — می نهی رزق تو کم گردد ز رب
ظرفهای بی سر به شب تاریک هان — سر گشاده داشتن ممنوع دان
خانه صافی کن ز تار عنکبوت — از گدایان نان مخر از بهر قوت
کذب و لعنت را مکن ورد زبان — تا بیابی ز آتش دوزخ امان
جامه گر شد پاره بر جسمش مدوز — تا که باشی از ادبارت نیک روز
از نفس خامش مکن شمع و چراغ — بر دل حاسد نه زین نور داغ
چیدن ناخن به دندان بس خطا — نیز نتف و سبزهای صاحب قفا
بول بر استاده کردن هیچ جا — نیست غیر از کار هر بیحیا
نان منه اندر کنار خویشتن — وقت خوردن تا رهی از رنج تن
در نماز پنجگانه کاهلی — نیست جائز ای سعید متقی

منع دربان را سه هنگام سحر / رفتن و برآمدن شد بی خبر

بستن عمامه در حال قیام / می فزاید عز و جاه و احترام

شعر شعرا پوشیدن شلوار را / در قعود ای داعیِ امر خدا

جا [illegible] ریختن [illegible] هم / زیر پا [illegible] و خطا

[illegible] بجوش [illegible] هم اکل طعام / آن [illegible] وندان کندن خوردن [illegible]

شانه کشیدن [illegible] ریش هم / [illegible] نیاز ندارد ارباب خبر

در جنابت خوردن آب و طعام / در شریعت هست مکروه و دوام

خانه خاشاک [illegible] روبی از مکان / وقت شب هرگز [illegible] خفقان

گر تو آری سر هر دار بهر خواب / [illegible] چاشت و طلوع آفتاب

[illegible] شانه و جاروب [illegible] / می فزاید جملگی رنج و تعب

بعل اندر خانه هم ممنوع دان / همچنین بشمر جلوس آستان

زن [illegible] شد [illegible] بنام [illegible] گر / گر بخوانند این بود ناخوبتر

نان [illegible] ستاده خوردن و با کفش هم / منع دان ای عزیز محترم

جلسه کردن در مقامات بلند | یا فروشتن در ان حال نژند
پس پی خوردن نمودن التفات | ناروا دارند احباب ثقات
ریزه های نان مفگن زیر پا | تا بیابی دولت جاوید را
نان را اوسط کندن خوردن مباح | نیست اصلا پیش ارباب صلاح
آب را از لوله کوزه مخور | بی ادب اکل طعام اینسان شمر
بهر فرزندان دعای بد مکن | در تباهی یادگار خود مکن
شانه کردن خشک در حال وقوف | نیست جائز پیش ارباب وقوف
شانه حجام را در مو مساز | موی عانه را مده رنجی بکار
موی شیشین را فزون از اربعین | داشتن جائز نشد ای اهل دین
بر زمین زنده شپش انداختن | هست در راه سفاهت تاختن
دست نا شسته مکن اکل طعام | گر چه هست از نظافت انتظام
کردن از چوب ریحان هم خلال | بر تو آرد عاقبت رنج و ملال
گر نماز فجر خوانی زود تر | خارج از مسجد مشو ای نامور

نیز سوگندِ مکرر عیب دان | گرچه باشد با صداقت توامان
نفقه و کسوت ندادن آل را | هست ناخوشتر طریقِ اشقیا
تخم بطیخ از شکافی صبح و شام | جای دولت نکبت آید لاکلام
هر دو دستِ خویشتن با زگل مشوی | دست شوی زین هم تو ای فرخنده خوی
در خلالت آنچه از دندان نمود | خوردنِ آن هم ندارد هیچ سود
در میانِ خانه انداز جدال | بر تو سازد عیش و عشرت ادبال
گر پیاز پنه خوری ای نیکخو | باشی از روی ملائک زرد رو
شرمگاهِ زوجه را هرگز مبین | انچنین منقول شد از اهل دین
دستِ ناشسته پاک از دامن مکن | ورنه مانی در کثافت بی سخن
در عقوقِ ام و اب هرگز مکوش | نار دوزخ تا شود بر تو خموش
هست دولت زیر پای والدین | باغ جنت زیر پای والدین
عهد بستن پس شکستن ای عزیز | عذر باشد پیش اربابِ تمیز
از زنا پرهیز کردن هر نفس | شد حیاتِ جاودانِ جمله کس

بی سبب از کف مده وردِ درود | تا شوی مقبول درگاهِ ودود

بول در غایط منزل غسل و وضو | در فکندن نیست جائز هیچ رو

وقت شب از جامهٔ نو یا کهن | رُفت گرد و سیه خانه را آگاهی کن

خوردن و پختن در آوند کسیر | پیشت آرد بیگمان حال عسیر

قطع ناخن از دم ساطورها | می نیارد پیش جز فقر و عنا

خاتمه

ایها الاصحاب با صدق و صفا | نقط پردازان و معنی آشنا

در هزار و دو صد و پنجاه و هشت | گر خیال این و آن خاطر گذشت

این سعادت نامهٔ فرخنده فال | گشت ختم از فضل رب ذو الجلال

کاتب و قاری و سامع بهره یاب | باد از وی تا بهنگام حساب

مناجات مولوی محمد جمیل الدین فرخ آبادی

الهی بحسن و جمال محمد | الهی بفضل و کمال محمد

الٰہی بحق نبی مکرم — الٰہی بجود و نوال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بروح نبی حجازی — الٰہی بجاه و جلال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی باعجاز ختم النبیین — الٰہی بصدق مقال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بتصدیق صدیق اکبر (رضی الله عنه) — وزیر صداقت مآل محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بانصاف فاروق اعظم (رضی الله عنه) — امیر عدالت سگال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی باکرام عثمان عفان (رضی الله عنه) — که شد کشته در امتثال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بتکریم و اعزاز حیدر (علی کرم الله وجهه) — که ظاهر شد از وی کمال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بتطهیر خاتون جنت (رضی الله عنها) — که جان داد او از انتقال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بافضال سبطین اقدس — جگر گوشه و فخر آل محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی باعزاز زوج خدیجه (رضی الله عنها) — که بودست محو وصال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بتقدیس زوج حمیرا — که بوده فدای جمال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی باخلاص عباس و حمزه (رضی الله عنهما) — که بودند غمخوار حال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰہی بتوقیر زید بن حارث — الٰہی بعشق بلال محمد — صلی الله علیه وسلم

الٰهی بسوز دل ویس قرنی | که بود عاشق زار نزار محمد
صلی الله علیه وسلم

الٰهی بمقبولی غوث اعظم | که عین علی بود و آل محمد
صلی الله علیه وسلم

دلم را عنایت کنی تازه عشقی | بمحبوبی خط و خال محمد
صلی الله علیه وسلم

مراد دلم را بر آری الٰهی | بتائید اصحاب و آل محمد
صلی الله علیه وسلم

مراد جمیل ست ایکاش بیند | برؤیا بصد ذوق جمال محمد
صلی الله علیه وسلم

پس از مردن خود بود در علی اعلیٰ | نشیند بصف نعال محمد
صلی الله علیه وسلم

بروزیکه نفسی بگویند مرسل | شفیعم بود جمله آل محمد
صلی الله علیه وسلم

خاتمة الطبع

ستایش فراوان و نیایش بیکران نثار بارگاه حضرت صمدیت و درود نامحدود و سلام غیر معدود در جناب خاتم نبوت و بر آل و اصحاب او که درین موسم تر و تازگی نهال و هنگام سرسبزی شمال این مجموعهٔ مواعظ و نصائح مشحون بشگفتگی مقرون که از جوش بهار فقرات رنگینش لاله زاران چمن معانی با پرده صحاب لطافت در گلبندی و از تشبیب بیان گلشن مضامین با پرتو نظافت در تاب و تب هندیست شاهدان جلوه ناز الفاظ بانیور گلهای فصاحت همکنار شاد و نهالهای الفاظ سلسله گلوی حسن نمائیها در بار آز هر جمله‌اش گوناگون اندرز و نصیحت پیدا و از یک یک کلمه اش هزاران هزار پند و موعظت هویدا در مطبع نامی واقع لکهنو باهتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد ماه جمادی الثانی سنه ۱۳۰۸ھ مطابق ماه جنوری سنه ۱۸۹۱ع بار اول انطباع بر رو مالیده و سرمه کش دیده مشتاقان گردید۔